



بهترین ساع مکینان و فضل خلیفه وزیران



مطبع بی نشانی کشتورگرایب مشهور ایران

۸۹۱۵  
ک ۱۲۹۹  
۱۲۹۲

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U12927

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ وفتر دوسرا ہی بحر حقیقت کا اور نام اسکا گلزار ابر بھی ہے یہیں تھر قصہ ہی عاشق و مہکادیم کی اوپر دختر بادشاہ  
بلخ کی اور تحالیف و محنت کینچے او کی عشقین بادشاہ زاد کی اور مرید اس بادشاہ زاد و یکا میار ہو کر اور بعد مرید  
قبرین سی نکال لیجانا ادیم کا لاش کو بغیر اری عشقین ادیم پھرنده ہونا اوسن خضر کا اور نکاح ہونا ادیم کا اوشن سائبر اسی  
اور پیدا ہونا حضرت ابریم کا اوسن خضر اور دریافت ہونا پادشاہ بلخ کو حال زلیست دختر کا اور لانا بیٹی کو  
اور لہذا ابریم کو اپنے گرو اور بعد یوغ کی ولیہ کرنا ابریم کو سلطنت پر اپنی جا اور ترک کرنا بادشاہ کا اور درویش  
ہونا اور نکاح قصہ ظاہر من بطور افسانے اور کہانی کے ہے اور مراد اس سی اور ہے اور نظر غور مٹی حال  
بر ایک لشکر کا ہے اور لڑکر باطن کے بہت اسکی زبردست ہرچ ہیں اگر نظر غور کے سمجھے اور گوش دل سی بیہ غفلت کو  
مکالے تو اکثر ادا باطن کے منکشف ہوویں اور فائدہ کلی حاصل ہو جائیوں کے واسطی طغرائی ہوتی اور غافل  
ایسی انسانہ اور حکایت ہی سہا شروع سی عدا اور تعریف الدنیا جانشانہ اور بیان قبر عکاد او کی بجا بسم الله الرحمن الرحيم

دعوت و شریعت  
اخلاقیات و علم  
فروع و اساس و مابین  
دین و دنیا و مابین  
غفلت و غیبت و مابین  
عقائد و توحید و مابین

عبدیہ اوس خدای کی کو	ترجی جیسی بی میں خاک کو	حمد ہی اوس مالک جبار کو	ترجی جو دیتا ہی بر جبار کو
عبد کرنا کب ہی حق و شہر	کتنے ہیں کچھ کہ عبادت جانکر	حمد ہی اند حمد خلاق قدر	کو کہ جو جیسی کیا پستانین
آدمی کو خاک سی پس کیا	اپنی اوپر آپ دسی شیدا کیا	عشق کر سی پر شکر کو راہ	لا سکا نکال و سکی جو لنگاہ
عشق بار ہی آپ بھی پر ویش کر	جب ہو اور محرم راز سے	حسن اپنی کد کر آرتاب	عاشق و غافل کیا غم ہی کنا

بسی طبعانی و مسوق و سرکشی بهر دست پرت و دست ترا دو ستون سی گاه بود بیکانگی کعبه صین پیدا کردی نین کو بهر با عور کو دوزخ منی نشدی می نرود کو فاش شکست پرور زنده جسا بود و ج الامن و شمنو کودی بر ارون روئی روتی بی بصیرت عقوبت گبر و مکر کو کرسی حدیث کر لایق شد به العین به حسن کار بری شری جگر کچر نہیں ہم مار بیکای بنیام سکرابی جو جو کو کول کاریان سوی طاهر کری نشان کس آگ سی پیدا سمندر کو کرسی یہ معاذ اللہ مینے کیا کیا ضتری و برتری ہی پیدا ہی بیان جو ترین برتران چرخ بار غفلت با آب تیری لایق کو نہیں سیرنا تو بھی سیر محمد کو مشمول کی زبان کو تونی گویائی مین شا کو دوزخ طعن آفرین اسی ہستی تیرا نام پاک لونا	وس بندہ پوری پوئی گبر و ترسا و جو و بر مینا و شمنو شری جو کبھی ہم جا لاوی تچانی سنی و صدفی جننی ساحر سنین نہ جو کئے یاد صرصری ہو تو مہ جانت ہو وہ گو سالہ پیت بی لہیز رزق و صحت جیش بندہ طعمہ کران تن ایوب ہو دم مین مونس کو کرسی پرتو لال ہر کا حشین ابن و شمنان حق کو ہو یون کور پونجی کج حکمت کو تیری نام عقل بند کی کمان پچی مان فطرہ ناپاک سی پیدا شد طعمہ جاندارا حکمر کو کرسی ہو گئی جیسی بر فاش خطا اوسکی گئی کہ اسکا ہی کسریں کتران ہی ہوا ری تری در ساقہ کا سہا بیان اپنی پھر اور قصو کر عیب نقص ہی کی نظر ہو سکی کیا اوس پتری مین پھر مین کو تری کا سخت مین کتنا پھر لکھا	فہم سی برتری و سکا کار و بار سے ربط آشنائی ہی او دو تنو کو وہ بہر سو اگری عالم و فاضل شیطانی چاہ ابل مین بہ عذب ہوں ز و تیر فرعون ہو و کا طہارہ زادہ آذر خلیل اللہ ہو دو تنو کو اپنی رنج و تپندہ ہو کوئی مقتول اتی ہی دیر کو سجد کری سیدی کو طالوت کس نام سی یون ہو عقل سی برتر خدائی ہی جو کو کرا تیری حق ہی کرا خاک سی پیدا تری پندہ رکب سی پیدا کری لکھا ختم خیر ہو گئی نہ عیب برتری کس کو ہی و کس برتر و کچا پاک ہو یا ہی ز و بر مین ہی کچا آواز کسی ہی ہی برکات ہی باہ تو ہی خود پیدا کیا ہو مین خدایان کو خیر پیدا ہی زبان یک پارہ ہم کسیا و شری گز ہو تو کی	کیمک دیر ہی و سیکا اختیار ولین برکات کی ساقی ہی و شمنو کا جو کبھی کرے امی طسوق ہو خیر المصلین ہو مقام پھر ہا لائی فلک الہیہ کو فانی ہو کا فسر دو کنگان فوج کا گراہ ہو قبلہ ہوں اتحان کی در طشت مین بھی کچا کچا غیر کو اپنا کری اپنی کو غیر اور اپنا کام لاپاسی ہو فہم سی باہر خدائی ہی عقل و سنی کس کو پونجی خاک سی ظاهر کری جو خدای سنگ مین اللہ ہی کی لکھا ری ہر اک برتری ہو کچا ضتری کس کا و صری ہی کس پر و دستہ ہو خدای اوسکی گئی مین لکھا تیری پیدائش پیرا کرا مین عبودیت کو اہل ہوں ہو وی ناقص خدای مین زبان دان کو دین صدا کی خلق بیان کو تو ہی دلائل ہو کس کا
---	--	---	---

بسی طبعانی و مسوق و سرکشی  
بهر دست پرت و دست ترا  
دو ستون سی گاه بود بیکانگی  
کعبه صین پیدا کردی نین کو  
بهر با عور کو دوزخ منی  
نشدی می نرود کو فاش شکست  
پرور زنده جسا بود و ج الامن  
و شمنو کودی بر ارون  
روئی روتی بی بصیرت عقوبت  
گبر و مکر کو کرسی حدیث  
کر لایق شد به العین  
به حسن کار بری شری جگر  
کچر نہیں ہم مار بیکای بنیام  
سکرابی جو جو کو کول کاریان  
سوی طاهر کری نشان کس  
آگ سی پیدا سمندر کو کرسی  
یہ معاذ اللہ مینے کیا کیا  
ضتری و برتری ہی پیدا  
ہی بیان جو ترین برتران  
چرخ بار غفلت با آب  
تیری لایق کو نہیں سیرنا  
تو بھی سیر محمد کو مشمول  
کی زبان کو تونی گویائی  
مین شا کو دوزخ طعن آفرین  
اسی ہستی تیرا نام پاک لونا







۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اس سبب توں ہی جگر ترقو تو تیا ہی دیدہ امی اویسا اگی اسے جھکو کہ قدرت نہیں دلیں تیری ہوا اثر اس کا ایتن کز ناتیا میں سکتا من عن تفصیل میں ہی لکھا کستی تھی ادبم اویس خلق ہی بہت ناور حکایت کی ہے غنچہ نر مرد دل و اس ہوا دیکھی خالق کی نئی صفت کے میں نے کہولی اور راز ستہ قسم تہی فقیہوں کی لیے رو رہو ہوئی کو وافی ہی لین گہرا ہی معافی حاصل مغز مضمی ہی نہیں بیٹھ قصبی کے زمین ای فساد ہوا تاکران باتو خد دل پر پوچھ میں نے لکھی اس میں سہرا نہا ہو چکی بس ہر راہ خدا	سقہ ایمان میں حکم سنو بالیقین اصحاب کے ہی خاک کا کر چکا میں بلاغ میں بان گزرا تیر دی سمیں سبب تالیف کتاب کا اوس میں ہے مسطور حال تھا پورا کا فقیر لی فوا عشق کا اولی ہی صفت دیکھو وہ داستان دیکھا خلق کہولی چشم غم میں تھایہ قصہ خلق میں گو قسم ہی نہیں کہوں کہ ہو خرد جھکو تو کافی ہی چاہی پیا تیر سبب ایمان ہی نکارنا زمین میں راز مضمی کو کیا میں پیا گوش لکو کہول تو ای خیر کہیں کر تکلیف رنج بیکران او ہم کا دھڑکنا ہر گز پر	گروہ ملی رہ میں تو ہر کوں کفر و کولوں کی کٹی پچی کوئی جسم اور روح ہی پاک تر خلق میں جھکا میں دیکھ دیکھتا تو میں کتابا تبار دیکھ کر جھکو عجیب حیرت ہو دخت شاہ بلخ پر عاشق ہی عجب پچھت گئیں پا کیسی بند میں لطافت ہو خواہی پیدا ہو ہر کفر ہی فساد تو ہی مغر فخر پردہ فساد میں ہے وعظ خلق پر میں کیتی ہیں پیار محزون یا قوت و گو ہر جان کاش سمجھی کوئی سکی مغر کو غور کر نظر رکھالی کو پوچھ لغو رہی بنیاد ہر جان کنی	گریہ ہی میں تو ہر کوں گو کری صد بار بس عجب تھانی کو نہیں صحت کا خالق تاثیر ہے پروردگار گوشہ خلوت میں کر کی بندہ شوق دلی باہر ان اشعار حال پیش میں کا ہر اسیم آغاز قارہ افران قضا اوس کے پیدا ہوا ہر اسیم دلیں یوں پاکہ ستر تان جلوہ ہامی قدرت حق ملک صورت قصہ ہی قشر از قشر دونوں کے حق میں کہیں ہو گوہر تان و در آبدار اسکو گنج باد اور جان تو پیر و شہید مری گفتا ہو کو بھی اس مغز معالی کو پوچھ ہاں ہو رہا میری جان کنی سمجھی تو دل سے گرا سکا اور رنج تکلیف کہیں خنکی انکی حال مضطرب کا ناہن عیش و شوق میں دین و دنیا عشق ہی متعل گہرا تان عشق ہی تریاق خار و آفتی عشق کا ہر دم نیار ہی کار و مرہا اسی عشق و وحدہ	عشق کی ہر دم ہی تریاق عشق ہی بیمار دل کا حلیب ہنجران عشق کی غم و بکا مرہا اسی عشق عالی تربت عشق سے دین و دنیا عشق میں دلیں میں تا ابد ہر دم ہی گلزار عشق مرہا اسی عشق و وحدہ
---	---	---	--	---

عشق کی آنکھیں سنہاؤں سے	میں یاد فرمائی و نون	ہی فلک سرگشتہ سودا	ہی جان فتنہ غوغای عشق
ہی اسیر عشق آزاد جهان	نہی سرب عشق آزاد جان	عاشقوں کو عشق سے بھلا	دو جهان میں ہی بلند آوازگی
گر نہ بتی عشق یوسف کے شر	کب ایسا کی کوئی لکھا کتا	یو کر او سکا ہو گیا کون در کھیز	موتیں نازل آئیں کبھی بھیز
میتا کر جنوں اس کلفت کا جام	تا قیامت کون لکھا او شام	گر وہ شیریں پر نہ تو بتلا	کب کوئی فریاد کو چھاننا
عشق کی کیا کیا کشتائیں	عشق ہی فصل شکل کے	ہی میں آسمان بکٹ بکٹ	فتنہ غوغای عشق عاشقا
کوئی جنس فاضل و عالی کہیں	عاشقی عشق ہی جانیں	عشق کی ہی ہی ہر شے	نفاذ الفت ہی ہر عبادت
یاد حق میں ہر بلا کیا دروہ	غرق ہی بحرِ موت میں	عشق کی یارب بھی دروہ	جس سے ہوں دل اور جگر ہلا کر
غاک ہو یہ پتہ زار استخوان	جھپکاتی نوام و فضا	بارگاہ عشق میں ہر اکشا	کم ہی دلی موربے رشتہ
تجسس میں کتا ہوں کن فک	خوب لچپ نہایت ہی	گر مہر ہو سکر جسی فردہ دل	چاق اور چوند ہو پڑ مردہ دل
پیر صد لہجہ ہو نو جوان	سودا فردہ باغ و بو	عشق کے معلوم ہو ہوا	تو ہی سبھی و سکی جنگ رگر
یہ روایت آویوں ہی کھی	یوں ہو پیدائش برہم	باپ نکاتھا فقیر بے نوا	ادہم اور دس دس حق کلام
لیکھ سن لیں تھانہ جوار	وضع خوب متغی نکشہ ان	عابد زائد کریم و پار	عاجز و سکین غیب فی نوا
صاف طینت نیک خصلت بجا	بوستان حسن کتا نونہا	تھار بس آزادہ وہ مرد خدا	ایک جادل بنگی رکتا تبا
گرچہ تھا ظاہر میں شوریدہ حال	تھا ہو یا او میں بکا جا	خاکسار میں بھی اوسپنہ	قد کشیدہ مثل روج تبا
تھا بدن اوسکا جو آئینہ	خاکسری نامہ احسن و جمال	شوق سیاحی تھا اوسکا کمال	سیل طواف جواب کا خیال
قام اللیل اور دیکور و زہار	رات دن مشغول باکر گار	دشت و صحرا میں قلندر	عمر کرتا تھا بسوج و شام
خوش جھاکا لاتی تھی آب ہوا	چند روز و سجا تھا استبر	ہوتی اوس میں طبعیت خفا	اور لب کو وہ جاتا تھا چلا
بیکر و مژدہ طس و شب بیدار	دوست تھا گور کتا تاسدا	کرتا تھا اوقات صحرا میں	رہتا عمارات میں اور تر
اختلاط خلق ہی بیشک بلا	جو بجا اس و ہی چہار	کیا کو نہیں جو زلف و میر	بان مستلحہ صدفین کے
اختلاط خلق ہی بندہ	ہو سکی تھیں تو کچھ سکوکم	تو سمجھتا ہی اسی بحیات	کب خوشی و سی تھکتا تھا
کرم سرگین خواہ کی انہیں	ذات علو اوندہ و گبین	دہن میں دھکی چکی آبی	وہ نہماست لختون برف
تو کجرت میں ہوا مبتلا	کب مل غلوت میں تھکتا	تیرگی کثرت کی چیتہ لسی	خود بخود تو ہو و ہر کسی
راگ و سبھی عروس غمگنا	جانی و خد کو کبریٰ ماکنا	چو و اس کثر گونہ و حیکو	چکھ ذرا تو بھر وحدت کا مزا
بھر دھکا اگر ہو موج زل	آپ کثر تپا ہر موج زل	اوسکو نہما فی میں و نقا	رہتا تھا جھکل میں مرد
بیکر کرتا تھا ریاضت و کما	نہا طبیعت پر ہر اسکی جلا	سیر کرتی کرتی و رعنا جوا	بانج میں اک و زایا گما

در کوه و بستان و چمن و بوستان سیر کر نیکی و برین سپاه فی کسب و نسیب و کسب و نسیب نهادن و نسیب و نسیب و نسیب آیدن و نسیب و نسیب و نسیب نسیب و نسیب و نسیب و نسیب عرق و نسیب و نسیب و نسیب کر و نسیب و نسیب و نسیب جلد و نسیب و نسیب و نسیب باد و نسیب و نسیب و نسیب مس و نسیب و نسیب و نسیب پوشش و نسیب و نسیب و نسیب به کسب و نسیب و نسیب و نسیب اتفاق و نسیب و نسیب و نسیب بنویس و نسیب و نسیب و نسیب به کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب نیک و نسیب و نسیب و نسیب به کسب و نسیب و نسیب و نسیب این و نسیب و نسیب و نسیب جبر و نسیب و نسیب و نسیب جبر و نسیب و نسیب و نسیب فرق و نسیب و نسیب و نسیب نسیب و نسیب و نسیب و نسیب و کسب و نسیب و نسیب و نسیب	در کوه و بستان و چمن و بوستان مرغ و نسیب و نسیب و نسیب صحبت و نسیب و نسیب و نسیب و کسب و نسیب و نسیب و نسیب خلق و نسیب و نسیب و نسیب سیر و نسیب و نسیب و نسیب اتفاق و نسیب و نسیب و نسیب اسیر و نسیب و نسیب و نسیب دختر و نسیب و نسیب و نسیب باغ و نسیب و نسیب و نسیب کیا و نسیب و نسیب و نسیب موی و نسیب و نسیب و نسیب عالم و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب موی و نسیب و نسیب و نسیب هر و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب	متصل و نسیب و نسیب و نسیب شهر و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب شاه و نسیب و نسیب و نسیب اور و نسیب و نسیب و نسیب رزق و نسیب و نسیب و نسیب گوز و نسیب و نسیب و نسیب به کسب و نسیب و نسیب و نسیب ایک و نسیب و نسیب و نسیب نسیب و نسیب و نسیب و نسیب چیز و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب نسیب و نسیب و نسیب و نسیب نسیب و نسیب و نسیب و نسیب نسیب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب کسب و نسیب و نسیب و نسیب
---	--	--

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰



گلزار ابرو

کچھ نظر آئی عجیب گیت آئے	ہو گئی آئینہ سان صورت آئے	کب سناکوش ہر جہین کیلک	ہو گیا وہ ایک بیک شوریدہ
دم بخود حیران و شند ہو گیا	ایک ٹنڈی سانس کر گیا	سُردن کی درندہ چکی سے	کچھ سی اوسکی نکچہ اپنی کسے
دیکھ پاکی سارہین اسکا جو	یوں کسی مجھ میں سرسرقہ	آنکھیں اوسکی آہو دم ششکا	زلزل اوسکی مجمع دلکا زار
اوسکی نک سنا کر وہیں گیا	چاہی لکھنی کو عیسا و دین	نہی محافی میں ورنہ شک ہوتا	جس طرح سرج حمل میں آفتاب
حسن کی تعریف اوسکی لگا کر	جو لکھو میں اوس کی جی خوش	جیت پردہ اوٹ گیا ناخوا	پہر کیا خدام فی اگر آستہ
جب سوار اوسکی گھوڑی کو	دکھو دم کی ہو پیکر بیک	مرغ ہسل کی طرح پڑا جو	ہو گیا تار یک آنکھو نہیں جہا
سینہ کی اندر دل مضطرب ہوا	مثل مرغ کسمال و قلعہ سیا	بجسم گو یا ہید مجنون ہو گیا	رعشتہ نادیر اوسکی اعضا میں
دوپہر کے بعد آیا جبکہ مور پھر	عشق فی بار اوس میں ہنسی	پہاڑ کر کپڑو کو آخروہ جوان	گرتا پڑتا ہو گیا چھی وان
عشق فی اوسکو کہا یا انا	ریت سے اپنی ہوا دم تنگ	ناورک و فغان سعد بار	چرخ کی سی سی بھی ہو تے تھے
گہریاں اوسکی کو نہیں پہنچا	بیک میں ہو کر گل کی	اپنی ہستی ہوا اکل فنا	محو مطلق اوس کی رو میں ہوا
تھی نگاہوں کی کافیت	دم دم میں گرتی جاو کر	اوس پر بیک کی جو دیکھی ہوا	باتہ سی چوٹی زانم تیا
بی خزان گلشن گلزار عشق	عقل سی ہر کار و بار عشق	عشق کی تہا بہن گلکاریا	جس سے ہی سر نہر گلزار جہا
آتش گل سی کیا بیل کو خوا	دل چکروں سنا قمری چاک چا	شمع پر پروا کو نائل کیا	سرو سی قمر کا گیل دل کا
خواہم یوسف کے دیکھ کر کہا	دل لیخا کا کیا دیوانہ وار	کا نہیں مجھ کو کی ہو کا فو	عشق لیلی میں ہوا اوسکو
کچھ کہا لی اسی شیرینی بہن	ہو گیا بجان جس کو کمر	وامق و عذرا کو دی ہوئی	ہیر کی رانجھی سی کی دی
چاہتی ہدایت دل میں دھوم	رغبت نہ نیا ہو تاکہ دلی	عشق سے قطع علاق ہر	تیغ بران سی یاد تیر تو
ہی ہر اک سجا کر قمار بلا	بند ہر ریزہ پرین انتہا	داس میں حرص ہوا کی سیرت	بند آہن سی میں ہر حکم دو
کٹ سکین ہند کب خربخش	محو کب داغ ہوں خربخش	گر یہ ہی عشق حقیقی کیا	ہی مجاری بھی لیکن کام کا
ظاہر ترا ہی ہند فغان	عشق باطن کی طریقی قاتل	گر حقیقی ہو تو پیر کیا بات	ظاہر میں پھر قتل و قات
اسی لیکن مجاہد ہی بسلا	حقیقی کاملی و سن پتا	جو ہو عشق خدا سی پیر	ہی و شاعر دو جہاں کو
گلرخون کی عشق کیا ہی گھا	دل گھا اوس پر کہ جو ہو پاید	بت پرستی جو ہو ہنسنور	بت ہی جو ہو جو حق پر
یار و فرزند و برادر ستر	ہیں یہ ہر اک نہ حب خدا	دکھو تیری جس ہو ہوئی	راہ باطن کو ہی ہوئی
زک ظاہر پر جو تو ہفتون	طفل نالہ ہی یا مجنون	کیا ظاہر کا اوس کی گون	کیا کر گھا پر بتا ہی بیک
مرد وہ میں جو علان تو کر	رکھتی ہیں ایند تعالیٰ پر	مرد ہنکشتہ دنیا کو تو	خیر حق جو کچھ ہی و سن
الغرض ان فغان خیران ہ گدا	ہیچے چھپے شمسائی کے	اصل تو وہ تھی سیا دار ندا	تھی ولی ظاہر میں جس حوار

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰





گلزار ابرار

عیش کو پیش در عشرت کو غمی	درد کو در داو در غم کو خرمی	ریخ کو گنج اور لکم کو نوبهار	آه سر او ز خون لکو جو سبیل
منفصل او سر بلوغ کی بو خجی لک	جسمین کے وہ شکست و فراق	باغ کی چارون طرف پر لک	اوس کی بر کا ملی جسمین ستا
دیکھ جاو انظر فخر الفک	دل سواد و لیس می کام کانگ	ہو گیا ناچار وہ بیدست و پا	سامنی دروازی کی کر کشتا
باغ کیا گویا وہ تنہا حصیر	پو خجی فراق سی جہان فکری	نی نقب نیچی لگانی مسود	پو خجی لالی سپنی و سکی
بیٹی دروازی پر دربان لک	ہاتھ میں تلوار جہا کی ہائز	تھی سحر ہر طرف صد ہوا	اپنی چوکی پر لیس سب ہوا
چریان باندھی ٹہنی تنی و جات	اور پیر لکی لیتی صدیکت	جس مکان میں جاہ سکتی ہوا	آدمی پو خجی وہاں سجان کیا
پو خجی اودھم جاکی جب کی تر تبا	دوڑی چارون طرف سی ہیم	کی زبانی گوشت سنی وریا	اور کمین تہن نہایت جان
بوسہ لکین لکسی وہ در لک	بخیر ملی ہوشی مگر گر پڑا	حالت غشس میں لک کو لک	باغ کی سرحدی سب کا دور تر
ہاتھ میں جو کچھ لک یا چوب و	مار کر اوسکو کیا مری لک	ہر گشت جانی و کھرا	کر دیا اوسکی بد کو بشت
بخو دیسی حب آ یا ہوشمین	دلشٹی کن کنی لگا اوس چور	تھمکو کر نی ہن نراون و	مضطرب کیوں پہلی ہی
تنہا مقصود تو ہی دور تر	چست اور چالاک ہو سیکر	عشق کا ہی فرتز ایدل مقام	اور تیرا سہمیں پہلا ہی کام
خون کی سی اپنی کر ملی و	جب تک کہ اوسن اور خند	سندھ میں شاہک دشت	عاجز و خستہ و دالیش
تراختن کی باوشہ کا لک	حکایت عشق فقیر کی رخت	کاشن جو بی ہن و فرتز	زیر و پیا خوب و رشک
شوخ و شگول آفت جان	مات جس ہون چارون لک	جشد سکین اوسکی دام عین	حسن کے بار کا فخر گران
شکل کو اوسکی سے پو خجی خور	قدرت حق سیکھا اوسن	ہو گیا احوال دس ویش	پینس کر اوسکی ارون
دیکھ کر اوسن ہو کو ایک فقیر	ہو گیا دام محبت میں	اعز و ن دشمن الیسا پس	عشق سی لیلی کی جو خنوت
بسط شیرین عشق کو لک	غم میں بو کی لک اورو	عشق و شکست تہن	غیر آفاق الفت ہو گیا
عشق جیپ یا تو خاموشی کا	پرہوشی اور سرگوشی کا	تھی ہر اک محفایں اوسکی لک	کی لک اری کی سنی غمازین
عشق کا دوش چر چار ہوا	بام و شت زرین گر پڑا	کر رہی کر تو کسین فشاں	جا بجا کو کو کو و سو سو
خلوئے اوسکو بیت کی خط	اور کما اس بات کر کہ بند	دشمنی تو جان سی اپنی لک	بابا دت نامہ وی تجھ پاز
موش میں آوہ لکی سی کز	نمانہ ہوسنا کی نہ کو خیر	صبر کر اور رسید کہ اپنی چیا	ہی فتن میں تیری جیگا
استعانت چاہو تو کتمان	تو سجا و تی سجا میں اجا	قد کو اوسکو دیکھ لک	مشقت میں لک بختل
تھم خنل کو تو سبھی کد کو	پیش پاؤں لک میں	دیکھنی میں رشتی پان	مراد میں میں سب سوا
حال کو تو جو ر دیکھو سال	تا نہ کو تو میں چکا ل	کر رہی تو کام الی فتنہ	آخروں میں میں سب سوا
زنگی دنیا کی ہی ہی	آتش عشق جی ہی ہی		

عشق سی لیلی کی جو خنوت  
بابا دت نامہ وی تجھ پاز  
مشقت میں لک بختل  
مراد میں میں سب سوا



گلزار لعل

عشق بی پرده  
مقصود قلبی  
دفعه اول  
سود کجا  
تا و بان  
لیک پیوند  
کنه او سکی  
چاه کی  
تیری ولین  
هونگر  
کار بدی  
پروسی  
گردم  
وصل تب  
توسه  
جھک  
یعنی  
سند  
پیچ  
سر  
نام  
هی  
اس  
نار  
جو

عشق بی پرده  
مقصود قلبی  
دفعه اول  
سود کجا  
تا و بان  
لیک پیوند  
کنه او سکی  
چاه کی  
تیری ولین  
هونگر  
کار بدی  
پروسی  
گردم  
وصل تب  
توسه  
جھک  
یعنی  
سند  
پیچ  
سر  
نام  
هی  
اس  
نار  
جو

اس جهان کی  
بعد او سکی  
شانه  
تیر  
ولین  
تو  
گرچه  
و نه  
چاه  
گرچه  
خرم  
اشک  
پرو  
سر  
جان  
دل  
اتی  
اطلس  
بادل  
مثل  
رحم  
بولی  
پادشاه  
رونق  
حکم

قطره  
اینی  
آیا  
استغفر  
حرف  
و نه  
نار  
و نه  
بخش  
اگر  
قهر  
دو  
دفع  
بیتا  
گر  
سر  
و بهی  
شهر  
ارض  
بر  
کون  
پیش  
نار  
جس  
بیش

گر  
سر  
اینی  
دیک  
ابتدا  
رئی  
باز  
جود  
اس  
زهر  
پیر  
انتار  
آخر  
لذت  
اک  
حیث  
لا  
هو  
تن  
گر  
پو  
نار  
ار  
پو  
بش

ان لوگوں کو بھی سہرا منسلو م و حوا  
نما و ہاں خلق خدا کا از و حوا  
وس فقیر خستہ خاطر کو تیا

ابو شاہ بلخ کے اور سوال کرنا اپنے سخاح کا بادشاہ کی خدمت سے

ایک گوشہ میں کھڑا تھا باد  
 پوچھ جا کر حال میں روئیں کا  
 جلد تر کر اسکے حاجت کو  
 کیونکہ لائنر ہی قول دے گا  
 وہ توقف غالی از حکمت سبز  
 یعنی جاسم قابل گزیر  
 رقص کنی سی سی ہی ہو سکون  
 لعل سے نفع و زیان سی  
 اور وہی سی جان کسیر کمال  
 او سکی پری تو نویں لطف و  
 ہر طریق سنست غیر الانام  
 کہ بیان تہویر و اتیری مراد  
 دختر شہ پر ہوا ہونین  
 عقد شرعی اپنے دختر کو  
 چھوٹے کراد و جہان بین  
 بعد مرینکی چہ شاہ چہ گہ  
 بس غضب میقی شہ شہ  
 پیراوسی جاپر ہوا جاکر کٹر  
 کاظمین غلظت ہونین  
 رنگ و آفتاب کے اوسے ہوا  
 ہی یہ یک لائن گروں کے

[illegible]











گلزار ابرار

اس لطافت سی کثیر و فلفل هر طرف ہی موج زن دریا تو الفت لعل و جواهر سیم جس سے وہ تھم کو نہیں آتا نظر نعرون ترا مثل محبون چو سحر حیرت میں غرض و غف پای جانمیں او کی تخی پر وصل ششده از خود فریض چشم پر آب کرو فاد عید کو ای شاه زمان حالت غم اور خوشی کو آشکار کہ رہیں ہوں قصہ جو زخا گفتگو سی تو ہی کنی جیسہ کر رہی ہوں لسان شود و فغان اس قدر تو کیوں بنا ہی کو کر اور بھی ہر خرد کا ہی مدعا رہ گالی مرگ سی ہی فوق زالہ سان گسل گسل کے وہابی ہو اغل دل سفتہ الیاس حسن لازت دنیا سی فانی ہی گیت جیب ہر اک شے ہی بیکان لہج کر رہیں دستار درد اک بہر تنہ جیسہ دظاہر ہوا ہر جڑی کنتی تھی اپنا اوتسی عرض کرتی تھی بازاں انکو بہر تری انہاں پر چہ گوا	نور حق جو کپے شب کا ظلم پردہ کجا و سپر نہیں ای دی حب جاہ مال و فرزند سپر ہیں بھی پر و پری دس پر سرخ لب لعل کطیع خومین دل میں سوسوٹا کل خون چا زندگی کا تہا سبب پر وصل تین دن کی بعد با صرا باز بان حال کتنا تہا عیان بی زبان کتا ہی ہر ہر خویا گوش ل و اہو تو گر گلستان مہر غفلت کی ہی تیری گوشت لحم و شحم و جلد مغزو آشخا بی محل اتونہ ہکو حرف کر تیری ہر اک جزو کی ہی پیدا گر گئی عمر نیر انہی کیوں منہ میں زبان خود بخود فانی مغز جان خستہ و سواس تو نہ عمر جوانی ہی گئے بی زبانی بان ہر اک ہی ربا خدا و سنگ بر گاہ و باب گر و حیا و لفظ حصا آتی جب مسجد میں ہر نماز جو دو مختص تھی جس کرتہ ہی خلوت تھیں تو چہ گنا	غیر حق جو کپے شب کا ظلم نوندیکی تو ہی نیز تصور نیم شب جس ہی نصیب الہا ہی بھی پس مل نہ را وصل تین دن اسنی کی ہی اوسجا فرقت نہ رو کا ہی چشم لال وصل کے امید میں نہ رہا جان میں ہوتن ہی عاشق نہ با او پچھی ہوا سبک کڈا حال ظاہر نیا پر وجہ حسن ہو زبان طاق ای بہت مل کر رہی حال اپنا استکا د مہم ای بخیر ہے نوز وقت خدمت ہی نہیں کچھ صبح پر میں تو ہوت بیتلا کلام جیسہ نہ کہہ ہمے ہوا لا زخ پر ہوتی ظاہر سن ہو گیا مثل کمان سہ و ومن انکہ میں نہ گس کی طرح میں بی بان انکو نہ ہر گز جان تو تھوچہ ظاہر ہو ہر اک کا مثال بنا ہوا ہی چو چوب و جیسہ عرض کرتا تھا سلیم الہی مری عن سبب و لسی کرتی تو خود غلط و لظا غلط	ہی اگر اس کا جھکو خیال ہی میں آسمان میں پو تو ہی سرچشمہ بیکر کو بار لمع کو جس طرف کتا ہی الغرض ہر کی تہا خاک پر وصل دیکھ کتا ہی لین نرسبت کا سبب کو کتا ہی تہا وصل دیکھ کتا ہی لین بی زبان کتا ہی ہر ہر خویا گوش ل و اہو تو گر گلستان مہر غفلت کی ہی تیری گوشت لحم و شحم و جلد مغزو آشخا بی محل اتونہ ہکو حرف کر تیری ہر اک جزو کی ہی پیدا گر گئی عمر نیر انہی کیوں منہ میں زبان خود بخود فانی مغز جان خستہ و سواس تو نہ عمر جوانی ہی گئے بی زبانی بان ہر اک ہی ربا خدا و سنگ بر گاہ و باب گر و حیا و لفظ حصا آتی جب مسجد میں ہر نماز جو دو مختص تھی جس کرتہ ہی خلوت تھیں تو چہ گنا
--	---	--	--

۲۰

۲۱

تو میان سبکجا خاک و زلزل	بولین گیس پیش خدای و جهان	تو حسی سبکجا دلمین چو کاه	بی موکل غیب کی نه خبر چاه
خشنه من ایلک کبیک بر ملا	سامنی کی چو کپک تونی کیسا	تو اگر کنتا ہی سہی نہیں	تو گواہی کی اوسکی نہ نہیں
کی را اگر تونی سجدہ بن نما	تو شتا دیکی و با صدیاز	کی اگر سجد کی نور لعل رو	شاہ صاف ہی خیرت و چو
گو دلو ہم کی کیا منتی نقل	لیک ہی منت ہی کی لعل	دم بخود دروشتی ساکت کما	شت شدہ حیران پشان چشم
شاہ کی حیدم بر او سیر نظر	ہدیت حق کر گری دلمین	آیا دلمین غیب شی کی	ہی عیان چہ لسی سکی و ہلال
بد رعائتہ سی گری کی کجہ	مین ہون زندہ و خیر ہی	تھا ترو دین ہمیشہ شاہ جان	حیرت فکر و المہی لب گران
دل ہی دلمین انہی کنتا کما	ہی جوان خند و طعن و خیر	ہی نیت خوش ادا یو جان	اسکا بر انداز ہی ہر خوب جان
کر کی تو کبر و منی کو لسنے	عقد و خیر اس کے بالضر	وین اگر ارکان و لک بھی صلاح	گر اسی کے اپنی دختر کا کلا ح
کام اگر یہ سہل یا دشوار	مشورت و سمین کی اور کار	عقل کو تو ہی غفلت لسی	مشورت و اناسی کر ہی حیر
مشورت ہی عقل تو خیر و	مشورت ہی حق کی از ہون	مشورت لسی عقل تری بخود	مشورت ہی ہر طرحی سہ
مشورت کو چاہی مرد و	ناکردی تجھ کو خیر مین	یار بد ہی پر کر از اشتکار	لی نہ شو ہی حق و لسنے نہا
یار بر از کو اپنے چپ	مانہ پو چھائی تہمت تشر	مشورت و محون ہا مان	وہی گھوٹی گردن مین ہون
گرہ سننا یا بے غلط و بند	ہو تا کبہ قمر مین و زلزل بند	چلتا گردہ مسی کی رہی	بھو قلم ہی نہ تو کچھ خط
دو بتا کیوں الٹی گردا بن	نااہجہ سکی چ زنا بن	چاہتی تفصیل اس کی گر	نقوی مین دیکھ لے کما و غور
شدہ و انسی او طکی غلط مین	تا وزیر و لسی کر ہی مشور	عقد کر نیکی اگر دین ہلام	تو گردن دختر کا مین اوس
ور نہ کچہ تیرا لسی ہے فرد	جسے تیشو شین مو خا لوسی	حکم کی موجی ہا حاضر و	شاہی پو چھا کی دانا دیر
یہ فقیر خستہ و زلزلہ حال	بی محابا یوں جو کر تابی	خون مر سکا کما زلزلہ	بے شکا کما خطر جان کا
رستم ستان جہان پویر	شیر زنجیر ہوا و شتی	ہی ہاں با سطر حسی ہراس	لرزہ تن ہی ہر محفل مین حور
مردم با ی مین ہر جرات کما	یہ کبر اور بہت کما	یہ خطر بیون جو کر تابی	ہی بلا شک جن ان مین کما
یا تو خطی با ولا محنون ہی	یا ولی خالق بیچون ہی	ہی جو یہ پری پر سکی آج	اسمین جکت ہی نہیں کما
وعدہ پہلی مین اس طر سی کیا	لنگ ہو کر تازی کچہ دعا	وزر دل ہی جو کہ کر تابی	اوسکو سن لیتا جلد ہی خدا
خوف جان کما کما کما	بدنامی پر تابی قرار	مین سو پنا کام تیری	جو کہ نسب و بہتر ہو وہ
سیر ہر اک کما کما تو ہی	سلطنت کی خرو کل مین	ہی تجھی اسکا مین خفتا	جو پندار و سو کر ای فاد
سکندر شاہ و شمشہ کو وزیر	بولای خیر سران کما	ہو تیری قابل کی آگی	سورۃ انا فقنا کا لول
دشمن کما ہون تیری پاتا	دوست تیرا ہر جہان	ہو مین سور و غلام	خاص مین و مکر مین یو کر

بے شکا کما خطر جان کا

ہوا کرتی پرستش پر موزبان عقل کی یہ بات گوہی بخت نہ وج ہو سکین و جہاد شاہ کب برابر ہوں حکیم و طیار استغیاد کہان عشق برین لہارت و حیوان و جن انس چاہتی ہے ملکات شاہوار وہ کہان بدراہی سرخصال بادشہ جس کے تمنائیں کون ہی جگہ کو تمنا یہ نہیں عقل سی یہ بات شاہ شہید ستارہ کی سنگد کما ای پیر کہا ہی غنیمت ہر الزمان حسن و خوبی پر پور اتنی نہیں کرہ شہ و ران دم میں بادشاہ حال ظاہر نہ کر اسکی نظر شاہ کا بھی ہو اگر باطن سیاہ خالق کی نظر نہیں بے دلیل جو کہ اس عالم میں نہ ہو خوار و تنہا اوس جہان میں نہ ہو کہ اسکی پسند اس جہان میں شیش و شکر و خور سب سے پہلے دنیا میں فخر و غور ہو بیان جس سے زیادہ بے نا لاک ہو جا کر کہو نا کہ عجز و انحراف نہیں نامت	تو بھی تیری شکر کا کچھ بیان دربار لٹا ہی کی بھی بخت ازدواج انکا ہی ظلم عدل اکہٹ کیا کہو کہ ہو کا و کہ کاک اور کماق ٹاک پاک عین کفو ہونا شرط ہی ہر حسن ہو کوئی زیندہ فعل آبدار اور کہان نیستہ زیندہ حل ہاگنی ہر تیرن جتنی دعا رات دن کس کا ولیفہ نہیں مشرور ہو کر کو سون کھیر	لطفت تیرا بر میان بین روح زوہر جاہی ہم کفو ظلم کیا ہی صرف کرنا ہی عمل زاج کو نسبت کہو تو کر کما حقیقت پائیں کہیں جاہ باز کو کو سی کب پوید ہو ہی یادہ یہ قیامت سی اگر وہ کہان قطب مانہ شیر ہی ثنمان ملک یہ آرزو وہل جہا پادہتی ہوں خلق میں بخت خندہ گی	فیض نیرا شکست تیار تو کہ ہو تو نہیں غبت بختیار کار بیابن بہت ہی ہن الو کا طوبی یہ کہ ہن ایک چہرہ دوسرے محمد کبک کیونکر حل رہی بندہ ایک شہد میں خد ہو کر اور کہان یہ بنو امر فقیر ہم غلامی ہی ہوں اسکی خور عقد اسکا ہو گا سی ہی مفت میں شام ہو سی ہو محمد کرہ الفقر فخری پرستہ ہی یہ ظاہر ہی کا کد و وال اکیدم میں خزان دم میں صاحب جوج و شہ فاق گیر ظاہر ہی حقیقت اسکی ہو عالم باطن میں ہن کبر ہیں حقیقت میں شہد ملک وہ نہیں اس ملک کا نامی اوس جہان میں گرہ و عجز و اسکی ہر اک کام کو بے جان ہو وہاں اس کے عذاب نامی امتحان کرتی ہن جہنم اور کہار و شش ہوشل شاہ مغنی و سکی ہن ہی ہر
--	--	---	--

الفقر فخری



خوش خلقی در به خلقی بی ظلمت بش رشتی بود کلماتی در لا جورد و جود و رنگ طلا تو بی بود معنی کا ایجان آشنا سینکے نقش دیون بود اور عقل شامو کی بی عقل و کوش یہ عاذا سند نہیں جنگ جلال تا تو عجب برد و جہان بادشاہی کے لوازم اور بین سلطنت میں چاہی عجب آ ہوا اگر اس بات میں کوئی قصور آشنا معنی سے گریہ تا گدا غیر حق ای بادشاہ داد گر ہی تو نسی اپنی ہر اک جنب ایک ہی سویت پرستو کا گم وصل اور چیزوں کا فصل دوستو توجہ اصلی ہی تھے نور حق کی ویر و بادشاہ جو نہیں جو حقیقت سی خبر نفاہت سی من بکتابی گدا ہی نظر بند ی فخر ریز کو گر آدمی میں گر چہ اک جوشن قی ایک موسی کلیم از دان میل ہر اک کو بی بی مشن شازاد کا گدا سے از دوا	دخل معنوں میں نہیں کہتی گر سیاہی سی ہو تو ہی دیکھ ہی فریب طغیانی مر خدا جوا بدینا اور پیر کا بادشاہ کو اور ہی تر از شاد حق و پندیر ہم شنبہ ایک عقل شاد ما ہی غرض منظور مجھ کو عرض اپنی محبتوں میں خوار و اور گدائی کی زلی طو بین زیب و پس طاری آفتاب انظام ملک میں ہر فقیر صورت ظاہر کیوں توفدا جو ہی ہی لکشتی تھے تیر بت پرستی سے غیر و کی نظر تو بتا تا ہی نیابت مہدم چو طر سیکو تا کہ ہو وصل خدا ماسوی حق کی نہ ہو لبتگی ذریسی کمتر ہیں یہ خوشیاد ہوتی ہیں عشق حجاز میں جہین آہاری سو بکتا ہی آدمی سمجھی کہ ہی بابا گدا فرقا نہیں ہی لی بی ایک فرعون و لیل و شہما شرح میں ہی وی نظر گو یا ہی سوید چو سار چ	طفل ہے زینت پہ افلاک کی فدا اہل معنی کی ہی معنی پند بش چشم درد انا جلوہ گر جوا بدینا اور پیر کا بادشاہ کو اور آپ کا ارشاد لی گم اور کاست عقل شہ ہی خرمین ہشت کی جو ستا خانہ میں حق و لازم ذاتی ہی ہر شی کو خور اختلاط اسکا نہیں ہر گرو ہیبت قدر سیاست کرو فر ہو فقیری پر گر خرب مزاج دیکتا گر جلوہ رخسار با بت پرست و ناوی کر ہی ہی نعل میں پیر تھا عجب مال و زر سی تھی دل بستگی ہی تو غیروں پر دل جالسی راز باطن سے جو یہ ہوتا شہیر چنے دیکھی جلوہ حق کی بیا ہو شرف از بس ہیں یام شہا ہری پر اسکی نہیں نور جلا عاج کیا سچا ہی چو ساج کو ایک تو معنی صبر و کور با و جو اک جنب کے کتنا ہی شرط ہی ہم کفو میں جمال ہی کسب کے بریں کیا	مفسر معنی سی نہیں وہ شہما جانتی ہیں لغو لعل و شہم خوبی معنی ہے رشک صدمہ ما کجا پابندی زلاہر سہلا سری پاکست و حق و صداقت خوشیہ جہن اسکی ہی سب خلق ہی غرض مجھ کو فقط اختلاف وہ نہیں ہوتا کبھی دوس ہی راہ اسکی ہے جدا اسکی جدا نحو و توجہ و فعال و زور و زور جامی و شش شخص کو کیا سخت بت پرستی کیوں کر توفدا بت گردان یہ حقیقتی ہی طعن آپکو تو جانتا ہے پارسا اقر با و خویش سی چو سنگ اور سو جدا کوی ہی جانتا قلیلا صورت یہ کیوں ہوتا شہیر و ہی کیا طر میں نور و شہا اور دنیا پر عشق کام ہی و چو فنا شاد ہی ہیں آنکھیں لال لال کیوں ہوا سچا ہی سن لاج کو ایک لوجہل لہجہ ناسنا تعد نہیں ہی یہاں غیبت ہم نسب ہم پیشہ ہم زوال آو ماہر ابرار شہماں و بلا
--	---	--	---







حاکم کا چاک ہوتا ہی سب گھر دیکھا جیسے ہم اصرار وزیر لاؤن گریں اس سے بھی بتر گھر بعد لاس کے جو میرا عقد ہو باتو ہوں راہ طلب میں ہیں صاف کہدی آپ کا دعا اپنی کمر فہمی ہو کر مستعد یوں کہا وہ امداد بے گدا اکیدم کی بھی نہیں ہوئی گدا بولایا دستورہ موتی کما خواب میں شیشی کی بھی نہیں دل ہی دل میں خوش ہو کر دیر ہو گیا حیلہ یہ سیر کار گھر مخرب شد میں نہایت چربا راکو ہو چکا وہ شہ جوار غ ہی ہوا وہ جو صندوق طلا طلہ لاؤں ج زر کما فضل کوہا کرتے تانہ گھر دیکھ کر موتی کی دھان قرب بی تر می لگا کی بکری ہم جس کو ہم سہم میں ملا رہیں ختم تہ پیرو گوی کار گیرے قندلی ہی اور سہل زبور سے چار دہ نسی کیا عالم سہا گو کہ ہی انا و عاقل وزیر	لنہا ہی دلی کو تیج و تخت وزیر عہد بیان قول و قرار وزیر وعدہ میں لغزش نہوار گھر تو بگڑتا ہوں انھی لغزش کو گوہر مقصود یا لاؤن کعب تا مری خاطر سی جا و دعا عہد دہم کیا اونسی بجا موتی گر تو لایا و لیا دو ہی خدا اس بیکر کنسی پیر چاہتا ہی سب کائناتی دوسرا ممکن اصل جنت جو ہو سکی جیہں سچا دہم میں آفاقیر گر گید ویش کو میں اثر اکب سہلی بہا منفور تہا تھا نکچہ در کاراوس گھر اوسکی اندر سچ ہی تو تھا تا کہ دہم کہہ کماؤن و گدا رکھ کے ادہم کی کہا یا تہ بجیر تہیں ہو در ویش غری کب ہالی لیا جہم پیش ہم ہی تر قیضہ میں غری و گدا تجھو ہی نہ تر ویش برتر سیر خوشی اور شر ایہ گور جس کے اندر گم ہی عقل از کیا تیری قدر تھی غافل وزیر	گو کہ گو نہ کار خالی حق کی گھر یوں کہا گر تو ہی میں گدا ہو نہ عذر و سد ہم ہو بکر گھر اپنی غمنا آزا میں کرو پر ہی گر حیلہ بھانا اسی بجا بسکہ غفلت کی سبب گدا کہا کی پر سام ایمان لیکے آوی جبکہ در وید کو پہلواد ہم کی دہم میں ہی طلب مجھوں مطلق گدا صورت و شکل و ضیا گدا یعنی سو و سیا پانچا نہیں باتوں باتوں میں بلا سہی گدا راکو عظمت میں ہو سہی تھا خرابی پر جو در ویش اوسکی نہ رہی خوشندہ گدا لایا حیلہ سی سند نہ دارشا دیکھی جب ادہم گوی کی دل میں کتا تانا نہ گدا تو ہی ہی مفتاح فضل گدا کام ہو مشکل ہمیں نظر خاک سے لٹاں گل سہی گدا رحم نہ میں ایک قطعا بجا لطف تیرا گر نہ ہو ہی گدا زہن میں سہی در بہا	عقل میں ہر گز نہیں سہی گدا دی بھی خدا میں خدا پاک کو حیلہ و مکر و دغا انکار گدا کیسے بکھر محنت سہا میں گدا تو عبت ہی میرا جانا ہی وزیر دہم میں اوہام باطل کے وزیر سچ میں ضاموں یارب عید عقد فور ایتر اوس خوشی یعنی سہی عہد میں لغزش نہیں دیکھ لوں آنگو شہ ماروں حال دیکھ لوں تو جیتو کا کھال گدا اس جگہ در ویش نکا نہیں کچھ تک وہی نہیں کرنی دیتا تانا نہ مشعل و شیشی اوسکہ بلوا کر کہا امیر دین شب چراغ دختر عالی گدا درج زر میں جہاں تانا نہ خود بخود پڑہنی لگا حیل میرا اوس تانہ گور وصال تو ہی ہی فتح ای رہید تیری گئی ہی سہل تر آسی گویہ غیب ہی مل کری کس طرح حلی صورت مادر بنا پونچھی کب مقصد کو ہر جگر ہی سہم نہا ہی نیاسی
---	--	---	---

اوسکی پانی کو پیجنا ہی محال	اسانی کرتا ہی مجھ ہی حال	لطف نیز اگر ہو میری سنگدلی	پاؤں میں پیاسی دربی نظر
جانا اوس کا تلاش کو ہر دم آوارہ پیردست	ناتک و سرکش و سرکش و سرکش	تو کھڑی نظر آواز دہی	بیشمار
دیکھ کر اوس کو ہر چند کہ	یون کہلا دہم لی ای فرخندہ	میں خدا ہی پاک اب نام	مستجو کرتا ہوں ولیا
کو کہ ہی یہ کار شکل ای فت	کیک شکل حال ہر شکل حسد	کام ہو گوشت شکل اس	ای خدا کی سنگوہ سہل تر
کے یہ دہم ہوا صحرانور	بتقراری ہی نصیب دہ و در	و حشیوں کی طرح صحران	راش ن پیر تاتا وہ
روم و دم دہند و ایران و غن	چہن باچہن صفایان و	کوہ کوہ بجز بحر و بر	دشت دشت و کو کوہ و بر
رات دن جو فکر غمی جیسی	جست جو کرتا مہر وارے	یاد میں ہر کی لکین جسم زار	نیج فرقت سی تھا حضور
گفتگو ہی نہ لب شفتہ حال	مثل مجنون ہر جہلی	یاد جب کرتا تاروی باہر	دونوں آنکھوں میں آن
خون چکان تک تادل غنیم	مثل سبیل ہر پیشانی	ہوش بچہن نہ پروا طعام	محوروی گلزار لعل فام
اوسکی سودا محبت میں گدا	دین کا مطلق نہ دنیا کار	کرتا تھا گاہی فلک سی یون	کیون دکھنا ہی جی ج
ذہ ذرہ کر کی جسم زار کو	خاک او بار کر جو ہو سو	فکر کر ایسی کہ ہو میرا غبار	صاحب تیر غبار یار
میرے مشت نہا کی یاد صبا	لیکے ہاں جیسی وہ و فخر	کین بہت جی جستجوین و	پرینا باگو ہر قسم مقصود کو
جو کوئی آناظر اوس کو بند	اوس کے کتنا تاکا علی کی	دی جیسی شد تو وہ شمع جلیغ	جس سے ہو جاتا جیسی مریا
اک پر کی گوشوار کی لیتے	گو ہر غلطانی خوش شہ	جو کو آئندہ تھا اوس کی گفتگو	جائتا تھا دل میں مجنون ہو
دیکھ کر شفتہ و زولیدہ حال	کرتی دیونا اوس کی خلقت خیا	چہر تاتا ہر صفی و ہر	نشدہ کرتا ہر میر و ہر فقیر
عشق ہی و سو بلا سو خوار	عشق ہی و سو خون	عشق ہی و غارت گھر و	عشق میں میں ہوں اور و
عشق کیا ہی کہ بلا جان	عشق کیا ہی تش و	عشق کی تش و	دہی ہوا عشق کی سب
عشق فی کی جس کی دلیں	وہ نہ تیر بلا کا ہو گیب	یہی جس جا خانی باہم دیکتا	کرتا سوتی و جی ہر
ہوتا جس باز میں اوس کا گد	تاج و تاج و تاج و تاج	جس ہوا اوس کی شمع کی	چہر کرستی کو حشر میں
آیا دلیں آخر عشق اوس کی خیال	شد میں طہا ہی ہو کا	سویں اس کام کو تفریق	سیولنا اپنا نہیں تیر میر
سعدین گو ہر جان ہو چل	چہر تیر سب باطن ہر	موجہ و خلاق سب	تو سمجھ رہا ہوں تیرا
پیدا ہر شور میں ہوتا ہی	شہر و شہر و شہر و شہر	تو توکل و تیر ہم کر گار	لطف و لطف و لطف و لطف
ہستہ حال ہر ہر ہر	مستحقا حق ہر ہر ہر	اسو ہی ہر ہر ہر	ہی و ہر ہر ہر
کیون ہستہ ہی ہر ہر	عام عبت ہر ہر		

لطف و لطف و لطف و لطف



کیونکہ سختی و رنج بسیار دیکھ کر او سجا انداز طبع موج کا از خشن کینہ دگا ہو کر بگ عقل پر دم ہی مثال پند زار ہو ذرا بھی محقق کا جی طبع خستہ و خستہ ہی خروگر بگ عمر کی سسنگ گت و تین لبت کہ کی پر پاندی کستہ گو گدا نہا جوار خود در کستہ وہ سرور صبح سی تا شام از شربت اسحر جا کز لغبت وہ برگ سب کو بھر بخت پیش کا آجا جو شمع ہی ہی ہر از از خود دست کا اطلا و وسکا گرو و چارہ گر ہی جان بند ہمارا ایم جان ہلک کر شکی حاجت کو روا بر طریق سفت خیر الایام رات دن سخت جو یوں کر گدا سے نہ کہ بہترین با اہم خوش گو داہم ہی گیا ہو تو گدا کر رہا حال کو اپنی عیان تو سدا چا جو خا شوقی حال منطق از سبب ایمانی ہو اور جو کہ با سبب سبب ادنی او ہی شوق و ہوا	پونچا پھر شور پر پیمان کار رگیا حیران فقیر سبب نوا کیا ہوئی اس شفت کی شورو عشق برقی شعلہ زور و پور عقل فہنگوں ہا نس ہی ہوئی آئی یہ اہم کی دلیں بگ گو بہ مقصود نا آوی بگت پہنکنا تھا رگیا کی اور دہم دم دہ چند ہو ما خوش در و اہم تھا وہی آٹون پر اوش جان کر تار ہا مرد کو اوسکی بہت پر خدائی کی نظر مرسم رشتن دل انجھنگان پونچھی کب مقصود کو اپنی عذیر و زار و بخت با تو ان جو اوسی مطلوب ہی کر وہ جا کی اہم کو گیا او سبب سلام کیا بھی نہ ہو رہی ہی نیکو کچھ نہ بولا وہ غیب فتنہ شوم پرستی گویا ہی طبع خوشی ہوا بانی الہم کا خود با خدائی گو شری ہی پیم بخت کمال منکشف ہو رہا وہی کمال پہنکنا تھا رگیا کی اور دہم دم دہ چند ہو ما خوش در و اہم تھا وہی آٹون پر اوش جان کر تار ہا مرد کو	دیکھ کر اوس سبب کھنکھو ہر دن تک گرد و ریا کی ہر کا کسے دیکھنے اک سنگ عقل فہنگوں ہا نس ہی ہوئی آئی یہ اہم کی دلیں بگ گو بہ مقصود نا آوی بگت پہنکنا تھا رگیا کی اور دہم دم دہ چند ہو ما خوش در و اہم تھا وہی آٹون پر اوش جان کر تار ہا مرد کو اوسکی بہت پر خدائی کی نظر مرسم رشتن دل انجھنگان پونچھی کب مقصود کو اپنی عذیر و زار و بخت با تو ان جو اوسی مطلوب ہی کر وہ جا کی اہم کو گیا او سبب سلام کیا بھی نہ ہو رہی ہی نیکو کچھ نہ بولا وہ غیب فتنہ شوم پرستی گویا ہی طبع خوشی ہوا بانی الہم کا خود با خدائی گو شری ہی پیم بخت کمال منکشف ہو رہا وہی کمال پہنکنا تھا رگیا کی اور دہم دم دہ چند ہو ما خوش در و اہم تھا وہی آٹون پر اوش جان کر تار ہا مرد کو	اور گنتی اہم کی سبب سخت پر ہوا حاصل اوسکا دعا اور کر لی بھگو لقمہ بیدرگ عقل کا وہ عشق برقی گاہ ہوا شعلہ و خس کے ہو محبت ہوا گو بہ مقصود نا آوی بگت پہنکنا تھا رگیا کی اور دہم دم دہ چند ہو ما خوش در و اہم تھا وہی آٹون پر اوش جان کر تار ہا مرد کو اوسکی بہت پر خدائی کی نظر مرسم رشتن دل انجھنگان پونچھی کب مقصود کو اپنی عذیر و زار و بخت با تو ان جو اوسی مطلوب ہی کر وہ جا کی اہم کو گیا او سبب سلام کیا بھی نہ ہو رہی ہی نیکو کچھ نہ بولا وہ غیب فتنہ شوم پرستی گویا ہی طبع خوشی ہوا بانی الہم کا خود با خدائی گو شری ہی پیم بخت کمال منکشف ہو رہا وہی کمال پہنکنا تھا رگیا کی اور دہم دم دہ چند ہو ما خوش در و اہم تھا وہی آٹون پر اوش جان کر تار ہا مرد کو
---	--	---	---

گرینین قاون جواسون چی کسول آنکسین اور تو شیار سو کاشکل کا خلاق کے نام نام ادہم فی سنا خضر کا اسطیخ فریان گردا و سکی سو پیر کما ادہم ای سیر اول و آخری بالکل در شان ایک تیری نہایت ۱۰۰ اوس سچ گوشتوار کی لے مجا و سیاسی گرونی لے اوس سچ گوشتوار کی لے اسی پتیا کہ سوتی ستیا خضر بولی نس کی نادان ہو گئی لیکن تیری باوصیہ حکم حق پونچا ہی مجھ کو کارخانہ خدا کی بنیاد تجو جو آنا ہے دنیا میں نظر غیب کا ظاہر ہو کر لعل عرف ماہ و خور ذری ہیں ملک غیب جسے دیکھی کہ وہاں کہہ کر ہو اگر اک گ ملک غیب کا عشق کی باتوں میں مجھ کو کر دیکھ حق میں کہم ہی وہ خضر ای اوس کے کما سی بند کر ظاہر کی اپنی چشم گوش	خضر نے ہر نسل میں کس خضر میرا نام ہی ای نہوان ایجان ہوں نہای گریہ سینتر ہی شش دہان کتب و گلشن میں بلبل دستگیری کر خد اکیو عشق کہ کر و خشتیاہ مانج کا عقد میں ختری کی نہایا وہی و سکی وصل ہی ہر خوش ہو ہو دیکھ کر اوس کا اسینے کر تا ہمارا حکام کو گریہ آنا کو ہر قصہ بکفت قطرہ ہی ہوتا نہ اس باکم یاوری قسمت لی تیری جو پاس سے ہر پلہ اور آرام کر ہی وہاں ہر جہت لی اندھا اوسکی آگ ہی بیط و دلیل ہو لی انسان کے تحمل خستہ ہو اگر ظاہر و ان کا ایک در چونہیں اس سادہ کا دانائی دست بند ہو کر ادہم کما اپنی ہستی ہی ہوں کس ہی جی بند سوتی شجر ہوہر اقب جانب حق کہ جو سندی ہی ادہم چشم	کھا و خرسی تو ہی بتدای نواہ غفلت ہی فریاد حکم حق ہی ہوں میں کشتام بتقراری کر کی قد و پیر شمع پر جیسی ہو پروا نہ میں ہو ہوں بحر حیرت خضر ہی وہم کی کی ساری پاس خست شمس کی عی قل دوسرا ویسا جی کھو اوس بایندہ سوتی چاہی ہی گو ہر خشان ور نہ پانی میں کب ناب صرف کر سال تو گروہ لطف حق تیرا ہوا نعم جا کی کر ادہم کی تو جہت عقل سے برتری کار کردگار اصل اسکی غیب میں نہای بھر جہت میں ہوں کما ہی ہر اک حیران آگے نور وہ ہو دنیا ہی مطلق خیر اوسکی ہو دنیا وایہا ہا فرقت و لبر ہی سنج جسے ہا تا اوس کی زبان کر در انکو دیکھ ہی اناکہ ہو جہت حق لای
--	---	--



خود بخود در پیاپی پیر موج زن	خود را بیزه تعالی سنی سن	خضر اوس در یابین غایب گویا	بند جیبا هم لی لکھو لکھو کیبا
بی مثال بی نظیر و بی شبیبا	هر صدف میں اکین بی بها	توده نود و یک پر سر جیبا	پانی لایا کیجی صدف صدف
اودھ صدف میں سخی لانی سخی	حبقت در طلب ہو لکھو لکھو	سراوٹا کر دیکھ لکھو لکھو	عینک آتھ لی پیر آواز
جیف اوس کے پوچھی و حق	خضر ما جسکو ملی آگاہ حق	طعن گر کوئی کری اسجا	حق میں دھم کی زراہ سو طن
کعبہ عرفان قطب بیتال	قبلہ ارباب و صاحب کمال	اوس کے وہ تعلیم و حق نہ	خضر سا کامل جسی مرشد ملے
باگنا تھا اوس کے دروید کیبا	پکڑ کر حاصل اوس کے دھم لی	واقعہ سراسر علم مصطفیٰ	محرم راز جناب کسب سیرا
کب نظر آتا ہی کوئی دوسرا	عشق میں عاشق کو دلبر کی	عشق کے ہی عقل کی عکس	ہی یہ کم فہمی سے بجاو شبا
کام ہی تو کام ہی معشوق کا	ور د ہی نام ہی معشوق کا	ہی طربا و سکو تو ہی معشوق	ہی طلب اوسکو تو ہی معشوق
شنا زانی شادی دیدار کے	در د ہی تو در د ہر بار سے	اور الم جو کہ محبوب بکا	غم ہی تو غم وری محبوب کا
دین دنیا سی بر ہی یک سلم	ہی ہست و لہ و گنہم	جینجو گر ہی تو ہی معشوق	گفتگو کر ہی تو ہی معشوق
کبہ نظر آتا نہیں اچھا سیرا	آکھو نہیں عاشق کی لبر کی سوا	عیش و غم سکا ہی صدف	قبض و بسط اوسکا ہو ورا
بو تہ زگر سے ہی چشم	آتش سوزان ہی عشق	عشق رکھتا ہو کسی کو کوئی	عاشق کی راز کو بھی وہ
تا کہ حل با طلا کا غل غل	دلیہم دیتا ہی لکھو لکھو	جعفری کرتی ہی صدف	نفس انسان کے طلا بریک
باغ و راغ و لعل و دروید کا	ہی تعلق و لکھو تری جا بجا	اور نہ یہ سن سیر و پو گیا	بگیا کندن اگر ثابت را
رور ہی احباب ترک طلالان	قرقت یار و عزیز و ہمدان	الف سیم و ز و ز و ز و ز	معو کھ طری ہی ہو حب وطن
سب کردی بکھوئی مرد خدا	عشق و عشق کے کا دم ملن	معو کھ ہون پر بکھوئی	کب چشین تجھی بکھوئی
گر حقیقی ہو تو پیر کناسی کیا	ہی محار عشق کا یہ دنیا	تیغ تر انسی زیادہ تیر تر	عشق ہی قطع علاق میں
ہو و بی شبہ تر چشم گوشت	تو فنا و سہن ہو گری تیر	کب خیتی کا قلم سی ہو بیان	جیکہ ہو عشق مہدی کی شان
اس بیان میں قلم کا سر قلم	اب نہیں کہہ سکتا یا گی قلم	نطق و گویائی و ر و ر و ر	ہو و ہی ہن و سرو پا و کر
ایسا کھلا جس سے ہو غیرہ نظر	جو حد پیری تو اوس کے گھر	چو صد فہمی کیا محار جا بجا	جیکہ ادھم لی کیا لکھو لکھو
بی حقیقت انکی آگے ہو گیا	وہ در تانبہ شاہ بلخ کا	جسکو دیکھا اختر تانبہ ترا	ایک سی تھلا یک شمشدہ
خو کہمان اور زہر بھان	وہ کمان یہ کو بھر نشان	اوس کے لاکھوں در پیا فوق	دیکھا ادھم اوٹا کر جو گھر
لایا سجد اشکر نیر دیکھا بجا	دیکھا گرا دھم بہت شان	یہ کہ لطف و عطای کرد گھر	وہ کہ کسب تلاش شہر
بلخ کی حالت پہر ہی ہوا	دل کی در زمان او لکھو کیا	ایک روز شک و شک	چنانچہ کہ شہر لکھو لکھو
رینج دور سے تیار مضطر	وصل کی امید انہار مان	یونہی شہر یار میں پایاں	بعد از تکلیف و رنج

بند جیبا ہم لی لکھو لکھو کیبا  
پانی لایا کیجی صدف صدف  
عینک آتھ لی پیر آواز  
حق میں دھم کی زراہ سو طن  
خضر سا کامل جسی مرشد ملے  
محرم راز جناب کسب سیرا  
ہی یہ کم فہمی سے بجاو شبا  
ہی طلب اوسکو تو ہی معشوق  
غم ہی تو غم وری محبوب کا  
گفتگو کر ہی تو ہی معشوق  
قبض و بسط اوسکا ہو ورا  
عاشق کی راز کو بھی وہ  
نفس انسان کے طلا بریک  
بگیا کندن اگر ثابت را  
معو کھ طری ہی ہو حب وطن  
کب چشین تجھی بکھوئی  
عشق ہی قطع علاق میں  
جیکہ ہو عشق مہدی کی شان  
ہو و ہی ہن و سرو پا و کر  
جیکہ ادھم لی کیا لکھو لکھو  
ایک سی تھلا یک شمشدہ  
دیکھا ادھم اوٹا کر جو گھر  
وہ کہ کسب تلاش شہر  
چنانچہ کہ شہر لکھو لکھو  
بعد از تکلیف و رنج

دھل ہر و کا کہی لہریں جہاں	نہا دانی تہمت وصال	خلعتِ عہدہ کا کہی لہریں	تھا اسی خوفِ رجا میں
جیسفہ ہو وصل کا وعدہ	نیر ہوئی آتشِ قیاس	یونہی ادھر نہیں کہ جہاں	نصفِ شبِ فانی تھی کچھ کم
بند دروازہ کو ہر کسی کے	رہ گیا جیسفہ میں	خاک پر لیس گر پڑا بیتاب	ایک پر تھا ماہی بی آب وہ
دہم کہتا شبِ فانی تھی	طول میں وقت بیاہوتی	جالی کیا وہ شب کے طول	قبلہ جو رنجِ وقت میں ہو
طولِ شب کو جاکے خواہی ہو	در کا احوال تیار ہوئی	قبلہ رنج و مصیبت میں	جانتا ہی رات کی احوال کو
اپنی لہریں ہوا جو بند	جانتا ہی اسی شب کا مزا	طولِ شب کی ایک تہ میں	سوئی ہیں جو بسترِ نجات
دوہرے میں بھی یاد ہی ہے	گذری دہم پر شب کی دیر	دیکھتا تھا جس جانی کو	لوٹا اوسس خاک پر گاہی ہوا
خاک کو گمراہ کر چکا	کنتا اس میں وہ محاف تھا گیا	شہر کی دو لہریں اوس میں	ہاں شملِ صبا تھا تیرنگ
آغِ تنگ نا کہی گریہ کنان	آنا دیر شہر کی گاہی ہوا	اسٹریٹ دوہیں ہو وہ	ہی خرویشِ سچ بانگِ سحر
جنگِ نفاذِ نوبت نواز	نب کیا دوازہ دریاوں باز	صبح کا بھی لگا حیدم گھر	واہوا اوسس شہر کا وقت در
دیکھا جب دہم دروازہ کو	تھیں لہریں کھڑی خود جلا	جس طرح افغانِ خزان	جاتا وہ آوارہ بی خانِ بان
کیپھی ہو آہن کو کب میں	کمر ہاں جذب کٹ کاہ کا	ہی یہ جذبِ جنم نہیں	ہی وہ جذبِ غم نہیں
اس میں دہم میں قیاس	لی خبر وہ یہ سہرہ انتہا	جذبِ قلبی کی کشش میں	شرق میں تا وہ کبھی گیسٹان
فاصلہ سو شرق اور سو غرب	جذبِ لہریں کس میں	جذبِ ناطقین جذبِ کس	ایک جذب کس میں نہیں
جذبِ قلبی میں زحمت کی ہوا	پہن کے یقین کی پوچھ	کیپھی کس گھان میں	رہی کیا کیا کچھ کہانی
باوجودِ حسنِ عروا خرام	اٹا کو کچھ اپنی آخر غلام	آخر میں دیکھو پیر کر در	کیپھی کچھ لایا زلیج کی ہی
کمر نہ تھا یہ جذب کو کیا تھا	وہ ہی طرح کیوں	سفرِ تھکیت یہ آوارہ	جذبِ قلبی میں لہجہ کی
کیپھی کچھ جالیں شہر کی	مصر میں ہو سکولا عاشق	گر نہ توئی عشق میں	پیش ہاں کیا کہیں تیر
اطلاع نام بولت بھی	راہ کنعان نہیں آگے	دیکھتی تھی کس	یہ روا ہوئی ضرور کس طرح
مرتی دیواروں میں ہر گھر	گر نہ تو جذبِ قلبی کا	ہی بیان آہن باو کمر	گر دیا تھی عاشقان با وفا
جذب میں تائیر مجنون کی ہوا	قافلہ میں چلے لے	ظلمتِ شب میں وہ پھر	آیا مجنون جس جگہ تھا سوا
اک کی سر پر جب ہو لے	تپ خبر اوس سوختہ جاگہ	ہوئی لہریں میں ہو	خوابِ غفلت میں ہوا
انفاقا جبکہ پوچھا وہاں	نہا وہ دروازہ انظار مان	مسندِ شہابی یہ باحد	کر رہا تھا بادِ شہر دربارِ عام
جاگے دہم کی کیا تھکے کو سلام	برطریق سنتِ خیر انام	سامانی شہر کی ہوا جاکے	کچھ نہ بولا اور نہ کہنے کی
دیکھ کر بھانا اوس کو شاہ نے	اور دہم پر دہم شہر جہاں	غصہ میں نہا اوس کو گاہی	شہر طرہ شہری نہ تھی

لاوی گریہاں در آہ ہر قوا گراوسن سدا کو لایا بجا سینکے اوسم کدا آب بھر چہا نسل کر او سمن کل کلا ککے یہ سونگالی دلق سے دیکھو تائب او کئی حکم سو تو نہیں آپ یہ سو نہیں و خشیو کی طرح او سکویک دل ہی نہیں کر رہا گنگو پوچی پڑھنی ویرنی صلاح عقد سی مانع ہوا پروہ ویر قبع کر او سنی کتا لسی بیان عہ پر بیان مجستی ویش کا باد کہنی آپ جیسے حد شت یہ کہ لست پر نہیں کی دلیل ہی نظر بند و میں رہتی شگلاہ سنگریز جس کی ہون نظر سو تو میں دینشالی کہان جھکاوا ہی نظر اوس قمر سے بادنہ شکر یہ تقریر ویر لکھا اوس سے کہ تو مختار کیجیو کہ تیر لسی اوزیر اوسکو دھمکا کر لگا کہنے ویر شکوہی کہ عقل ہی اچھا کا کہ کریشی ہی میں تیر با	شہر میں جیت رہی تھی قہر سلطان سی جی تیر بجا سوق ان ششاسی بھی گنج گھر سینکے تیرندہ ہونہ ویر مسد شدہ پھر سب کن کر سب کے ویران و شہر شدہ ویر یہ تجلی یہ حکم دیکھی نہیں رہ گیا چکنا چنہ بیکو سیر عقد و خیر کر اسی شہر لسی تو سب صغیر وں در کیر لسی صلاح کیونکہ نہ تھا لہر میں شمشیر ہو گیا خاموش شہر ویر آپا لیشہ بھی کچھ ذرا اسکی ہی تابع کوئی جن ہی بناوٹ اسکی شہر جلیل گرد و نان کو بناوٹی ہیں ہا خلق کی نگہوں میں بندہ گھر یہ چکت نور فشالی کہان مرو حید اس گدا گدا ویر ہو گیا اوسم تو ہر سمن آ نیک بگا اسکی تجویر ہر نگاہ سے نہ میر فقیر کیا ہوا ہی تھکا ویر وک فقیر شہر آدہ ہی تو فاسد گدا دیر کیچو شہر تھکا ویر وک	نقص تو لی عہد کا اپنی کیا ور نہ سرتن ہی ہو گا جدا استغدر ہو گئی جھکو عطا دختر شہر کی لئی لایا ہو گین دیکھو لاون سو تو کی نہ ویر اور لگی ایک سخت کہنی جویر دیکھو یہ بہت و نا تیر مرد غرق شدہ بحر تیر میں ہوا ور نہ اسکی رنج و جنت کا واک جو کہ اول میں ہوا تھا نشین حید و جنت بیان کرنی لگا اوس زرقنہ جولی پر کہا سو پنی یہ کام میر لسی پر قمر سی دریا کی غوطہ مار کر السی وارید ویر فقیر یوں کیا ہی سنی کرو غل یہ جو خوش تر از خوش شہر آپ کہہ سکو نہ سمجھیں ملن صادق قمر حق ہی قول کر کی آخر کار لغویض ویر اکیش عہدی ہی عہد کہ میں آپا شدہ خل ہوا تو جو یوں گستاخ کر لگا نام شہر اویکا گرتو لی لیا لست گر چاہی تو استغفر	آپا بی موتی کی کیوں لسی ہونا ہی ہی بہ عہد کی تیری میں او طہانی بھی عابر ہو گیا جیت نہ ساری شہر میں آپا ہو بحر حیرت میں ہوا تیر شخص خاک پر او تری میں میر مستر ہو گیا عبرت سی شہر کا گدا تھا مال کار کوہ ہونچتا کچھ کہہ ڈالی گا ہم میں اخلا پہر ہوا اس مرا کوہ بیچ کن نقص عیب اسکی عیان کر لگا آپ گھر میں ہو جی و لوق نرا السی ملین نہ کہ خوف و خطر لا دی ہیں اوسنی بندہ گھر لانا کیونکر ای شہر فاق گھر پاس اسکی رہے کوئی سفل عمل یہ بناوٹ ہی مروارید میں نور تابندہ ہی مردم کی خرد ہی بیان آدمی عجیب باد شہر گھر میں ہوا رونق پیکر ہی نتیجہ ہی شہر آگاہ رہ گیا اوسجا ویر او وہ گدا بر ملا لیتا ہی شہر اویکا نام ہو گا ہر بندہ تیر حید اس خیال خام ہی اپنی گدا
--	---	--	---

جس کی اوسم کو سکی گفتگو  
توئی وہ ضامن دیتا دیر  
کیا ہو وی عہد و پیمان اور  
عقد جس کی سکا کرنا دیتا  
نور و جیس کی ضامن ہو خدا  
غیب سے ورنہ پڑگی کیم بلا  
کبریٰ جو شخص ات ذوالجلال  
سے نہ کہ یہ باتیں پرشش وزیر  
مار و اسکا تانیا سے ہند  
تازیا فی چوبہ مستی مار کر  
سرخ بسمل کی طرح خاک پر  
دور آبادی سے اسکا کہیں پھر  
اپنی مرکز پر ہی ہر اک کی جمع  
طالب مرکز پر ہی ہر جزو بدن  
آئی ہی جس ملک سے ہی روح  
قیمتیں ہی روح جیت و جی  
سو پر سس کہ تو کری عید کشتی  
مرگ سے جو روح میں آوصفا  
وار پل تو ہی صفت ہی خزا  
چند کی سسکن میں کیوں داکہ  
لذت دنیا تمام اتارل عا  
ہو ہی کہ دار دنیا میں  
دیکھ کر یہ حالت اوس کی ہوا  
اوس کی عہد ہی اور پھر  
ظالم سے ہر کوئی پیشہ

بولا امی بد عہد نہ خجید  
جس سے قائم میں قیاس  
قول و قرار ایمان اور  
عہد کیوں تو کیا ابیوفا  
نقض و سکا ہو بلکہ کیوں  
دیکھا بد عہد کی حق نہ ہو  
ہی تکبر اور کی جیکا وال  
مستعد قتل و زانی فقیر  
جس سے سسکان کو پوچھی  
نیم جان و سکو بیا سبر  
خون میں نہ پاؤہ نقیہ  
نار و خس کی طرح ڈالا  
طالب اپنی اصل میں  
اس لیے ہر اک سے و دھن  
اوس کی ہر دم اسی نظر  
جاتی ہی شیں جناب کبریا  
سکرشی کب جاتی نفس کو  
لے لیتے ہیں حال کو وہ کی  
پہ جاتا جلد ہو تو باریا  
اوس کا نام کا نظارہ  
اکی عقیقہ سے ہی کم از کم  
اگر عقیقہ جس توئی سمیا  
ظہر و روی میں پیر لا  
ہو کشتی و اسی  
نیز اس سے کوا کی پیشہ

ہو لٹا ہی و سسکانی پاک  
ظالم و ناما و داری جہان  
عہد کرتی ہیں فائینا کریم  
کیوں کیا ہی تیرا انا  
میں اپنی شرط کو لایا جا  
طرز اولمیں خدایا کر سے  
مرد مفلس اس شام حسیہ  
خادم کو کلم غصی ہی دیا  
و طرہ سسکانی کی حکم پر  
ہو گیا خون ہرین سسکان  
ہو گیا بس سسکان چپ و لکھا  
روح ہریشی ہی و سسکان  
طالب اصل آدمی کی جان  
لی سسکان اگر سسکان طرہ  
عسکر و سسکان سسکان  
مرگ سے ہی سسکان ہرین  
اوس کی سسکان کو وہ کی  
سکا سسکان سسکان  
کسیا ہی سسکان سسکان  
سجور و سسکان سسکان  
عسکر و سسکان سسکان  
بارہاں سسکان سسکان  
نور و سسکان سسکان  
ظالم سسکان سسکان

جس سے سسکانی پاک  
ظالم و ناما و داری جہان  
عہد کرتی ہیں فائینا کریم  
کیوں کیا ہی تیرا انا  
میں اپنی شرط کو لایا جا  
طرز اولمیں خدایا کر سے  
مرد مفلس اس شام حسیہ  
خادم کو کلم غصی ہی دیا  
و طرہ سسکانی کی حکم پر  
ہو گیا خون ہرین سسکان  
ہو گیا بس سسکان چپ و لکھا  
روح ہریشی ہی و سسکان  
طالب اصل آدمی کی جان  
لی سسکان اگر سسکان طرہ  
عسکر و سسکان سسکان  
مرگ سے ہی سسکان ہرین  
اوس کی سسکان کو وہ کی  
سکا سسکان سسکان  
کسیا ہی سسکان سسکان  
سجور و سسکان سسکان  
عسکر و سسکان سسکان  
بارہاں سسکان سسکان  
نور و سسکان سسکان  
ظالم سسکان سسکان

جس سے سسکانی پاک  
ظالم و ناما و داری جہان  
عہد کرتی ہیں فائینا کریم  
کیوں کیا ہی تیرا انا  
میں اپنی شرط کو لایا جا  
طرز اولمیں خدایا کر سے  
مرد مفلس اس شام حسیہ  
خادم کو کلم غصی ہی دیا  
و طرہ سسکانی کی حکم پر  
ہو گیا خون ہرین سسکان  
ہو گیا بس سسکان چپ و لکھا  
روح ہریشی ہی و سسکان  
طالب اصل آدمی کی جان  
لی سسکان اگر سسکان طرہ  
عسکر و سسکان سسکان  
مرگ سے ہی سسکان ہرین  
اوس کی سسکان کو وہ کی  
سکا سسکان سسکان  
کسیا ہی سسکان سسکان  
سجور و سسکان سسکان  
عسکر و سسکان سسکان  
بارہاں سسکان سسکان  
نور و سسکان سسکان  
ظالم سسکان سسکان



دیکھو اس پہ رنج و غما	اوسکی گردن پر دیا بکس	اس منھ کے کچھ نہیں تھا	دشمن کا حسن لکھنا ہوا
-----------------------	-----------------------	------------------------	-----------------------

بیان رنج و مصیبت جان کاہ کا بھاری ہو کر مرنا و حشر شاہ کا

الغرض بچارہ اور ہم غم جان خاک پر پیش بخود تھا پڑا عبرت حق لی کیا آخر طور مرغ بھنسل کی طرح پیر لکھ کر کرنی پالی کچھ نہ وہ ہرگز کلام حسب و نون کی ہی اس کبر جو وہاں حاضر تھی خوش واقف اس میں بھلائی سن افسانہ کو یا تو تھی عشق و نشاط و نغمہ ہی بھی نیامی و نکاح و حسرت تو وہاں میں شاد و غم ہی تھے بار و خیر کی یہ حالت ہوئے استقدار کی خلق فی آہ و غما مگر کس کوئی غم نہ تھا کھڑا گوری چلی جو وہاں تھی نہ عالم غم و غم و غم اور یہ کیا کروں میں غم کا میں کی کیا تو کہ کی غم و غم و غم و غم میں تو بھی تھا کہ میرا بعد آہ و اویلا و رینا و حسرت کچھ نہیں میں آئی اب مجھ سے شہانہ نہ کر دئی بل لعل میں	ریگ پر تھا بھنسل ہی کی طمان عشق میں سکین مہر و گدا عین میں دس شاہ کی الاغور بیدم آخر ہو گئی وہ سبیر ہو گئی بانوں ہی تو نہیں تمام روح پیش زوال و الجلال و اگر تک اک سکتی کا عالم ہو گیا تھی محبت لی نہایت شاہ کو شاد و غم و خندگی و غمی اس کے ہرگز دل نہ تو لگا لگا خاک و نون کی ہی اس کی وہ تو جیتی جی ہی گویا گری ہو گیا سر پر ہونے کا ستان لوہی تھی خاک پر کوئی پر پیر کر ملی کتی سب بدن دین و دنیا ہی مطلق بھیب ہر بن ہو سکھتا تھا دہوان تو لی ایجان پر یہ کیا کیا تو مہیا کچھ کر گیا ز اور برگ عمری ملت نہ ہی تھا کوڑا پل گیا ہو وقت یہ تیر فلکا تیری نہ لی نہیں و ندر تیر	بھیس میں یار و لی خوش تھا نور میں غلطان میں تیر دشمن کی دھما سینی میں دو گڑھی کتا کین غلطان پوچھی روح اوسکی ہی نہیں گر میں شہ کی شرک یا ہوا تیرا کوئی ادھ شہ کی لکھ کہا وہ کہتا تھا دشمن بھیر چنا گیا ہوگی گریا پر غم عیش و نیا ہی بت پایا دل لگا اوس کے جوہر وال کثرت گریہ ہی خلقت کی آہ و اویلا کا ایسا غل مجا غم سے کوئی تو جیتی تھی کمال جنسی نہ بہا وہ میں ہو غم سے یہ حالت ہو اویلا آخر شہ کی کی کی جو بھیس پیلے پیش قدمی کر تو لی یہ کیا کیا باغ و کام باغ میں یاد و خزان کی ہوا اگر تیرا دل تیرا اوسکی بالین پر ہوا روٹا پڑ	سر پر سنگ جفا سنی روح نالان پیش زوال ہو گیا اکدم کی دم میں لکھ سین پالی کچھ نہ کچھ اپنی ہو گیا ادھم کو روٹا وصال دم کی دم میں ہو گیا نام سرا نہی ہی کھ خیر شک و تیر گر میں وہ جاتا تھا دشمن بھیر پار سینی کے ہوا تیر الم باغ میں گاہی خزان گریہ شاد و غم پر بھان کی کا کمال آہ و اویلا ہو گیا دربار گنہ گردان کو چپکے آگیا سبستان کر رہی باغ و مال وہ طمان ہوئی رخ و سو ہو گیا نظر نہیں عالم اسیا نقش و خیر کی گیا وہ اویلا کوہ غم سر پر ہوا دہر گریہ بھکا و سو پنا آخر پنا انصرام پوچھی ہر جہا گئی کھی کلے عمر اپنی میں کروں تیرا اگر گریان کی طرح تھی خیر
--	---	--	--



<p>آخر ش سب کے گنا ایسا وہ بن          گرجی ہی بدرد و بچ جان حرا          پیدائش حکم و امر قاضی قضا          کام آتے نہیں کیہ خطیرا          باوجود اس منزلت اور رتبہ          گذر کیا کس رخ او نہ غور کر          اقربا و خویش سی اپنی بعد          کافرون کی ہاتھی با صبر حفا          حضرت یوب کی تن کو شہا          ہی خدائی بھائی بندگی غیر          کچھ نہیں مہارنی کا یہاں تقاضا          آدمی ہی بستہ حکم قضا          ہی وہ مالک ال و صندوق          گرامت اپنی مالک لیکھا          پتہ موجودات کی ہو کر          ہی وسیع گال و سکی سب          اکو مالک گرسنے کوئی          او سپہی چھو کچھ فابو نو          نین بچ بن خاک و باد و آفتاب          ہوئی گر مملوک تیری کوئی          قبر میں نس تیرا بچوان          یہ جو دنیا کی پہنچ و درد و غم          مرضی سو لگا اولی ای پس          کرت صفرا میں قند و آب          ہی ہ دانا اور دنیا و عسلیم</p>	<p>حکم غالب سب کے تقدیر کا          اس بچہ غسل و کفن چار نہیں          گو کہ ہی یہ مر سب پر ناگوار          انہا اور اولیائی ای شہا          قبلہ کوین فہر زہد علی          سید مظلوم امام          شہی زلیخا ہ مانع حکم قضا          مچو کی رنجیدہ ذرا سی بات          بیٹی کو یقین سہی کر کی جلد          بندہ عاجز کی طاقت ہو کیا          گروہ چاہ نم تو پشاد ہی          جسم ہی صندوق بہ حفظ جا          لیکھا اپنی و دیت کر دگا          ہی پڑنا ایک باغ دلتا          توڑی لک کوی گل یا شہر          ملک میں لک تصرف کر دگا          جی جو بے ہوشی ہی بہرہ          جب بد جان ہو جو جدا          مال ملک و خست و گنج و گھر          ہی فقط مملوک تیرا اک عمل          باغ خست ہی حسن عمل          ہی شکایتی فقط اسکا علاج          فعل و سکا حالی نکلت نہیں          میں حقیقت میں شہرین          کتہ ہر اک چیز کی وسیع و</p>	<p>غیر سب در کچھ چار نہیں          دقن لکین کچھ بختی لاکر          چاہی بندگی کو تسلیم          کر کی بصیری گاہو بھی صدا          موت سے وہ ہی بند جان          زہری گری ہوا او کا جگر          دشت کریمین کو تو          اک بنی کی سر پر تہ جل گیا          دم کی دم میں طعمہ کر گیا          کچھ چنانچہ شش جا و نہیں          ہی رضا تسلیم ہم بند و گنا          کوئی ثنای ہی لکھا تقدیر کا          تو عبت روتا ہی می حور          ہی یہ جابی شکریہ روزگار          زک و بوا کی ہی علم و          ہی وسیع باغ و بک خاک          ہی سر سر فہم میں و گھر          سمی ہی مملوک تو کیور کو          اپنی مرکز پر کیا سب تر          ساتھ ہی تیری لایق خد          خست میں ہر گاہ تیری سان          بیقراری ہی شہرین ہر گز          فعل و سکا کتب حکم          تلخ میں معلوم ہو با یقین          خالی در حکمت نہیں حکم</p>	<p>وہ ہی ہونا جو کچھ چاہے خدا          کار کی اس کچھ کو زہرین          حکم حاکم میں ہی لکھا و اختیار          دم نہیں بار اور اپنی قضا          عدوت و سیر میں ہم طر          خوشم سید خیر اور          آگی خضر کے نہ ہر دم ذرا          کس طرح کٹوا دیا بھی کاسر          یہ رولا احتشاند با کر دیا          اگر سولا کی کری چون و چرا          چاہی یرانی تو آبادی نہاں          جی بد نہیں ہی دیت بچو          سر ٹکٹا ہی پڑا تھو لیدار          مالک و سکا ہر گز راجا          ہی حماقت ہم اگر بیون چشم          کسے طاقت کی او سکو کچھ          اور ہی ہ تن کی ندر انیغز          یعنی ہی سعد کی اپنی رشتہ          تو گیا سب کو ہانسی چہر کر          ساتھ ہی ہرقت سیرانی خل          آتش و رخ ہی پی پی خل          مستقل سکھ ہر بلا میں مزا          جو کیا او وہ قند و آب          توجہی سمجھا ہی خطل ہی          جو کر می ہ جان قہ اور</p>
--	--	---	---

میں نے  
 سب کو

میں نے  
 سب کو

میں نے  
 سب کو

نہی و نہی شاہ فی سکر کس ہی شہر و قلعہ میں بیکار ہو نہ جنگلات موی میں بوجہ درخ و درویش رونی کی اتنی ان کرت ہو شست و شو میں ستر و ستر استقدیر اگر گشت ختن غسل و شست و شو میں زیست میں جھگڑو و گھڑ لباس کی بہرہ و دندان بربر و بربان سے زبان مراور تیر جو آسے بر بلا پوشینے کو بی زبان و کلبان غسل و شست و شو میں فرق و دونوں میں یکساں تو اگر دونوں میں یکساں چو کر اور ہر غفلت کو نوسہ چھوٹے چھوٹے جکے پہنا یا پیر و کوشن مرد کی شہر میں برونی کانا آدنی کو وہ ہی کانا استقدیر ہی کثرت سیتہ لیڈ تابوت کو گریان زار چاک کپڑی و پر پہنہ پاوسر اپنی اپنی حال میں تھا	دلی میں ان کی حکم قضا کے مالک و شہ صاحب کمال حال پر غالب تو مکان کنا فکر میں بخت و کھنکھن جس سے شہر و شہر ہو صرف میں ایک کیا بھی جتا صنڈ کا فوری و در و در جسے دیکھا جس کو غش کر گیا موت کو دنی ہو کھو کھو چشم سے غم و عیان با جہا کر رہا تازہ زیت کو انہی یار ہی بھاری جھگڑو کی چاہتی ہیں شال و کھان مرد و زن پر وہ گواخذہ لیکھ کتب پر جو حکم مہر ہی کہو نہ تیری بیکار تا و کھانی و کھانی ہی مردہ لیکر وہ ہی آورد ہو گئی اوسلی پیر لیکھ نامہ اور لکھ نامہ چشم سے ہو حکم و کھنکھن ہو گیا سیتہ پر ایک کاسہ سوی مرقد یا پیر ان خاک سپردہ و سپردہ مرد و زن رنج و بلا میں	میں یوں کہ یوں لکھا ہو حال پر جو شخص لکھا گیا بادل غم کینہ شہر کنا اوسکو سہل و خوش یان استقدیر جاری ہو سیتہ عوام و عوام کس بخت کے لیکھ ہند و سنان کا جس طرح ہوئی ہیں گل و گھن سہ سہی کو غم ہی شہر نرمی میں حال اسے کہ رہا تھا اوسکا ہر سر و سر کر رہا جی سب فہمی و فہمی شکوہ ہو گئی سی او گئی چشم ہندی ہی نہ ہی مردہ وہ یا دق ہی جو ہو تو زمین کو جانتا ہی جسکو تو سہا و غافل مرنی سی پہلی جو کوئی چشم دلی نہ تھا کوئی غیر حقہ زراہ احتیاط جو سہی تو کو سہی بادشاہ اور اقراب شاہ اکی لکھ شش و شتر کی بحریرت میں لکھ یہ غم سیتہ میں	اضطراب قلب سے ناپا ہو ہی لکھ سے فوق اوسکا شاہ بہر آخر ہو امیر کیا کہوں اوسوقت کا میں صرف میں بانی کی اک گداسی سمان پر جتا طبلہ عطار مٹی روی زمین چشت کو شہر میں یا کھن رنج لسان لالہ شہر گر جی حسن و رونق فرا میں میں زندہ تھم نہ تھا سکے سکتا روح کو سیری تو ہی راہ خدا میں کو رو مردی و زندگی کو تو ہی زندہ وہ جو ہو غرق ہو شکست بدید کو نیک ہی تشکل مردہ میں دیار انبار زندہ جاوید سے نر و ایک میں نہ تھا مرد کا پردہ اکھون رکنا تھا اچھی اکھون پیر و پہوڑ تھی غم میں سرور بچی بچی خلق باشعور ہو گئی تھی گھر چاہی سچ و دھن شہر کو کیا
--	---	--	--

ہاں  
بالکھو چو کھنکھن

جدا ابرائیل بیوس کے صورت کو خوشی کا بے نی کا لہریں مثل بید بہو نیا جب بوت او سکا قبر بیو گئی بہ چار سو دیر کھڑے اکی او مل یہ کہے بہرین سب نک گئی گرد او کی ورسا دین کر کے بد عہدی کیا او سیر مانا میں نے کہنا او سن اہل کا تو تو ہی دانا و دنیا و بس پہر ہوتے لعل یا قوت و کثر اس قدر خبرات ہی اندازہ کی صدمہ کدہ کرد و غیر شرم کا علاج قبر کے اندر کیا صندوق بند گر برسے آئینہ زور و غبار خاکین نے کو کر ٹی ہر بیان جیکہ گزی رات پور و گری چشم گریان بادل پر و دغ گرد او کس قس کے بیو نیا بجا پہر کہا شدنی نہ گزری کیا اس طرح تھا حال شاہ اجنب دیر گزری ہی کہ وہ مرد خدا	مردہ دفن و خروج لکن نہ نک بہشت نہ جنت کا لوٹتا تھا خاک پر اک لہر آئین ستوات نہ فیض لہو لعل کو کہ چکنا سا بیان دفن کے حنفی ہی تاہم ارشاد ہی بد عہدی ہم پر و دغ جب ایسی بلا میں مبتلا بہرین شمس ہے ہر حال خدا پر ہشیم و سیم ہوئی ملک کی نفس قبر کی ظلمت کا بھی قہر نہ پوچھی خاک ہی ترن کر اور ہوتا ہی زیادہ آبر سینہ او س کے بچل لٹا تک غمت دفن ہو او کو جو پس کے آئی شاہ او اہل پہری چو کی کا نقیہ کرد با جلد ہو تیار اس چا خانقاہ جس طرح ہجر کے اندر ہو	بو کی اور کھیل سکی نظر اطلاع او میں نہ ہو گئے بیو کیا بد قبر کے گرد ہتھام قبر او س ماہ سیا کی ہو کو دیر شمس کے فنا میں کہیں لیکٹ لپٹا کی نقش شمس اوس زیر و تخت و نی یا خدا مستعد تھا میں فای غمت کچھ نہیں سبائیں ہر خط قبر او س کی کہی شریفی نثار جو کہ تھا نفی میں شمس کا چونکہ صندیل کے صند تھا بدن و سکا زلزلے کا تھی حقیقت میں کہ بیکار مستعد دفن میں ہو گیا دفن و سکو قبر کے اندر قبر پر ہر حفاظت مرد کا سیکروں موقوف ان سیرین کو تاکید بنا چور کہیں کو غم میں نہ جا	ایک ہی کا دو سر سے نہ بچ مرد کو دفن نہ کر کے پہس سے اکم ہو او سکی ارشاد مغل و زلفیت کا دیر کھڑا غیر عہد نہ آدمی ان کو ہی لفظ عہد و ہم کی نثر ظلم کر کے مجھ پازل کی بلا راہ زن میل ہو اس شخص کو عفو کر یہ جرم میرا خدا ہو گئی تھلاج میں سی مالہ کیا خبرت او سکی قبر سکے اندر ہو بر و کو دہرا خاک سی و سکو تھا کچھ بھی اسیلے زیر زمین پایا ساکن سہر ہوا دھم کی تاکشت خاک کو سو نیا و دھو بہا کر دی شدنی ہر قبر بے شمار سیکروں بجا و ستی ہو کر کے شمس ہر شہرین داخل کرنا ہوں جانل دھم کا خاک و خونین اس حسن کے مثلاً
---	--	--	---

او ہکا ہوش میں نا اور جوش عشق سی  
شہرین جانا سنا حال شہر ادب کی مرنیکا اور بیان خوش غلبہ نیکا چہلی کوش  
معشوق کی نکال لانا قبر پر پونچا اور رکنا او سکا بن میں جس بد بھی اندر

دو گزریں جگہ پانی رگیا	آئی ادھم کو فاقہ کھڑا	سیر ہوا نیکا با او شاہ کربا	کچھ نہ آیا غیر اس کے نظر
------------------------	-----------------------	-----------------------------	--------------------------

شهر کو دیکھا نہ وہ دربارِ شاہ پوشِ سستی میں اپنی گدا پونجا در پر شہر کی جیت گدا گر گشتی وہ اس جہاں نسلی منتقل جس طرف جاتا تھا وہ گرد نہی سحر کی وقت وہ اپنی جسٹ دختر کی نیکال فیر دفن کر کی تھی جیسا ویر گرہیں تھی پادشاہِ خل بنو نہی نہیں وسجاں زارِ دل رات کو وہ جا بجا تیرا پیشہ گریبان لٹا تھا زینا جبکہ حالتِ اوسکی اتر سوت منہ جانیں تھی اسکی پتھر پروسی آہٹ پر پیرا چوبیس بیٹھا اک شجر کی ریز گر نہیں کرتا تھا وہاء و فعا گر دوسری بچہ جوی باسبا بسکہ کرتا تھا خدا کو کام کا ناگمان ایک اور مست تھا تھت شب میں جی بچہ پہلے ایک بیدار میں تھا خوابِ عاقل ہی سے اس نے خواب سے بیدار ہوئی تھی خواب کی دلی گناہ	کہ نہ در دیکھا نہ ہر دم دبار کا شیران کی طرح اوٹنگ گدا دیکھ کر گشتی لگے خلقِ خدا مر گئی وہ دختر نیکو خصال نہی ہرک کی لہریں ان صیدا دو پہر میں کس طرح مری گر پر اپہوشی لائی میں پوش میں تباہ یا پر فیر اور چلا صحر کو پر مرد خدا غم میں تھی شکست کی نعر قبر کو اوس رخ کو دہشت دہشت تھا تھا قبر وہ خوشی جو بوی لفت کی رہبر سوت بوی شکست آہوی میر مصل و س شجر کو بچا گدا تھ اسکو باسباں پچان نہ سیر میں تھو نکلتا تھا دوسرا پونجا اوپر غیب سے گدا خواب کو اوپر بھڑکدا دیکھی جسکو سوتھا بچہ بچہ غفلت سے بھر گدا پہی ہی بیدار جوی بار بار برتر از بیدار ملی بل گدا لکس خواب اس تھا اولیا نیز کب ہی دل کو بشار	تھا وہ ان خود رفتہ و مدو پہر او جاتیلان آہ و فغان جسٹ تو عاشق تھا او پر فیر دی تھی کوئی کینے سکو غدا جانا ادھم نے مکاری ہو الغرض ریر گیا جی جی سر کو اپنی اوسکی دربار دیکھ کر خلق خدا کو نعر طلعت میں پچان گیا اوس میں کیا معلوم ہو چا گدا وہ شب ریک صحر کو آخر تر و جیت جو کر ادا قطع جی ہم کی تھو ردا گفتگوی مردان ہی تھو دیکھ کر پیدا خلقت کو جو دلی اندر تھا وہی تھو گدڑی سما تھیں سیر کام جو کچھ چاہتا ہی کر علیہ خواب سقدار تھو دفن خرمین جو کس خواب غفلت میں ہی تھو خواب میں بیدار تھو خواب و سکا فوقی تھو خواب کو غفلت تھو دکھ کر بیدار تھو	پہر وہاں سبھی اندر خوش شہر کی جانب ہو جلد روا لایا تھا جسکے لیے درمیر وہ گل ترس میں تھو لوگ سب کی تھو خلق کو دیکھا وہاں نعر گر پر اپہ تھو راکھ خاک پہر اوٹھا وہ مجھو روی نعر زن ہی کون پر خدا جیسی زقار و نہیں طوطی کو رستم کا حسین ہو کر گدا اوس طرف کو جذب قلبی تھو اوسکی دلو ہی ہوا کشتیاہ دور سے آتی نظر اک تھو دور تر اوسی رخسار نہیں خوشی ظاہر میں تھا لیکن تھو صنعت حقانی کیا پیدا جی جانی میں سب جاگتا او نہیں تھو تھی نسل تھو تھو تھو جانی میں تھو عقل و ہشیار میں تھو ہو جی لہام غیبی کی تھو راہ حق ہی تھو چشم ظاہر کی تھو
--	--	---	--

موم العالم  
عبادہ  
موم  
الذوق الصالح  
موم

جسم نیک نفس بر ای سپر روح تیری اصل سی و پایدار روح کو اپنی براتن کو گشتا سی ہی تن مانع وصل خدا نما کہ ہو موقوف او کی سب سے گر کری تو جسم کو اپنی نرا جسم تیرا بدل سی باقی نہیں پاسا تو نمود غافل دیکھ پہونچا او ہم قبر معشوق وہم خود دیران نشد گیا عشق کی مستی میں باریہ کیا دیکھ لی تو تیری دیدار بار سیر کا عشق پرچ و نون مال کہ آخر کو تودہ خاک کا دیکھ کر دس شیشہ پرہ کی ہوا قی قی جی جی تری مہنی کی جا جی کو اپنی پرکرون و سپر بند پر صندوق کا تخت کر گیا لاش جتیک گہر میں اچھم شا قیدی جو مہنی کا مکان دشت پر دین الگ سے کا دشت او تنکی ی لگا دیکھ اے کیا اک برقی نقش باری روشنی میں گسکی پر نیم جان گوری تنگ او کو دچھان	روح ہی کہ رخ زمین کی سی عدد و روح جسم نیکار دوست اور دشمن کی جان تو اسی کر تیغ سی لاکھی فنا مرکتہ پلان نو وی شقی اوی جب قابو میں نفس نیکار ہی ہی بیان تیرا اور تو پاس خیمہ کی گیا ہستہ تر بانہر اران دانی خوشی اوسکا دم اندر گاندہ گیا قبر سی سکھ تو اب نہر کا سیر کران تو کو مان رو گیا لا مکان سی لیکھی تخت کفر تختہ صندوق او سی کیا دیکھ گیا سد جان سی و شہر لاش کو او سی زبان لیکھ گیا بدون کسی سبب خون رو گیا قفس بد کو جا کر برا گیا ایک کیداری کروں شہ بن کی اندر سے محضی فنا یہ پلچھیان سے پونچا و نا سامنی اپنی شہلا پاری جس سی ہر گھڑی لان جان دیکھتا تھا حشر و می لاش جامہ شہنشاہ میں گویا مہر	آشیانا اوسکا ہی ملک بن ذکر حق او کی عذای کی جو کوئی کرنا ہی تعمیر بن گر یہ جرات ہو تو ہمیں ہی نفس کی ہی کب شیطان ہی تو کیا کرنا ہی جسم کر منکشف کیا کو کر ہو پیراہ خدا جا کہ کی باتہ تو او کی فنا نشا الفت سی کر جو میں بعد او کی جگہ آیا اوسکو جل ہی ہو شمع کا فوری پیرا عشق ہو اور سپر توں خیا دو و جتیک ہو کر کتہ شد فکر لاش کو او سی اوٹھا کر دشن عشق کی مانتیں سوچی خواب سی وصل ہو ہو ہو شاید ایسا کوئی صاحب در کہ جس کے او سی لاش کو پیر کیون نہ ہو شہر کو شہ بعد صد فکر و لاش رنج و در لاش کو سر سی تو مارا پیران جس کر کی پیر بان جو پیر دیکھ گئی راتش و حبشہ بادل پرورد و چشم شکبار چہر کا کا کفن میں چہر نہا	یہ قید جسم میں نذر بکین قند و حلوا جسم کی نور کی ہی اصل کا اپنی ہی لپیکہ کین کثرت فائدہ سی ساکوس عاشق جسم و عدد و جان رات دن سو سو طرح پیر شعشع اس کینی کو تو میری زاد ڈیر کی نذر گیا وہ نہکدا لیکی و سکی قبر کو انگو شہر عشق کا وہ نابو اپنی پیر روشنی ہو ہی بیکہ دی کشتا عشق ہو ہو ہو ہو ہو تو کہی میں عاشق کو کیو کر میر شمع کی آگلی دیا او ہم کو لی مال سکھ تو ہمار کو بیدار وہو شتا و سکی کہ دل خیر نہ گاری جگا ایک جا شہ آیا تھا جس راہ سی مرگدا او کی او بر ہی تعین نہا پونچا آخر او کی کانیں ہی ایشی جو کینیا بوسناں ایسی کہ شہ ل سی و شہر شہلا سکی ویر خیمہ دیکھتا تھا اداس پیر و پیر ور دکتب ہی پندی پر خیر
---	---	--	---

مکمل از انجمن



کر کی دیکھی تھی کہ وہ سچا تھا کیونکہ کہانہ قدس پائی تھی نہیں کہیں کون چاہی تھی وہ تار نہیں کہیں پوچھی فادہ دہی نہیں روح پیری باغِ جنت کتنی باغِ جنت میں کیا توئی طہر واہ ای چرخِ شکر واہ وا دیکھ لیتی یہ بھی میری سچائی کہا گئی اوسکو شمعِ مہمانِ عشق جان دیکھی تھی تھی دھنوں کی طرح ایسا جا میں نے پڑ دھرم کرتا سچا کیا ہیکڑا بنی کر دبا سلیم رخ دیکھ کر دین دیکھی لگا فخر عقل سے باہر ہوئی ہوا دیکھا یہ نہ کہہ دینا کہ نہ شک اب جس نے نہ تھی جنت دیکھا	یوں لگا کہنی زردہ افسانہ سچ میں لگا تھا اسی رنگ بد دوسریں تک کہیں کہانہ تار بارہو کر شیوہ باری نہیں دیکھی اس سخت جاگو کی میں با بحرِ اہم میں غزل توئی ظاہر کیا ستم مجھ پر کیا تو سب کی سب تنہا ہی دلی آتشِ الفت سے سوانِ عشق زندگی میں ہیں کتنی دلی شہر کہہ رہا تھا اوس پر سوس گدا مگر تیری تیرے نوزدہ بھی ہا مجھے تو کہتا ہے کیا یہ ماجرا جو شہین آغوشِ تنہا ہی حق فہم ہے تیرے جو ہر اوس کا کام سایہِ اعلیٰ ہی تنہا ہی خبر واہ وہ ہونا کاروان کا اوس نہیں اور	ای بے شکس نے نہ تھا دردِ دھم میں ہی کی کہانہ عہد گر چکو و خاک نہ تھا جنگو گردِ نیاسی کرنا تھا سفر حال کی میری خبر ہی سچی جیت کا صد حیف نہ تار زیست میں باغِ رملہ دیکھا اوسکو ہی شاید نہا کو میرا قتل ظاہر توئی ہو تو نہ کیا یہ تو مگر بھر کی غم سی جی پارہان حال وہ دیتی جو اس سچی تر کیا جو دردِ عشق دیکھ کر اوس کی یہ رنج و دگر جو کہہ رہا ہے خدا دفر اچھا پیدا یابی سوس کی تباران قدرت حق تو کی سبب تار	کیونکہ کیا چکو با میں سبب ایک تہ تک مجھی سوا کیا مجاو زندہ چوڑ کر مرنا تھا ساتھ لینا تھا مجھی ای سیمبر کل نہیں تھی کسی کروٹ بعد مرنی کی ہوا چکو نصیب بعد مرنے کے ملایا باری ہو گئی جو دم میں جان بھر اوس کی رو کو خدا چکو جس نہا ہا ہا چکو اتنا ہی عشق ہی اور سطر حوچ تار جیتی ہیں باری شطرنج عشق ہو گیا مجھ سے رحم موج کب نہ تھا سوس وہاں میں خال قطرۂ آب منی سوس یشر جس سے بد دونوں ہو چکا سبب تھی تو نہ تھی ہوا تار
--	--	---	--

آنا ایک آدمی کا آگ کو ادھم کی مسکن میں پہرا وہ کا چپ چا ناخون و خطر  
اور تیرے اوس شخص کا کاروان میں حال خرسی آنا سالار کاروان کا مع حکم اور  
سکنا تیرے کی قصہ لینا پھر بعد شفا کی ادھم کا اوس کے ساتھ نکاح کر دینا

اوس کی ان کی اندر مروت بعد ان کی ملکیت سوس کو کا عمر تھا با چکا گو بانی دگر	باہر ان رو داندہ دیکھا قدرت حق سوس ہوا اور د غیب سوس ونگا پرا سچا	سب کی تار تار احوال د متصل دوسرے شکت دیکھا لائی سچا قدرت حق ناگہا	جس طرح زندگی کہتا ہے کو تھی جہاں یہ لرا اور وہ کہ تھا کہا کا وہ لرا پرا چکا
---	---	---	---

آدمی بی بسنه حکم قضا سکته بین نمی و خسته بطلد ورنگس کاروان کینا سبب کار و امین سی کوتی مرو خدا اگ لینی کو دمان آبا چلا ولین به سبها که شاید پاسبان پانزهرین جو آبا بی بهان پاس جو بر کو دمان آبا کینا اگ کو شرمین بت سبب شکل صدو تین در شک فمر قافله سالار سی اپنی کسا لیکے ساه او سکو انکار و ان سنه تامل بو توقف کی و ان دیکه اروس حال کو خستد رکا بولا آخرو حکیم نکتہ و ان یہ بلاریف گمان سکو خبرض دیکھی پاس جا کر پیر پور مردک میں گنگر یکسر پیر بتلا سکو بین و سکو دیکر قدرت حق سر مو جاری هو خون سد جیب پواتن سر بد شرم سو اپنی کیا سر کو فرو سی کمان و تاج و تخت رنگا خان و تاج بجا یون کی جدا خاکین کیون بجا کو آلا پور	وہ لہی پیر زہی اسکو جابجا اور نقد زہی او سو ذی شفا یوہ ظاہر بین سب لہیب دیکھ کر بین بین و جالاگ کا ناکری وہ اپنی کیر حاجت خبر کا دفتر کی آیا ہی بہان راز اس ہی ہو گیا شاید مان جو گیا او سمیٹ ہو کر کھینچا بیشتر ہی ہوئی ہو جو تن کھینچا خیر و سبکی نور ہو کو نظر جو یہاں کیرا تھانا و نا جہا سنه ہی سہا کی پونچا و ان یہ کئی روشن تھی آتش جہا لکینان حیرت نوہ خستد رکا رنگ میں سر کو یو و ان سدر سرین جو جو یہ سکو رنگ و وی ہلسل و رنگا پاک پادشہ ہی اسکا و ان جیب سے لے پونچا لائیت جس طرح زندگی تن ہی ہو موتھین آتی وہ ماہ سیمبر پوچھا و نسی تم تبا کو تن جام لعل کو زہ لہی بار کون س جھری لہی پاسی تبا ماجو کیا جو و جھری بہان	کچھ نہیں در سبب اسکی کار زینت کا ہو سکی سبب ان زندہ کرنا او سکو جو خستد رکا ولین پونچہ کر کی گمان شکل جو کئی جیب ہی ہو یہ کوئی جاسوس جو پاسی تبا سنه ہی دس شخص کی و ان اندر اوس گھر کو آیا وہ جہا آتش و سکی ساقی شعلہ دیکھ کر حال و خافت ہو تھا قضا س کار و امین کینا تھی جہان و تن فرو و ان جا کی لکھانی تحقیق ہو و ان آئینہ سان شکل جیب و ان ہی جو خستد رکا و ان اس میں کوئی طور دیکھا نہیں چشم ہی ہو سکا و ان آدمی پونچہ ملک ہو جو کر کے نام حق سوا و ان تھی جو کیر سامان او و ان و دنون انگو کو کیا او و ان میں کمان و ان خانہ زینت پونچہ و ان کسلے حکیم پناہی کفن سکھ تاج و روضہ و ان	ہی میں غفلت ہو اپنی کو و ان غیر سبب سبب ظاہر ہو او سکا یا سبب ظاہر کر دیا خانہ و زینت ہی شاید جہا رنگ دہم کا ہو و ان کیرا پیر زہی پناہی پناہی او سبب او دہم غار کی اندھا دیکھتا کیا ہی گھر ہی تھانا و م جو دہمی ہی وہ غور قافلہ میں اپنی وہ پیر گنا حقوق و دانا و مویشا و ان پونچہ یہ و نو دمان خستد جس طرح کہتا تھا و ان ہو گئی حیران و ان یہ طراوت یہ لطافت یہ و ان تیرگی ہی و ان روشنی میں گئی خستد کائنات میں پونچہ و ان نیشتر سی کی رگ فیض و ان وہ قضا و جمع ساری و ان ہو گنا و ان گھر و ان مخل و ان کیون و ان یون کی گھر و ان
---	--	--	---

<p>         علم ہو کچھ نہیں اس بات کا          راہ گم کر کے ہمارا کاروان          تنگ و اس حالت کی اندر          بہتے جاری سکتہ جان کر          ہم میں کچھ جانتی سکی سوا          نام کیا ہے کون ہی تیرا پر          جسے ادھم تو ان کی گفتگو          ملکیت شب میں اب بکرا          لیکر و نون شخص میں دیکر          مومن صادق کی پیشانی کا نور          دیکھنے کو چشم بنیا جائے          گریہ و تاشوق وصل سیم          بطریق سنت خیر الہ نام          نقش کو او کی جولایا ہو ہمارا          یوں کہا و نون و امیر خدا          ہی یہ کس گلزار کا سرور          چاہی کہ نابیان حوال کہ          حال شہ اور ظلم پیدا دور          قبرین سی لانا و سکی لاش          شکوہ چیراں شدت کھڑی          عشق کی صنعت کی یہ پیار          تہی ساری عشق صنعت کر          عشق کہ اندری قوت ہمار          عشق تو ادھم کی یہ تاثیر          گزری جو جو و سپر تکلیف دہ       </p>	<p>         ہی تری حوال کا عالم خدا          دردت حقسی ہو دار دہان          او سنی جا کر قافلہ میں ہی خبر          ہاتھ میں تیری لگایا ہنستہ          کون تو ہی ورنہ ہی کیا چہا          کونسی ہی شہر میں کجا گھر          خدایہ نگاہ برای جستجو          او کی باتوں کو وہاں شہر          پاسان قبر جو بندہ نہیں          کس چہا رہتا ہے پیش شہر          دل مصفا گوشہ دل آج          روح ہو جاتی بدنہن سہی          جا کے ادھم تو کیا او کو          ہی یہ اس خیر عاشق کی گنا          کہ بیان ہی یہ کیا ہی ماجرا          رونما جسکی ہی بستان جہا          تاشوقی دل بیتاب ہو          ہو تو نکالنا و رورہ دار گیر          دوسرے ہنایا میں مبتلا          کہلی لبس لدا کبر کتے          عشق کا ہر دم جیہ کارزار          دختر شہ پر جو کچھ طاری ہو          عشق پر آسان ہو کارزار          وہ بریر و وسیع عشق ہو          شکوہ دختر ہو کئی رشتہ       </p>	<p>         ہی ابھی ابھا ہوا اپنا گز          دیکر آتش کو روشن کرے          شکوہ یا حوال ہم آہان          تہی مقدس لیکہ تیری یون          کہ بیان ہی ہو حوال کا          کہ بیان کس گنا نکال کر          پاس کر تاسے اونکا کلام          غور سنی کہا تو وہ آئینہ          ہی سعادت و نون سیما          نور ایمان ہی و شمع جان          نور ایمان ہی و شمع جان          ماہ و نور کو جس سی شہر          ہو گیا فرحت سی ادھم خبر          پاس و نون شادمانی سی گنا          اس سکا نکا ہی ہی بیشک          یو جی سی حوال غمی کی خبر          کس طرح لایا ہی اسکو حق بنا          جبکہ ہر اکاہ سیما بندہ ہی          سن عن ادھم نے ظاہر کر          کہینا رنج وادیت حیرت          تہا جو کچھ گزرا کیا بالکل بیان          و نون کو سکتے کی حالت ہو          لکھنے اور پڑھنے کی حالت ہو          جذب قلبی سی یہ سب وہم          رگبتی حیرت میں وہ بدیشہ          چشم غمی ہوئی وہ شکا          آیا و لین و سیر و کجا       </p>
--	--	--

سیری خاطر اسنی میری دل  
بعد مریگی ہی کہ شفته حال  
گر نہونا بچہ پر عاشق یہ جوان  
شبی اس دلش کی آغوش  
طالب بنانوا بخت تبار  
لذت دنیای کوں در گذر  
جیتے جی تو آب کو فروا بنا  
پر کہ تاجر بی ای نیکو خصال  
کی دوبارہ زندگی حق فی عطا  
گو کہ خطا بہر فیض اسالی فی فنا  
اب کہ تو تم دلکا اپنی مدعا  
کار و انہیں کیجے بخت دم  
دست نہ ہو کی ادھم نہ کہا  
تیری آغوش ہوئی یہ تم تر  
جلک میری سبک دم میں دم  
زیست جبکے ہر چہ خیر  
دی اجازت کہ تمہیں شکست  
میں ان صورت مثال ہونا  
ہی مری ماؤنی اس میں فنا  
کہ ہے پردہ انکو طاقت ہمار  
ہاں مگر ہوا لطف او سکا دیکر  
اپنی جھٹکا خدا نے بر ملا  
تھی مقدر گو کہ تیری اندکے  
کہ تیرے دلش کہ تیرے جھو  
سہر جکا کہ شہر مہر و ماہر

لیکے سر پر دیا جیکو خدا  
لاٹس سیر قیر می یای کمال  
قیر میں ہی کیون پر تار تار  
مردہ زندہ ہوئے بد عشر  
دلی کی تو ہی فقیر فی خفا  
یاد خیرین بازہ جیتا کہ  
خاک میں جس جسم خاکی کو ملا  
ہو گیا معلوم تو کمال  
ہی بڑا یہ لطف و انعام  
اسکی بچے کا سبب ہو گیا  
دونوں تنہو کو ہی منظور کیا  
دونوں کی خدمت کی نگاہ  
اسی شہر مہاں نواز و ہنسا  
پہر دوبارہ زندہ ای فخر زار  
میں تمہارا ہون غلام بیدم  
وصل ہی اسکی ہو نہیں ہر  
عقد کرد و میر اس بال نظر  
مثل مہبت فی بد انساں ہونا  
بیکان بخت شمع لیا کار  
پیش شمع رو شہریا ہی نگار  
خاک تیرہ کو کی بد شہر  
کی دوبارہ زندگی سچا عطا  
پیر سی الایا پشہ طہید  
ہوئی زندہ کس طرح و نیل  
بولی تاجر ہی کہ فی خند خو

کھنچ کر گیا کیا اذیت او ملا  
اسکی مانت پر خدائی جی  
رک کی ہم اگر ہم میں ہوئی  
زیست نیکی میں فیض  
ہر چہ جنگ زندگی مستحاکم  
دم جو باقی ہیں یوں انکو گونا  
کر اسمی رویش ہی ایسا کلام  
گذری تھم دونوں جو جو کو ملا  
کر نہونی زندہ یہ شکست پر  
فی تحقیق لیک اسکی نہ کہ  
شام کو جانا ہی پنا کاروان  
ورنہ ہو چلا و مان بد نظر  
ہوا کہ ہر سوی تن ہر زبان  
تھنہ جو احسان ہم ہمیر کیا  
دلی ہی اپنی تمنا یہ بھی  
ہوئے دم ہر پس سچا کلام  
ورنہ جو فرانی یہ جان ہونا  
میری خواہش کہ ہم ہو چکا  
روبر غور شہر ناہکی کمان  
میں کمان و ریت مٹا و صلا  
پوچھا پرتاجر بی ای جان  
لیک رویش ہر طرف  
تجسید ہو جان کہ مشور  
لا بجا کہ تو ہی اب نہر و  
تیری کہ تیری نہیں ہو چکا

محنت و تکلیف و رنج لاہ و دا  
ریت کا تیری سبب اسکی دا  
جسم ہوتا طعم نور و بار کا  
اسچا کی عیش ہوتا خاکشال  
کرستہ ہر طرف یاد کردگار  
سیکھ اس رویش ہی راخو  
دہ نو عالم میں ہوتا جگہ و فلاح  
ہو گیا دریافت ہو چکا  
زندگی تیری ہی ہر شہر و شہر  
زیست گساں تیری ہوئے  
کہ تمہیں منظور ہو چلا و مان  
جوارادہ ہوئے ہر آگاہ کہ  
تو ہی تیری لطف کا کتب ہونا  
دی خدا اس فعل کی تکوین  
عقد شرعی جسے یہ مگر کہ  
میں غلامی میں کروں جکا  
ہیجانی میں حاضر ہونا  
کہ ہوا ہو نہیں سی کی ہر  
ذرت ہجان کو ہی تیرے  
ہی خیال خام سودا کلام  
دختر زیندہ شاہ زمان  
عشق میں جو چاہی لایا بجا  
عاشق گشتہ ہو مجنون  
ہو چیل سکون دیوانہ بنا  
کہ تیری ہوں میں دھماکہ

کہ تیری ہوں میں دھماکہ





نومینی جیب ہوی و ہنر  
زنگ رفتان بسان غول  
ہو گیا دشت میان غزل  
مرد کامل کو جو تو سمجھے حقیر  
غیب آتا ہر رزق او کو سدا  
پیشک او ہستی ہرین فرشتہ خوا  
حق تعالیٰ جسکا ہر وقت گنا

قدرت حق ہی ہوا پیدائش  
نہی سعادست اگر پیر و پادش  
تہا نمایان قدرت حق کا کھنکھ  
ہی نظر بند ہی یلیم و خیر  
حاجتیں گناہی او کی حق روا  
او کو مستغنا ہی حق اب  
حشمت دنیا سے کیا ہر و سکا

شکل اور صہ ترین ہر شہر  
نہی خدا او میں نہال سجد  
مغلیہ میں تہادہ شاہ و چہا  
ہی وہ شاہ و دوجہان بجز  
گرستہ سودن گمراہان حق  
حکم میں و کی ہرین سنگت  
اسلیہ کتا ہوں ہنسیک نقلی

سیرت و سنی میں فخر و شہر  
جان دلسود و نون دراد  
فقرت میں ہی غنا ہی کی عیا  
تو ہی سمجھا ہر مفلس اس  
غیب کی اتی ہرین کامی طوق  
چوب و باد و آب خاک و گل  
تاکہ اوی اس گناہیہ عجل

سچے سچے  
سچے سچے

حکایت ایک دلکش کے

پیر ہنر مثل گل سوچا چاک  
تہادہ مرد آئینہ کتے نما  
فقرت حق جسکو کتا ہی نہی  
جان دل سے کام میں نہی  
تہا مثال گوی در دست قضا  
شوق کو لسی کچھ ذوق  
فصل کو دنیا کی فصل غیب  
شہر جی کو سمجھا سہ ہنر  
تو جی سمجھا ہی بنیاد  
تند تو سمجھا ہی جسکو ہی ہر  
یعنی ہر شے کی حقیقت جو کہ  
نیک ہم سمجھیں در بد کو  
اور ہی کہ او سکو اتاری نظر  
پیشک ہر شے ہر جس اگر  
حرص او سکو کردی شاکور  
گہ ہی لیا ہی او سکا و لیا  
دست دلی ہر شے ہر دہ

جسم گرد و آلودہ دل در دنا  
خاک کی کچھ اور پاتا تھا  
فقرت ہا او میں رسا کا جی  
ماسوی اللہ ہر شے غیب  
تابع تسلیم ہو گا نہ صفا  
منقطع ہر طرف ہی تہا لاکلام  
وصل و سکا فصل ہر کو  
ہی ہر ویران سکا سرسبز  
تو امین کتا ہی جسکو ہی ہر  
رحم تو کتا ہی جسکو ہی ہر  
ہم پہ واضح کردی آد  
ہم پہ رستا کو لدی ہر  
کو رو کر ہو جاتی ہرین  
تو ہوا فی حکم میں ہر کو  
نقشب کیونکر لگا و گہر  
آپ و غن میں ہی کتا ہی

چادر و شر و ال کی پیوند کو  
یا کہ تہا لاسرگن غیب  
فقرت میں کتا ہر ہرین  
کچھ کتا ہی کی ہنسی خیر  
عشق باطن کی جوتا جو حق  
انفصال خلق ہی پیوند  
منقلب ہی سلاہ ہر  
ہو جان جمعیت خاطر  
تو ہی سمجھا ہر خوار و بلند  
اسلیہ فراتی میں خیر ہنر  
تاکہ ہم سمجھیں یہ سراق ہی  
آدمی جو وقت کتا ہی گنا  
زور شہوت کا سوچا ہی  
طبع کو سکو کردی دلا  
س میں او سکو کردی  
اگر ہی معنی کی فاقہ ہی

عارف کامل دلی شوریدہ حال  
جو کوئی دیکھ ل او کا تنگ  
نور لیتا خاک سلاہ  
سب سواد او جہ فی اللہ  
تہا نہ جلب نفع دنی و دہر  
کچھ نہ ہی فکر طعام و خور  
انفصال خلق ہی در غیب  
شہر و لہ ہی ویران ہی  
شہر ہی صحرانہ ہی ہر  
ہی ہر شاہ کامران صفا  
دی حقیقت کی ہرین ہر  
اور یہ مار گزندہ حق  
او سکو جاتی ہی ہر  
مادہ خرگودہ سمجھیں  
تو کری فراق کیونکر  
تو کہ ہر کیونکر ہی  
کتنے ہرین کی کیونکر  
تو ہرین ہرین اس لیا

انفرد  
انفرد

سچے سچے  
سچے سچے

مشاجات ہنر



و دهن تنهای فوج بیک  
چشم ظاهرین سبب لکری عصا  
اوسکا دل آینه شفاف تنها  
محرم راز جناب کس با  
راز سے باطن کو جو فتنہ  
نقد مہر کچھ مشت میں اپنی  
جان کر مفلس بنے اور بنوا  
مال و زر پر جان دسی ہو  
دیکھنی گر کچھ غیبی کی بہا  
ذلت اونکی عین غنت غنہ  
متصل میر سوسے مر و  
اور مہنی کی اپنی سیلی سی و  
مفلسے میں مفلسو نگر ہی فنا  
او میں ان درجیکہ اور ہو  
ملک غیبی کی دیکھی رن و بر  
لعل الماس زمر و سیم و زر  
جان قالب میں قالب ہو  
بہرین سکو نمایان رو  
عقل سے باہر جو کچھ کہہ  
دیکھی و سزا و سزا کی ہمار  
عرض و طول و سکا بلا شک و گمان  
ہم دور کچھ شش سے اوسکی بنا  
بہم میں اوسکی زمر و کاسکا  
بطرف میں اوسکی کچھ ہوا  
اوسکی اندر تحت زر میں ہوا

اوسکی فتنی سبب لکری عصا  
تھی حقیقت میں گزردہ اڈو  
سعدی نور سے چمکے دنیا  
راز مخفی کو نہیں کہہ پڑا  
کور و کر اور گزشت کی گنا  
با ادب لیکر گیا پیش فقر  
ہو دل و سکا بار غم و غم  
اپنی غفلت سے نہیں سنا  
تجربے ان و سپر معنی فقر  
سیکے اونکی کسے فقر  
منکشف تا تجہ پر رانگی ہو  
سخت کمنہ پارہ پارہ چا  
بکے میں بکس و کو جو  
یہ صرف مرد حق کا کچھ ہو  
بحر حیرت میں اکابر غرق  
تھی حرف سبب ہی اپنی  
تھی خودی کی جو دی سبب  
و مطلق ہو گئی کو مہنی  
منکشف و وسیع مہر  
جس سبب میں نہ ساری شکار  
مثل طول و عرض سبب  
تبعیہ حسین جو اسیر ہو  
گر جسکی بطرف آب و گنا  
اسطافت سے کہ کیا ہو گیا  
مسند و سیر و نہایت

اپنی فرعونی سی سبب لکری عصا  
اس دین ہوا حبیبہ انور  
جاننا ہمارا زنا گفہ کو گو  
با وجود علم و آگاہی ہمار  
حال غیبی جو کہ کتنی عین  
دلیران و دین ویش کی آغا  
راز مخفی کی نہیں کو جو  
نیم ذرہ دشت ملک غیب کا  
مسکت اونکی ہو فقر سلطنت  
کے اعلیٰ خضرہ زندگ  
آیا جنب دیک و سکی وہ ہوا  
دی و رہا اوس حلیہ کو  
خاکسار میں ہو سیر و آرا  
اور ہی عالم او علی یا نظر  
ذری زمین ہو وہ تابندہ  
آسمان تازہ میں حرق و  
جسم و سکا تھا جو تباہ و  
لغزش و کینہ لذت فقر و  
گذرا جو جو و سچ ان باجر  
بہر نظر آیا وہ بارغ و کشا  
لعل یا توشت ہر دگر شجر  
سنگ نری کی جگہ و زمین  
نہر شیر و غم و جو  
فرش ہوا سبب میں لوتکا  
اوسپہ بٹیا ہی ہر گدا

جسے سبب ہو گیا زار و کثیف  
خطری برداشت ہوا اوسکی فقر  
لکٹ و افقت بنایا کچھ  
انکھ کتنی ہیں مخفی بالہ و دم  
وہ نہیں کچھ جاسے نہ راز لکھا  
سبب لغت اس حق انکو ہی کمال  
مثلا و سبب سبب زرا و سبب  
اوسکی ہی دنیا و مافیہا ہوا  
فقر و نکاہی خارج مملکت  
مہربانی سو کہ اسے قریوں کا  
اس کی اپنی پھر پھر اشیا  
رہز و روشی سے تا آگاہ ہو  
خوار رہی میں کمالی ہی  
ماہ و خور کو جس سے ہو خیرہ  
ماہ و خور کو جس سے ہو خیرہ  
در بیت حق کا نمایان چو  
ہو گیا مانند جان ک لطیف  
روح خاطر سے نکایا جگہ  
ہی وہ تقریر و بیان ہی  
دیکر حساب و شہد ہوا  
روشنی سے جسک ہو خیرہ  
ایسی ہی ان جسک ہو خیرہ  
جسک ہو خیرہ مہر و  
طب کی و ان مہر و غذا  
جسک ہو خیرہ مہر و غذا

عز استرق و ابر شمعین سر بر او کی تهاجر اکی کسج دیگر یہ وہ جوان خوش دل دا اوس سے چپ ویش نو ہنسک تکدستی او کی ہی عین غنا جو عین ہی فقیہ کو مزا رنا بطن سے جو تو ہے بچہ تا کہ ہو موقوف تیرا اشتباہ سچے اس کی کوون برسک جستہ ہوتی ہی فدیہ شہ گنج غنی سے کہ قبضی میں آ اوس کی انسی سے کہ پیچا جو گئی خاتون بابر غیب عالم حیرت میں کتنا تها کرا دیگر درویش کارانہ نیاز مال و خست چور گر آخر ہوا ویکے اس سے شمس کو نایاب ای حسرت سے پہ پہ گور کی حقا جب اپد اوہ فرزند شہید صورت سے نہیں بسط و خلیل بر صفات انبیا و مرسلین اسلانی و شش شست کا سر غایہ اولیا کے میری باغیر دین احمد کسی رونق پذیر سن ذرا تو محسوس معنی و	برین لیا تها کہ دیکھا ہوا رد نما جب کا بنو نیا کا خراج رو برد او کی کترا جا کر ہوا غور دین کر ذرا مر خدا فقر میں کستی ہر جاہ دوسرا او کی لذت کو اگر تو جانتا اسیلی ہی محسوس کویم وز اور حال ہو تو کچھ شہاہ نفس مارہ کی تو جانی سکی اوتنی آجانی ہر بند بکو نظر ہی ہ شاہ دو جهان دوسرا الی و مارا و میں ہی دیو نو بند کیسے ہو گئی انوار غیب تھا کہ غنیمت در کمان پاچلا رنگیا خاشو شمس دریا کبار وہ جوان ہی طالب خدا خدمت درویش حق کی خیار ہفت سالگی کو پوچھا ابر کا شہ ہو گیا وہ فرزند پیر و عید بچہ میں عاشق رب خلیل نار ہی محکم سدا دین شین ضمین تها اوس طفل کو باغ و ہرین مثال انبیا و باغین چرخ عظمت کے ہر وہ بندہ تا کہ ہو پیرانہ شریف و خلیل	جسکے فیہ خراج سلطنت حور و غلمان ہر لڑائی و جوان باد ب سنی کیا جھک سکے عیش کو اندر گدا ہی یا میر خاک و کی ہاتھ میں سچو دیتا ان تھو کو نیا کو طلاق گرچہ یہ سر قابل فشا تها رمز و روشنی سو کو کجاہ ہرین شہر انہی سے کہ حدیث اور ہی اسرار ہوتی تجلیہ تو اوس ہی بچو اگر مفلس فقیر رنگیا اوس جافقہ مر فقیر وہ نہ محفل تھی وہ باغ حنا خواب میں تها با کہ ہرین انہا دل ہی دین شمس کو کربا یح دیکی سب خدائیں اور صحت کامل ہی ہر انہا بکسر ہر طرز خلیل اللہ تها اولیا کی روح کو دراز روح پیدائش میں ہر انہا اولیا ہرین انبیا کو ہر قدم سقط دین کے ہرین انہا ہرین لایس کے ہر انہا اولیا کہ رستہ سے گاہ	رد نما جب کا بنو نیا کا خراج رو برد او کی کترا جا کر ہوا غور دین کر ذرا مر خدا فقر میں کستی ہر جاہ دوسرا او کی لذت کو اگر تو جانتا اسیلی ہی محسوس کویم وز اور حال ہو تو کچھ شہاہ نفس مارہ کی تو جانی سکی اوتنی آجانی ہر بند بکو نظر ہی ہ شاہ دو جهان دوسرا الی و مارا و میں ہی دیو نو بند کیسے ہو گئی انوار غیب تھا کہ غنیمت در کمان پاچلا رنگیا خاشو شمس دریا کبار وہ جوان ہی طالب خدا خدمت درویش حق کی خیار ہفت سالگی کو پوچھا ابر کا شہ ہو گیا وہ فرزند پیر و عید بچہ میں عاشق رب خلیل نار ہی محکم سدا دین شین ضمین تها اوس طفل کو باغ و ہرین مثال انبیا و باغین چرخ عظمت کے ہر وہ بندہ تا کہ ہو پیرانہ شریف و خلیل
---	--	--	---

عز استرق و ابر شمعین





<p>جان ایمان یقین دل گر گر یقین دین نہیں کس کام کا نہی ایمان او کی کب کر تاح یہ مسلمان ہی کی کس مہم خیال وہ یقین صدق و ایمان و بہشت کی رنگ جس عقل ہو تو بھی ایمان ہو انتفاع ہوں نہ جب تک و نہی میں نہ تامل نہ بیٹی کو کوری دین کہاں در نور ایمانی کہاں گرگ و روبہ و پنگت شیر نور ایمان قلب میں حاصل ہو آخر تہیں ہو شرک یا شرین بہر خلافت امر حق ہوئی نہ کلام نور او سکا ہی سرتی برسد اصل سے ایمان کچھ نہ خبر ایک اس قائل ہوتا ہو کہ ہو گیا تو کر کی حی عمل او کی بہر نور او پیش بیان</p> <p>اک قدم او س کا ہر نور ہو او کی کہن سے ہو کچھ نور ہو بیش کمر کی چاہی پر اختیار اور سب تکرار اپنے کام کر میں احسن رہو اس دنیا کا کار او کو صاف تھکا ب ہوتا ہو</p>	<p>جسم ایمان فقط قول بشر لا کہ توئی منہ سے کلمی پرا قول لفظی ہو تا کر کچھ کام کا ہی یہی ایمان تیرے ہی کا بل وہ مسلمان و ایمان و وہ یقین حاصل تھا ابرار ہم کو غیر حق و حجت نہ کلام مال ملک یا فرزند و پدر حکم اگر فرضا پتھر ہو تو کہاں ایمان مسلمان کہاں ہیں خوردہ او کی جلد جلا تو وہ بندہ مومن کامل ہو غیر جانے کو جو بھی روین اگ میں جانا کی توجہ تیار ہی یہ ایمان عت فر خدا اوپر سمجھا ہی سن بہر شہر نور ایمان ہی ہو کہ دل سخی</p> <p>اتباع سنت احمد کری اس طرح سنت پر ثابت موجب شریعت سنت خدا حال کہ اصحاب کا پیش نظر کیونکہ فرما ہی خود پروردگار فیض صحبت سے بنی کو رہا</p>	<p>قلب کے تصدیق میں کمان کام کہ تباہی وہ ایمان کہ وہ قبول اللہ کی اگ نہیں ایک معنی کا نہیں جہیں اثر ہی مسلمان وہ ایمان خدا آتش سوزان جس کو ستا کبت وہ ایمان تیرا معتبر قلب میں تیرے نہیں ایمان خس سے کم ہر ایک شے کو سمجھو تو نہ کی قربانی نہ نو باندہ ہی کہ گوشت کہانی سے نہیں ہو نا اس طرح جب کسی کو دشمن اوس کے غیر اللہ پر کب ہو نظر دسی تو ہو تابع حکم خدا جر ہوئی اسلام کی تیری را وہ حقیقت میں ایمان ہی نہ ہو پلے تو مومن ہو کہ نہ شو</p> <p>سیان اقسام ولایت کا ہر وجہ کے اول قسم ولایت حق نام ہی ولایت محمد</p> <p>کسے ہوتی ہو حال دل حکم کو او کی بدل لا کچھا مل ہر کسے لکیت وجہ سر کر کچھ افراد و تفریط اسی ضم او کی کہن سے نہ تو ہی تو ہی پونجی کب کو کسی کے الفا</p>	<p>رکن ہی ایمان کا اور زبان گر یقین دین تیرا سر نہیں قول کا جب نہ ہو دین تیرا پڑتا ہی سنت باندہ شہر جو کہ ایمان ہی خدا کے کام کا ہی یقین وہ چیز ابرو غیر حق پر گری ہی تیری نظر پڑے یہ قربانی ہی تقدیر نہی حکم ایسا کہ زور برد دین بیٹی کا جو مشکل جان کر یہ ہو نہیں تو مومن اولی عظمت حق جب خیر و سیر جست اگر ایسا ہو ایمان تیرا ہی یہ ایمان کا دل کی پتا جب یقین دل ہو اس طرح جس کو اس نہ کا ایمان ہی نہیں ہی ولایت اور صلاحیت تو</p> <p>لائق قمر خیمہ ہی عزوجل ہی ولایت چہم ہی نور ہی ولایت سب سے بڑا احمد جان دل سے ہو قد مصطفیٰ چاہی خلوت نہ کر تو کسطن خدا شایع ہو باہر قدم تھکا کر نہ دما نہ ہا سے سب بہر نور تھا اچھا</p>
---	--	---	--

وہ ایمان ہی کی کس مہم خیال

نہی ایمان او کی کب کر تاح  
یہ مسلمان ہی کی کس مہم خیال  
وہ یقین صدق و ایمان و  
بہشت کی رنگ جس عقل ہو  
تو بھی ایمان ہو انتفاع  
ہوں نہ جب تک و نہی میں  
نہ تامل نہ بیٹی کو کوری  
دین کہاں در نور ایمانی کہاں  
گرگ و روبہ و پنگت شیر  
نور ایمان قلب میں حاصل ہو  
آخر تہیں ہو شرک یا شرین  
بہر خلافت امر حق ہوئی نہ کلام  
نور او سکا ہی سرتی برسد  
اصل سے ایمان کچھ نہ خبر  
ایک اس قائل ہوتا ہو کہ  
ہو گیا تو کر کی حی عمل  
او کی بہر نور او پیش بیان

اک قدم او س کا ہر نور ہو  
او کی کہن سے ہو کچھ نور ہو  
بیش کمر کی چاہی پر اختیار  
اور سب تکرار اپنے کام کر  
میں احسن رہو اس دنیا کا کار  
او کو صاف تھکا ب ہوتا ہو

<p>شبی در بخت کی فلک بد و نه بخیر          او کی ج افحال نهی بر غوغا          اتباع شرح زنا او نکاشتا          یک جلد شرح بر آسان          کرد از اخفیل تفسیر و حدیث          بین ای نبی نبی عالم گمان          صیقلی که بهتر از طاعت است          دوسری عشقی که استیلا          یوده محو دست وی گفالت          نشاء الفت بین و شارب          او سکوی زلیلی تا به نظر          خاک و نفرت بواسی راضی          جسطرف کریم و ده اپنی نظر          خون کی گشتین برین آفتاب          آتاپ اوس شخص کوه می نظر          اس سبب فیه کایه متوال          گودی به شخص بر پیشک          گزین غیر و نکو اس می نظر          خاک کی اندر اگر ز بر چیا          فیض طایر اوس می پخته نشا          افکیده است می جسته قیام          می لاینا است می ای سپر          در غل اسب کوب بر کینر          ده طوفان بن تازی لی          حسب حق و علی طایر و قیام</p>	<p>کرم نایا سفا او سفا سفا          نهی که کشید که استیلا          او کی طوطی طوطی طوطی          شمع بر اوس می کشی برام          پیروی نفس من در          گزیده طالب افسوس ز          دوسری سیر و استیلا          جسد کج سبب الکی کار          کج زنده زنده زنده          دین دنیا و تو سیر ای          نور الیا جس که بر خیز          اک می خط اند بانی          می ای نور حقیقی جلوه          تلخ خیر و نکایه سوا          برگ و شاخ و شسته و ان          عالم باطن کی به تفسیر خیال          فائده پادشاهین کلم          رتبی من که هر اور در          تو بهلاوه ز بر کسکه          اس سبب و بین راک          تفسیر سیر و استیلا          می ریب کوه کوه کوه          می عطا و دار سبب          پونی بر سر او سیر          خود بخود سیر کوه کوه</p>	<p>لنا منسنا جلد سیر ای قبا          کسب نهی فضا او کی سفا          ده ولی پیشک بر ای نیکو          بشی بین لیس بر اردن          نور ایران تا به سیر ابله          جان و نهی کسب سیر ای          خدمت او کی بهتر از طاعت          کام او که نهی کوه بند          طالب عشق و سیر کوه          مرگ کاخ امان نهی کی          سیر سیر بین ده باطل          صوری کوه کوه          تلخ سیر ای او سفا          مرسم خود بین سیر ای          جانتای ده لیک کوه          خیر و احد تاند او سفا          فائده جس شخص سیر ای          می خیر سیر کوه          جس سیر اک کوه فیض          امر سیر و سیر بین          دین سیر کوه و قیام          اور ارد او سیر ای          کام لک تا نهی کوه          کوه سیر ای او سفا          معنی او کی فضا او کی</p>
---	--	---

در بخت کی فلک بد و نه بخیر  
 او کی ج افحال نهی بر غوغا  
 اتباع شرح زنا او نکاشتا  
 یک جلد شرح بر آسان  
 کرد از اخفیل تفسیر و حدیث  
 بین ای نبی نبی عالم گمان  
 صیقلی که بهتر از طاعت است  
 دوسری عشقی که استیلا  
 یوده محو دست وی گفالت  
 نشاء الفت بین و شارب  
 او سکوی زلیلی تا به نظر  
 خاک و نفرت بواسی راضی  
 جسطرف کریم و ده اپنی نظر  
 خون کی گشتین برین آفتاب  
 آتاپ اوس شخص کوه می نظر  
 اس سبب فیه کایه متوال  
 گودی به شخص بر پیشک  
 گزین غیر و نکو اس می نظر  
 خاک کی اندر اگر ز بر چیا  
 فیض طایر اوس می پخته نشا  
 افکیده است می جسته قیام  
 می لاینا است می ای سپر  
 در غل اسب کوب بر کینر  
 ده طوفان بن تازی لی  
 حسب حق و علی طایر و قیام

اول کوهین بین ام او کی  
 جسد کوهی تازی روزی  
 طبع کار سیر سیر  
 خرق عادت سیر سیر

سنت احمد پو کتنا ہی قدیم انہیں ہیں ابدال اوطاف و بدار کار دنیا کا سب سے اوسنی نظر اتہ میں جہلرح کا تہ کے قلم ہو سلاطین و اسی سلاطانی اوچین مرضی حق پر جو جوی و نکا کا گو کو کاپی ہرین ہم شکل اشیر	ہو سر موہی اوس سچ پیش کم رہی ہری وکی لیکن پیشما حکم حق ہو کرتی ہیں اشتغال چاہتا ہو جو کر اوس شرم حاکمون پر ہی قدر الی وینر قول و فعل ظاہری ہو مستکا ہیں فانی الدلیکین کسب	وہ ہی میں جسی کہ سحر صبا چاہی تفصیل اگر اسکی تھی قلیب سلطان و امیران جہا ہو گئی جس کام میں میر مر خوشا وکی خوش پیش حقیر کا نفس کے خواہش جو ہر کا کلا ہیں شال گوئی روستہ قضا	ہو گئی ظاہر کر است بار بار تو کتب میں صوفیہ کی ایک کسے اوی کی فطرتی ہیں ہادی شکست گنا صفت و نمونہ اپنی بہت کیا حال ظاہر پر نظر کیجو تہ تم شل نشہ فی بد انہا ہرین تا ج تسلیم جو گان رضا
---	---	---	--

چوتھی قسم ولایت ہی کہ شخص کامل کی وراور قوت سی عاصی ملی ہو جاوے

نام چوتھی قسم کا مہی زور ہو اسکی صفاتی قلب اس طرح اسکی تہامی تہا صاف ہو جاتا ہو پر اشتغال سپل تیا فنی و عیانی و فنی ہو گیارہ مصدر انوار ب کیونکہ گنج اسکا وہ عشت لا فر دین ہر ہرسم کی ہرین یر خلافت حکم و مرضی حسدا ہی خود اشرف شخص سی ہر دم حق ہا سیر و کچاہ ہرین ذات رب کر بافتہ بدن شل ہلال اولیائی ناہ حق میں جو کیا نفسی ظاہر کا در نہر عفا ہی لی کی روح زیر عیش با ہی بہشتن قسب کی بفتا	ایک سی یعنی ملی ہو دو سر بی بافتہ وری محبت نیکان ہو ہرین انیکو صفا نفس اللہ سے با صفا ہو تا ہو با طبع وہ اوسنی انسا دل ہو گنجیم اسرار غیب سچ جیسائی نہیں کہنیچا اذرا خارج ار تہیر و فقر و عفا وہ نہیں کہ سکتی کچا ہر ابرا فرق ایفا لیکن کلبیب پری ظاہر کے پری ہی اذ لذت دنیا ہی دن خاک ال کہ انہیں محنت کشی ہرین اس سیر آتی نہیں شکر مراد قبر کی اندر ہی چوب خشت قور و جلوسہ ہرین فاعدا	قوت باطن کی اپنی زور جہ طرح کرتی ہی جبر کیا بخل و حرص طمع نیا کیا قوت شہوانی و مرضی تیرگی جہ قوت قلب و روح ہی گر چہ جسم راز قدیم گر لکھون تفصیل اقسام ہی لی گو گو کہ قرب کر دگا خو د موثر اذ کو جو سکتی کو اوتہ ہرین اوطلانی لقا کر کی کوشش تو ہی ہرین او ہو ر دی تو راہ اپنی نفس تا کہ ہو تہین سید انور غیب ہی اذ طلب ہر کار زندہ ہو روح کا اوکی ہر طبعیت تو کین ہرگز نہ اپنا ہر حکا	اور کو اپنی طرف وہ کہنیچ کر پارہیت در مس کندن طلا دم میں روح شمشیر ہو ہی ہر خود بخود ایک محبت ہو ہرین اوسکی اندر ہو یکا ایک ہو ہی لیکت ہی ہرین ہرینونی کم تو کس ہی پوری نہویہ شتوی ہرین تقدیر میں کچا اختیار یہ عبادت و ہرین کی ہی در ہرین جاتل ہرین رانی حجاب تا نظر آدمی سنچہ نور ضیا کر فقط اس میں او پیر و قلب میں تیر ہو پید انور غیب تا کہ دل دیکھی ہو اذ نکا خور ہی مان عیش طرب میں بدوام غیر حق سب جانہ جل علا
--	--	--	---

یہ سب باتیں ہیں جو کہ  
میں نے اپنے استاد سے  
سنا ہیں اور انہیں  
اپنے شاگردوں کو  
کہا ہے کہ انہیں  
یہ باتیں یاد رکھیں  
اور انہیں اپنے  
خود میں لکھیں  
تاکہ انہیں  
بھول نہ جائیں

مکرر

کے کسے کہ پست تو کرتا ہے  
 دوسری مردیکو جو کچھ فائدہ  
 زلیست میں جو فعل مرد اگر کیا  
 اوس سے جو ہوتا تھا بالکل جو کا  
 شکو باطن کی نہیں بنی خبر  
 جسکو تو پیرا ہی نہ ہو دھونڈنا  
 در بدر کرتا ہو کیا اوسکی تلاش  
 تو اگر اپنی حقیقت جانتا  
 دل پر تیرا وہ طلسم عجیب  
 سیکڑاں ایسی ہیں سموات پر  
 ہیں ہزاروں عالمی منتہا  
 دل ہی لہجہ جستجو و سیر  
 ہی گزردان یوسف تو دل  
 دلی ہی اپنی ذرا تو سیر  
 جو خلاف امر حق ہوتا ہے کار  
 تو ہی ان پر و نسی اتنا بھر  
 خالق افعال گو ہی کردگار  
 ہی مگر توفیق کا ملک خدا  
 کہ کر ہی توفیق وہ شجاع عطا  
 راہ حق کی ہی صراط مستقیم  
 ہی تجھی منظور اگر قطع سفر  
 چل تو اونکی رہ پر پھر دستہ را  
 کونسی نعمت نبوت سے فوق  
 جب خود شکو بتاوی راہ کو  
 چل ہی ہو جی راہ اپنا

و ان نہیں سنگ و خشت  
 کر کر ہی تو اوسکی حق میں کیوں  
 اب نہیں ہو سکتا کیا دوس  
 تجھ سے ہو سکتا ہو جس سے ہوا  
 غیر غفلت سے رکنا ہو نظر  
 اوسکا پر تو تیری ندی ہی  
 انکو پہچان تو ای بدخا  
 تو خدا کو بیگانہ ہی جانتا  
 جسکے اندر کھم و عقل لپیٹ  
 ایک گشتی میں کنوئیں کا  
 اوسکی اجزا میں ہیں ای  
 قطع حجام و ترک غیر  
 ہی کہ الیوان یوسف تو دل  
 جلوة دلدار تا اوسے نظر  
 ہوتی ہو دل پر سیاہی  
 غیر کہتے ہیں یہ تار و پود  
 کسب میں بندگی و کھانا  
 کہ وہ چاہے دی تجھی ستا  
 رہے اس راہ کا شکو بتا  
 سہجی ہی راہ شیطان  
 تو قدم رکھ اپنا سید راہ  
 حقے جنگو انہیں جس عطا  
 کونسی دولت نبوت سے فوق  
 ہی بڑی غفلت نہ تو آگاہ  
 جو کہ خود شکو بتا ہی خدا

قبر پر جانی میں ہوں فائدہ  
 فعل اوسکی ہو گئی میں قطع  
 زندگی ہو سکتی میں جہنم  
 گرتے زندہ سن ایر خدا  
 وہ جان میں تیرے زور مستتر  
 ہی کہ چہ وہ ہندہ ذوق  
 تم ہو ہی ہیشک ابارت  
 کیونکہ کہتا ہو ہی مستتر  
 گرتے ہو چو باہت شک  
 میں ہزاروں کہ درشت ہو  
 کیوں چہ تیرا دیکھتا دیر  
 ہی کہ یوسف تو راہ  
 ہی زلیخا یوسف مہری ہا  
 کہ اگر اوسکی صفائی ہو  
 اس طرح سیر خطہ پر ہی تو  
 تیرے سپرد کیوں کیوں کر  
 کسب میں ہو فعل شکو بقدر  
 کہ خشوع و عجز ہر شام  
 راہ حق پر جبکہ تو باند ہی  
 آفتابا ہی قرآن میں خدا  
 شکو اوس سے کہ کا تیا ہو  
 ہی مراد اس سے راہ اپنا  
 چہ امد تیرا راہ بر  
 کہ چلا تو اور سمت راہ کو  
 اوسکی آگاہی اور کا کہنا ہو

امکت ہو سوت یا تو ہو  
 فعل ہو تیری وہ ہو کشت  
 راہ حق میں جان کو کرنا  
 شیر مردہ ہو ہی ہی میں  
 دوسریا تو عیث سے نظر  
 دیکھ راہ سکا کہ ہے اپنی  
 پہلے اپنی آپ کر اجست  
 جسے سہرا لگو عارف ہوا  
 اوسکی ہست و نیست میں کچھ  
 اوسکی اندر مسترا ہی  
 خانقاہ و مسجد ہی شکو  
 منتفست گرو تو ہی سہا  
 تو گیا ہو دیکھو اوسکو کہان  
 رنگ کہ اوسکا اگر کہو  
 قلب پر تیری سیر تو ہو  
 جی نادانی تیری ہی  
 غیر میں ہی ہی امی بھر  
 لطف نیر و تا ہو تیرا جاہ  
 ہیں بہت راہیں الی بدو  
 چاہو ہم جسے بل راہ  
 سورۃ الحمد میں حق ای  
 اور بیان عرف جاہ  
 تو ہی تو گمراہ ہی کو  
 حد تیرا کل ملک سورع  
 پڑہ کی تو لا اھل لسی

مکرر

مکرر

مکرر





ہو گیا بی ثابت طاقت بادشاہ  
 یاد آئی او سکودہ شکست  
 وراثت ہی سی یہ بالکل درتھا  
 جزو کو ہی کرچہ زائد خطر  
 دل کو ہرک کی نلش جی ہیا  
 ہر شکے ہی جو دل میں خطر  
 جزو تن کو ہی جو کل کی ساتھ  
 کیسا ضعف معہ کیا درجہ  
 جذب سے کل کی بدین مہم  
 چاہتے ہیں کہ یہ جانیں  
 تو جدا ہوئے پہلی او کو  
 نام اس کا کیا ہی امر شدید  
 جزو کل سی اسکی مہکوی خبر  
 رہتا ہی صحرا میں آباد ہی دو  
 اک سنگ را کہ پڑھی کو بیان  
 ہی زمین کو شیش صافی نہا  
 نام شہر جبکہ او ہم کا ستا  
 لا نام واریہ کر کے جستجو  
 دہلیں سمجھا بادشاہ ہی  
 جوش افشانی از غلین  
 اسکو و خسر ہی ہوشیار  
 مرگ خضر ہی جو ہی سکولم  
 یوں عالم ہی کہا کا پد  
 لا پد کے پاس ہی ہم کو  
 ہو پیا شب آواں شش گئی

این سکو لیا باور و آه  
 لیا جلو و بی پیش نظر  
 سده اس امر من مجتبی  
 کو بهی بی خجی کس بود  
 عناصر کی شش و اجزا  
 چندی بی او سکو نهانی  
 شش بی او کی تیری  
 شش و اصل کی ای چمبر  
 تی این جزا هر اگر شش  
 ای کی تابی تدبیر و  
 نه و سرت تجھے روز شام  
 و سپر کس کا ہی طفل سعید  
 حال اسکا من و جان طهارت  
 دل دنیا سی تایت ہی نصرت  
 آتای بی طفل ای شام و چمن  
 بی مجھی حد زیادہ اعتقاد  
 یاد آیا او سکو سچو ملا  
 اور تی دزیت رخ  
 بی کچھ اسحق از مخفی البصر  
 اجنبی پر ہوتی یہ انتہین  
 مشتر ہی سید اس کلام  
 دیکھ کر اس طفل کو شام و چمن  
 آوی جب تم سچو شام و چمن  
 گھر میں جب لیکر گیا شام و چمن  
 جیتی بی وہ تو کو دیکھ

دین و دنیا خیر کے لئے ہوا  
 کوئی خبر وہی سوتیلی  
 اپنی ضبط گوارہ سے کیا  
 نیک طایر کا پیغام اسلام  
 بے باپ خبر کو کرتی ہیں اکل  
 شیر الفت بھی تباہی بند  
 غفلت ہی تجھی ہی بیان  
 پہلے اپنی غفلت کا علاج  
 تاہی ہر خبر و مکر کی طرف  
 جسے پوچھی تو ہی یہ سانی  
 فی حبیب ربی فاقست شہادہ کو  
 جس محلے میں ہے کراکرا  
 بستہ بیون معلومی کہا  
 وہم اور ساہی اکتب نیکی  
 صبح کو لاتا ہی باب رکابیا  
 حسبہ نقد اسے بہر ثواب  
 ہونا عاشق اور سکا اوں کلانم  
 مرنا اوں خوشتر کا اس طرح  
 استقدر گر ہو گیا اس طفل  
 چاہے کچھ اسمیں نہ جھنڈی  
 اطاعتی اس لڑکے کو لکری  
 یہ صحیح کردار میں شہزادی  
 کر کی سو دنیا زرا د سکھلا  
 دیو کہ ہم مشکل و خطر مل  
 دلہ چھاپا یا اس طرح کا امیر

[illegible]

ہو گئی تیری حال میں کی گئی  
 کہ ہو اچھو دیکھتے دیکھتے  
 ای مری سخت جگر کے ہم شبیہ  
 ای مری گلاب کی جھنڈا  
 ای مری تانہ اندھ قریبی  
 ای مری پخت ہم جگر زنا  
 ای مری اوس ہر کی ہم  
 ہر ہر خبر تیرا بالیقین  
 شاہ کی خبر کا جو پختہ تھا  
 نام کواد ہم کے ہر اک درد  
 چند مدت وہ پھر ادھر  
 نقض وعدہ چو کو  
 اسے اوسم حسن اعتقاد  
 سوچا تھا واپس نہ ہر خبر  
 تھے اگرچہ اوسم شہنشاہ  
 یہ ترپ اپنی گرویدگی  
 آپ ابراہیم کو نہلا دیا  
 مفضل کو پھر گھر کے اندر چھوڑ  
 بادشاہ کے دلیر آئو خانی  
 مرد حق ہی پائی بندستی  
 حاضر کہنے کوئی بیضاگر  
 نظر ادم کے آئینا گاہ

عورتوں کا ہو گیا لاش  
 ہوش میں ہی دھنست  
 اسی مری پختہ ہم شبیہ  
 ابراہیم شہر میں ہر گم نشان  
 ای مری مہر منور کی شبیہ  
 ای مری لیلی ہم وضع و ماش  
 ای مری قوت تیرے ہم گھر  
 یاد کار لیلی محل نشین  
 وہ ما ابراہیم مان کا لیا  
 جانتا تھا خوب بردہ حسن  
 جانتا تھا اوسکو ہر گم نشان  
 دی تھی کچھ دھم شاید بدھا  
 دلین شہر خوش کے سے زیاد  
 راز خفی سے و لیکن بی خبر  
 اعلیٰ قلی لیکن تھی گوارہ  
 غیر خرویت نہیں ہوتی کبھی  
 دسی نی پوشاک پاکیزہ پنہا  
 آیا باہر شاہ فرخندہ سپہ  
 پھیلے دھم لاشی خوش گاہا  
 جھوٹ ہر گز وہ نہ ہو لیا کچھ  
 روکیو اوسکو نہ تم ہر روز  
 انا ادم کا کتب میں شام ابراہیم کے

جسکو جو آتا تھا سو تیر کی  
 گو دین ہر اوسکو لیکر گیا  
 ای مری شام گھر کی ہم  
 ای مری اوس بیت چوینا  
 ای مری نادیدہ شکی مشا  
 ای مری جان کی ہم جان  
 دیتا ہی ہر خبر تیرا کی مکان  
 کون ہرین تیرا تیری دید  
 اور بتایا نام ادم ہر باب کا  
 کیونکہ وہ عاشق تھا خوش  
 مر گئی تھی جیب سرخوشہ شاہ  
 تھا اوسکی بڑھا کا یا اثر  
 جیتا ادم ہم کا نہ خیر کام  
 شاہ کو اور ایلیدہ کو شام  
 دیا ہی ل میں کر رہی وہ  
 کیا سب سے یونانی تھی  
 اپنی ہاتھوں کی ہلاک تھی  
 بیچھڑکے غلو ت میں آتا تھا  
 فرق اوسکی ہر گم گئی تھی  
 یہ سمجھ کر حکم دیں کو دیا  
 دست بستہ اوس کے آئو  
 انا ادم کا کتب میں شام ابراہیم کے

عواد و عین کی بہت تیر کی  
 سا نر ٹھنڈی کچھ کرتی تھی  
 اسی مری گلاب تر کے ہم  
 ای مری آوازی شکی گم  
 ای مری فرزند زیبا کی مثال  
 ای مری غنچہ دہان ہم جان  
 یوسف گم گشتہ کامیابی  
 تاہم اوس کے مجھے آگاہ کر  
 رشت میں لپٹی کہی سنی کی جا  
 اس لیے دھنست تھا اوس شہر  
 دلین ہر اک کی تھی شہنشاہ  
 مر گئی جٹ جٹ جٹ جٹ  
 یہ کیا حیرت میں ہر اک لاکام  
 نام و خبر کے فرحت سنی پائی  
 جی لو اوس سے جی دلا گاہا  
 اس قدر کیون ہی جٹ نے ختیا  
 کرتے تھے ہر جٹ اوس کا  
 بحر حیرت میں ہوا اکبار غرق  
 جو کچھ گاسو وہ سچ پائی  
 حاجون کو شاہ فی اکہ کیا  
 مجہ تک اوس میں بیشک پونہا  
 بیٹھا تھا وہ بادشاہ ل کام

طالب میں شاہ کی لیجانی کا حال پھر جاننا ہر شہر میں ملا

آیا کتب میں قدیم تصانیف | یعنی ابراہیم کو اوسکا پردہ | قاتل کتب کی گاہا | اچھو کے ہر اچھا گیا

پوچھا ملاسی کہ اسی فقیر کا یونہی ہی ریاں کتب میں لکھیں کہ جسے شہادت لکھی ہے ہرگز نہ کر دلیں کچھ دلی ہر دلیں اپنے آپ کو اور ہم فقیر بھیج ابراہیم کو بیرون در کر کے تعظیم تو اضع بشیر ہی وہ کسی ذکر عالی مگر مادر او سکی ہی وہی شکر شاہ فی شکر تعجب سے کہا آج تک مر کر کوئی آیا نہیں خلق اور خیر کو مردہ جانکر مٹی جو ڈالی تھی جس کو تھا جلا ناب کہ منظور خدا پس بان قبر سوئی دیکھ کر نہیں لے مردہ ہی او سکو جانکر کر کے روشن گل میں پیو قدرت حق ہی ہو اور دروا پاسبان قبر او سکو جان کر کاروان میں جا کی دی دیکھ کر خیر کو او سنی یوں جبکہ نکلا اوسکے تن میں لہو کون ہو تو مگر کس کا ہی کنا دیکھ کر زندہ ہوں او سکو اسی میری اور دفتر کی جا ہے	کس جگہ ہی وہ مرخت جگر حال لا گیا بالکل بیان کہ گیا ہی یوں وہ شاہ جو چاہے جب لکھا او سکو ہی اور کہا کہ ہم اور میں باج شاہ فی شکر کیا اندر بلا سچ بتانا تھا سو گند خدا سیکر او ہم نے کہا وہی نام سچ دسکا دیا او سکو بتا رخص او سکو قبر میں ہم کیا حبیب او ہم فی ای عالم نیا قبر میں او سکو کیا تھا زینب قدرت حق ہی ہو اگر ہم کو جذب عشق میں آئی لا شکر میں نکالا قبر سے جلد تراوس شہت ویر میں کیا دیکھتا تھا حسن کی او سکی دیکھ کر آتش کو روٹیں کیا وشت میں مر دیکھو تھا دیکر ساتھ لیکر او سکو میر کار کو کہ ہم اندر شکر کو کیا کر دیا انکو انکو اپنی سببی میں سچ آفرین کی اپنے کما پوچھا جب وہ پیر اور پیر پھر پوچھا وہ لایا خدا	ہی مراد وہ یوسف کی کنا ہی کہاں اس وقت ہاں لے گیا ہی ساتھ او سکو آسے یہ شکر جلا کر کیا شاہ کے در گیا بازا خطر دینی یا ہی او سکا پیر یوں کہا ہی ہند پر دیکھا رست کو سکو ہی سکا جس پر عشق ہو گیا دیکر مر گئی مدت ہوئی وہ لایا مردہ بھی ہو تا ہی شکر قبر میں جس کے کی آئی پھر جس کے اندر رہی وہ کاه میر اس سبب قبر میں خیر لاش و خیر کو کیا میں بے کہ کہ او سکی لاش کو لایا باہر اران در دروازہ فنا عین میں حالت کی اندر لایا فرط و شہت ہو ای شہر اوس میں تمام طبیعت ہنر ہی چکے کے مرض میں ہو گئی ہشیار وہ فرزند گھری نہ کو کون لایا لایا سجدہ شکر ذرا کنا ہو گیا پیش گاہ ان عول
---	---	--

ہی کہاں وہ فی حشر  
 شاہ شہادت لکھی لایا  
 لے گیا ہی ساتھ او سکو  
 کچھ نہ کہ سچ لکھی ہو  
 کہ در ایہا کی تو سلطان  
 با او سکا لایا اپنے شہس  
 نام ہی اس طفل کے مادر کیا  
 ہی وہ دفتر آپ کی لی  
 دفتر سلطان کا جو کیا تھا  
 مر گئی بھی جیسا ہی کوئی ای  
 بدلا شکر میں تو شہس  
 اک پھر پھر ہی گزری تھی  
 رہ گیا تھا قبر کے اندر کھلا  
 قبر پر او سکا گیا میں بید  
 پھر کیا ہوا وہی حال  
 تھی جہاں ہی شہس  
 اور روتا تھا نہایت ازا  
 آگ لینی کے لیے آیا دیا  
 جو گیا شہس لڑائی  
 سنتی ہی اس کا کیا  
 او میں کی جوت کہ کیا  
 پوچھا او میں کو کیا  
 اندر آیا کہ کی وہ شہس  
 من میں حال میں کیا  
 پیرا ہی ہم یہ شہس

ماجرای یہ بلا کم اور کماست زندگی کی سسکے دفتر کی خبر اہل شاہ کی سسکے خبر گورین جنگی ملی تھی وہ پری حکم سب کو یہ دیا جلد ہی اپن پوچھو سب کو اس کے پناہی فی الحقیقہ ہووئی خبر اگر جاکی سب کو یہ لگا کر فی دعا ایسے اور ازمنہ عیش برین کچھ نہیں لطف ہی تیر ہی اسطی میری بھی لکشا قول دہم ہی خدا وادگر باوٹہ سب کو یہ تھا گراں یعنے سچا نا اویسی ہی باشاہ مجھ کو بھیجا ہی کہ دی جا کر خود ہو اعلیٰ کو دفتر کی سوا شہر میں بہت کاج چاہوا چوڑ کر سکو نہی وزیر بن میں کیا ایک ٹاسا مگا پارہ پارہ پیر ہونے ننگل دیکھ کر اس حال بتر کوہان دیکھ کر دفتر کا یہ سب کو تیری ملنی کے لیے ہی سیر جوش شہقت کا جو روز کو ہلکی دفتر اور مادی ہنگام	جو کہا میں یہ ہی ہر کس تمہی خوشی ہر اک بشیر بی نواؤں کے لعل کمر کہیں میں بھی جس کو جس کو جاکی تم دیکھو کہ وہ پناہی گوشت لسی سنیو جو کچھ تو بھی جلد ہی و اگر خبر مناجات میں تو گو میں مری قابل ہوشت یک نم گورور خانہ ویران کو پھر آباد کر قدرت کامل سنی ہی رہا اتنی میں دڑا ہوا آیا سوا ہی وہ دفتر ایک کی شہتا کیا ہی حکم ہی باوٹہ کو وہ شہر الا نسب عالی دیکھنے کو نکلی اک خد پا پاد وہ شہر نیگو سیر خار و خس کا اسکے اکی تھا عیان میں بدن ننگل اکی غشاں سب کو در کوہان گر یہ وزیر میں شہر ہر روز لای ہیں شہریت مادی دہنی چاتی ہی لیا او کو اک سوار میں میں ہونے	حسب ناشہ فی یہ نادرا جرا جس خوشی کا ہونے سب کو جو کہ او سکی ہر کس تہیں ہندہ شیر کی جوہر خوشی ہی طرح کرنا نگاہ اپنی لڑکا میں سب کو پاکلی میں کر کے ہر اک کو لطف تیر ایک سب کو یوسف مصر کو بعد از قرحا جای غم فرحت موندش اوسکا گناہوا اگر فرخادوخ دور سنی و سنی مبار کیا دی ہی ہی یہ شہر میں صفت سنی ہی یہ شہر جان شاہ اکی مستورات کی ہووچ رفتہ رفتہ پوچھی آخر کوہان لیکے ساتھ ہل صم کو کوہان بشر حسن بعد خبر و نیاز سر کی چادر میں پوچھی دیکھ کر دفتر کا اپنی تنگ حال کہ چکی حسب احوال اپنی نہا یہ خبر سنی ہی شک پری پھر نہا یا او کو شاہا و لیا شاہ وادہم درون ہونے	غنیوں کی ہو گیا حرکت و بہتر از شہر و تقریر و گمان ساتھ اسکے مدد کو کسین شاہ فی سب کو ہوا بیان تاری ہی ممکنہ ہرگز شہتا پوچھتا اوس سے بفر و اعتبار بھیجے سب کو عت ہی ہا مد گر یہ وزیر سی باصد التجا قاضی کا جائت تیر نام بایں آفر و یافنے ملا زخم دلوں میں کا پور شیش قد سنی اویسی ہی تو فرخ اور حقیقت حال کی ساری ہی ہی یہ شہر میں سلطنت باامیران وزیران و پوچھی پوچھی باوٹہ کامران تھا جان و سب کو یہی کامران تھی جان ہر شک رتو فر کر رہی تھی وہ ادا انی نما گنتی اونکی تھی قرون اکی وقت بادشہ کو بھی کمال وایوں نے یوں کیا و فرخ نیاز دور کر دلوں کے قدون ہو وچ زمین پانی پاس اک عمارتی میں ہی نوا
--	--	--	---







نمود و غمخسری تھی یہ نہیں  
 سیرت بدی ہو از عروں بہ  
 دیکھتے ہیں بیک ظاہر کا و خ  
 کوزہ گل میں گر گنجیات  
 خوش فطی اور بد فطی کچا ہی فشا  
 تہا جو ابراہیم بر لطف خدا  
 عرب وہ جس کے فطالہم محل  
 عدل کی گت گر نہ تو غر و غضب  
 گر نہ ہو موقع پر آپ لطف قہر  
 حاکم ہی موقع مقرر ظلم ہے  
 ہیں صفات لطف کی ان  
 گر نہ تو عادل ہیں در کار قہر  
 حاکم کی جا علم و جاسی تھر تھر  
 نذر ہے جب اس طور پر و چار سال  
 کیا جب جرح کا وقت و جیل  
 یوں ہو ابی لغوین مصر عتو  
 کی سی شہ کی ہوا الیہم فلق  
 اسکے ماتم میں نہایت ہنک  
 اسی حالت میں صبر و درود  
 لگی ہو چکا جب ر بار  
 نہ شاہی پہ بیٹھا لگا  
 لاری غافل کی ظاہر پر  
 سخت تیرا شہ تیرا بوس  
 اپن ہلاکو کو اگر کو کہو سکے  
 ہی کر تا جہد کو تیرا شہ

لعل گوهر کے ہر سنگ سے  
 سیرت پر ہی ہوا نور و در  
 رنگ باطن پہ چاند کی نظر  
 تو وہ ہی مرغوب طبع کا  
 خول معنی میں یہ کھنکھاتا  
 ربط و ضبط ملک اس کی  
 لطافت وہ جس پر ہوش  
 رحم کب ہو کر نور کی  
 تو وہ لطافت و کھنکھاتی  
 رحم ہی تو ہے سر اسلم  
 دونوں ہمسر لطیفان لعل  
 شکر کوئن کرنا کیوں جبار  
 نوش کی جانوشی ہی ہر  
 مر گیا وہ بادشاہ شہ خدائے  
 پھر نہیں ہو سکتی اکرم ہر  
 ہی ہر اک شیء الگ الگ  
 رنگ چھوٹی ہو ا جا کر  
 قبر پر رہتا تھا عین شہ  
 شاہ کی غم میں باجیس نہ  
 کام پیرا تہی کیا یہ خط  
 ہو گیا دنیا علی پر کا  
 مرد حق بین کی ہی غم  
 مایوس ہوئی جو ہی غم  
 شہ نیک لو اگر تو ہر  
 اور پند شاہی زیادہ

تہیں اپنے لیے ہر چیز سے بے نیاز  
 اچھی نصیحت ہو اور سچی  
 جام زہر میں پین کر بولے طبع  
 لفظ ظاہر گو بولن خلیہ پیر  
 طفل نابالغ کی ظاہر پر نظر  
 انتظام فوج و عدل و عہد  
 عدل وہ کہیں ہو ہر قوم  
 قہر ظالم پر سب سے ہر عدل  
 جہد طبع مدینہ ہر جان کا  
 جابی گل تو گل ہو جابی خا  
 انہیں کر کچھ بھی کی شہی  
 الغرض ہر فعل برابر ہم کا  
 عیش میں تھا ہر نفس و ہر  
 پوری ہوئی ہی جو جاہل  
 جام زہر آلودہ سر کا پی  
 روح تن میں ہوئی جب  
 تھا زیاہ سے ابراہیم  
 باہر اراں جس سے وہ  
 آخرش ارکان دولت کی کھا  
 باہر اراں نپیر و عہد اکسار  
 آدمی کے دیکھ کر دم پر ہا  
 دیکھ کر دنیا میں کی کر و  
 ہی یہ دنیا کشتی ازخوت  
 کار دنیا میں ہو اوج و مبتلا  
 کار دنیا کی زمین کھلا ہوا

اس سبب سے تھوڑے عطا کی اجازت  
 پاک طہیت خلیل اللہ رضی  
 ہی پہلا کس کام کا وہی رہا  
 اہل دنیا کی ہی فیض پر نظر  
 اہل دین کی ضمیر پر نظر  
 شرع کی موچک سے سب عباد  
 قدر وہ جس سے غلام نامزد  
 قتل سفاک شہر عدل  
 بدو بدیری سہمی ہی فنا  
 کاش شہر تیار ہو تا باغ بہار  
 تو خوشی حد درستی ہی  
 تھا سر لائق معجزہ  
 خوشی اس سے قصہ سوار  
 لغز میں بے پروا ہی تیر  
 سب کو دنیا ہی مہر  
 تو وہی اک خود میں  
 سچ دوزی شہ عالی  
 رہتا تھا ہر قدر ہر قسم  
 ہو چکا ہوتا تھا ہر کھدا  
 او سکو سمجھا کر کیا  
 ہو گیا دنیا والی و کا دوا  
 محض غافل ہو کر اس کے  
 تو وہی کہ تباہی بار بار  
 مثل خر گو داؤد لعل  
 ہاتھ اول ہی ہوا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

کرم خردی کار یون آید ادا کسب و جست بعد از بیخ و ملال خدا فضا نی بختی که رسد هو هو عمل خا برین کو خرد و صغیر لغوی نیست که این علم و عمل الخرق و محسب لطف و سخا لیکات فضا نی ل بر داشته جانتا تھا کار دنیا مستعار عدل نی عصر این کیا ظلم سی تو مری جو بختی	حسب کمال کوئی کز روی جو کوئی پیدا کر تی چلال وہ صلق و صوم کی ہوا حسنیت سی ہو تیر کبیر جی تو خط و نیست مل محو راز جناب کبریا پیو فاولی بقا پنداشتہ کرتا تھا بھر ضرورت کار محو مطلق ہو گیا خلق و جفا	جان دل سی بختی سے نفوذ دیت خالص سے کر دے کیا نیت خالص ہی لیکن معتبر ہی اگر سے اول خجی اب ہی دکا نیکو اگر عجز و نیاز یعنی ابراہیم شاہ در حجاب کار دنیا نی تھی چھپیگی ملک الی ازنی با آفتاب شمع پر کوئی نہ بکھیند کر	عفو ہی بھگو خوی بی ضرر وہ عبادتین ہی لکھا جا گیا ہو سکے تو دل کو بختی تو غر اوج بھی ہن مرد و باب تو کلید بابت ہی وہ کرتا تھا ظاہرین کو کار سہا کچھ تہ دل نہ تھی کر ویدگی دس برس اند علم بالعدا قطع جلد او سکا کر ہی سر پھر بختی قصاب کو بختی
---	--	--	---

سلاطنت میں بھی شاہ تھا نہد مست و درویش اسکا شعا او تکی بخت ادا پیرا شری سلطنت ترک میں ہی جو چھپ چھپ کیے ساتھ اپی ہوا میکے وہ اپنے سوار سے جدا تھیں کہ اس طرح نہیں پید کیا بارت یہ کھکروہ غائب ہو گیا کی او سیدم فقیری اختیار اگیا ناگہ جو دلیں کو خیال دیکھتا کیا ہی کہ اکہ پیر کھو اوسکی وہ شکل و شالیں کھکھ یہ فرشتہ ہی کوئی ایسی شہ پاؤں پر سوزدہ اگر شاہ کا	دل سی تھا مشر و بادشاہ جان دل سی تھا فقیر و پیر کفش پا اوس سلطنت کر مختلف سون پون ہرین اکیدن ناگہ گیا بھر کھار چھپے دو فرنگ تک دی گیا و حشیون پر تگری جو جفا نقش اوسکا شاہ کو پیر ہوا دشت کار شدہ لیا بالان او تہ کی تنہا وہ دیکھو خفا کرتا ہی بیڈیا کناری پر ہوا تھا کہ شہر و شہر سے کھکھ بھیتے اچھے کھکھ آگاہ کر اپنی چھالی سی لیا اوٹا	ستنا جس جام و درویش فقیر یار و غار عالمان فاضلان دور سے خلعت ہی کیا بعضی کہتی ہیں کہ شاہ زمان دور سی آہو اسی آنا لطف جائے جاتے ہو گیا آہو کھرا ہی غرض ایجاد سی تیر ہی آو سنٹی ہی او تراشہ عالی کھر بعضی پون کھتے ہیں شاہ جفا پا پادہ بھر میر آب جو نور چھپے عیان ہی مشل دل میں گھٹا تھا کہ درازی پیر جب کہ کے و غنونا ج پون کہ کھکھ کر کے لطف کر	جانا ملنی اوس شاہ بی دوستدار عابدان کالان پار بندہ سے میر اکا لیا دشت و برین بھر جلد و پہنچا اوس شاہ کھو امار با فصاحت لب ہم سی کہا کر ذرا توہ پیر اپنی آپ غور چھو کر دنیا میں کو کھو کرتا تھا دریا چید باہیان چھرتا تھا دریا پدہ فخر سری بنا پارحت ہی جفا پوست ثانی میان آکھان جاکے ابراہیم قد خون کھان خضر میر نام ہی جفا
--	--	---	--

مجموعہ سہیا بنی خدای پاک نی علم باطن پیر اوسے یقین کیا اسم اعظم بھی دیا او سکوتا خضر جب تعلیم اوسکو کر چکا عشق کا ایسا ہوا جو شرف و خور تاج شاهی کو لیا سہی اوتار شعوی میں مولوتی معنوی آوی کے پا کا کھڑکا بام پر دیکھ کر شہ نے تعجب کیا سکے وہ بولا آواز خورین پیر اوسے سیم زر گم کردہ ہو عقل اتنی بھگوانی ناپاں میں بر خلافت عقل جو ہے ہوا ہی مری اس جستجو سی بھی سب کے یہ وہ شخص غائب ہو گیا افضل بادشاہ کامران لذت دنیا کی دیکھ چھوڑ کر تو جاکھ حق ریاضت ہو گیا جسم کو توڑتی ہو سرسبز مرغ جامی بران ہی خزانیکامکان اوس فقیر می میں بھی براہیم کو چند مدت سن تک روین کا آخر شل وں سی ملا وہ مردون ماہ برج معرفت الہی ہوتا چند مدت کی خدمت میں ہوا	ہی یہ دنیا جیفہ دھاک کلاب دھم کی دم میں قلب نورانی ہوا منکشف اوسے جو اسرار چھوڑا ابراہیم نوریش و تابا جذبہ شہی میں کیا ترک وطن ترک کر کی لسی میں نیا کوہ گھر میں اپنی وہ شہ عالی گھر دیکھتا کیا ہی کہ اک مرد جوان سطح آسجا ہوا تیرا گزہ اوشٹ میر گم ہوا ہی ناگما شاہ فی ہند کرہا دی بخیر فہم سی سالہ رہ ہی دوریہ یون کہا اوسے کہ فی خلد حق کوڑھونڈ ہی سلطان چین ہوین ایا شاد و بھی اس کی اسو جان بھی گئی دل برداشتہ کہا ناچا سب یا دسی جھلا جسم ظاہر کو ہوا شل لال جسم کی ہی زینت زینت جیفہ جسم کا ظاہر کی ہو دی کرو نا ملی ایسا کوئی کامل شہ و لسی جو جس جگر کا جو ہوا لطف میں ہو سب ابابین مجمع اخلاق مولانا فیض جسم کو اپنی کیا بالکل فنا	ہی یہ تعلیم کر نیکی سہی خلاق کا جس سے ہوا وہ مشہور جس سی وہ نور جسم میں گیا فی امان اندر کہا غایب ہوا ہو گئی مغلوب جس میں عقل خلعت دیا کو کر کی تازتا یون ایت کرتی اپنی لالی سکے چکا وہ شہ نیکو پر کون ہی تو نام اپنا بھی بجا ہون میں خزانہ اندر ہون بندہ سکین شہ گم کردہ ہو بام پر بھی ورت پڑتا ہی ہی جنون یا بھگو بالیو لیا ہی مری فہمید سی بھی بھگ بادشہ دنیا سی تائب ہو گیا چوڑ کر اپنا دیا یون خان یاد میں یاد کی بانہی کمر جسم کو ناقوس کی کاٹا کر لیا ذلت طائر میں پڑن ہو کر کھلت ہی جو اتر ان جستجو تھی تانے مری کو آخرش برآی اول کا دھما رہنمای عارف و صلیب محرر راز جناب سب کبریا حق ریاضت کا ادا ہو گیا	چوڑ دی اوسکو کہ تا ہوا بریا مرد حق سے سکے خانی ہوا جلوہ گر ہر چیز سی نور سب راہی صحرا ہوا لی اختیار الفات لعل زرد و زردون بی سر ملی پا چلا صحر کو وہ نیزد میں سوتا تھا اک شہ سقف پر چھترتا ہی ہر دور جستجو کرتا ہی کیا تو بام پر میں تلاش دیکھی تھن ہون جستجو تری ہی یہ یکشت ہی خلافت نقل لی ستودہ مسند شاهی پہن کی جستجو مجموعہ سہی ہی وہ فی عقل طول کی دوری میں کھی کوئی زیست دنیا کا اصرار نہ ہوتا محو طاق شغل باطن میں ہوا روح لیکن ہو گئی بد کر مال ہی وہ راہ حق سی شہ کا اوس سی ہوتا ہی فہم دور جسم کی صحبت کا ہو لیں پڑ حال خرد عا اوسکا ہوا پیشوا سی مشہد اہل یقین مشہد آفاق مولانا فیض خوش شغل زکر اندر دین ہوا
--	--	--	--

بیعت نظر تو ابرہیم کی کی عطا او سکھ خلافت پیر غارت پورین مخفی رہا تک و فاک اندر رہا سر پانی رکھی جاتی شہین نصف باقی کی برائی بھلا کرتی جفت روزہ و قشام یادین حق کی رہا مضبوط اس قدر جب آپ کو سو آگیا جسکو ہی یہاں تہا بی انتہا بی راہ آفر ابرہیم سے گوئی انھیں اس کی کوئی رفتہ رفتہ شہر ابرہیم کا اڑو دام خلق پہنچ کر تنگ ہر قدم پر پڑتی کوئی تاز جج کو بہ سطح اسنے کیا جو ہوا اس سال کی چھٹی مسجد کعبہ میں چاہ سال مسجد احمد کی اندر سال قبلہ دارین فخر درجہ ان چند مدینہ کی محبت تین بو حنیفہ پاس گونی بن گیا تھی غرض اس عصر میں اتھیا محبت کامل سنی زانی ہو کر نہیں کر انا اس کی ہی جوتہا	مرشد کامل خلیل دین سنی دی ہدایت کی اجازت پیر تا کہ دی سن نفس سرکش کو سزا اس طرح او سکھ و ایمان تھا بیچنے کو او سکھ کی آتی شہین سوال دین زار سی لیتی تھی پنا سات نعم کی تاتی روئی کی دام توڑنی من نفس کی مشغول پادشاہ ملک باطن تب ہوا او سکھ ہی ان لب بی منتہا خرق عادت خود بخود چلی پر کر امت او سکھ ظاہر ہوا اس قدر او سکھ کی اندر ہوا آئی دل میں حج کعبہ کی گز باہر ان مجروری و نیاز کہ ہوا او سکھ کی یونان حج کیا او سکھ کا حق نی قبول وہ رہا مصر و یافو و بجلال آن پیغمبر کی خدمت میں ہوا کعبہ کو نین و کیشای زمان فیض طری و کئی خدمت کیا رتون تک نسبی ہم صحبت فیض اسنے سبکی صحبت کیا صحبت ناقص سے ظلمانی ہوا خلق پر ظاہر شالی قباب	ہو گیا نفس سے جب مودہ ہو کی رخصت سے چاہان دین سن و جہان کے چکشی پنجشنبہ کو کھل کر صمد م ملتی جو کچھ او سکھ دین م کی ہا آتی پھر اپنی مکان خاص پر دین سن م غارین مرد کا جب کیا اس جسم کو انا زبون جسکو خلقت بیان چھٹی ہی کام اس نیا کاست عکس جان مشک خالص و بخود عمارت خود بخود ہی قصد ہوتی تھا آتی او سکھ میں ہر شاہ گنگا دل میں کر کی قصد بیت کا کر کی پھر عودہ بر سن قطع او سکھ صدقہ ہی کیا حق نی ہی زیارت شہر حج عوام لیک سن م کی اندر بار بار خبر و جان سید خیر انور حضرت باقر امام عارفین تھا اگر مہر ہو گیا وہ آفتاب بعد ازاں صفیان شویسی صحبت کامل ہی شان گہیا گر کردل و سکی کر امت پنا الغرض اس عصر میں نیک تھا	اور خدا کس سی بشر کی دورہ دین سن تک خلق و عالم نہان سرکشی سن نفس کی جاتی ہی کر کی اک جاپشہ ہنرم بحم نصف تو کرتی فقیر و کو عطا سات ای سن سن میں کرتی سہم قائم دلیل اور دن کو روزہ دہا تب ہوا وہ محرم راز درون ہی وہ عند اللہ عز و جلیل خواب غفلت میں رہ تو یحوا عشق صادق فاش ساز راز خرق عادات سن آخری تھا ہم وزیر و ہم امیر و پادشاہ خلق سی مخفی روانہ وہ ہوا پونچا بیت اللہ میں من پناہ حج جملہ حاجیان مستمند حج رخصت ہی مرد و نکاح کام وہ زیارت کو پیغمبر کے گیا محرم راز جناب کعبہ یا عروہ الوثقا و صاحب یقین تھا اگر لب گیا لب لباب فیض طری و نسبی بھی حاصل کیا تو بھی رخصت سے تجسس سن تو کبھی پوری منویہ وستان او سکھ عصمت و رخصت پوندا
--	---	--	--



تہا فنا فی اللہ کا رہتا ہے	عادۂ تہا آدمی کہتا ہے	تہا زبیرؑ کیلئے دل سنبھلے	نور حق سے تہا وہ بالکل مست
جسم ابراہیمؑ طرف عشق تہا	عشق کی محبت میں لبالب گیا	عشق نے کی جس کی سبکی تہا	کب سماوی و جہنمی لبر کی ہوا
عشق ہی وہ برق طغیانی ہے	غیر دلبر کا کڑی جو قطع ہے	مٹی کی سوزا تو خالقیت میں تہا	غیر سے رکھتا ہی طغیانی عشق
میل تو آج جو آدم کو ہوا	عشق نے کیا کیا آدمی کو کیا	غیر حق پر جب گئی اوس کی نظر	عشق نے اوس کو کیا زیر و بر
غیرت عشق خدائی نے کیا	تہا و نعمت ہی ہشتون کی جدا	گر نہ غیر پر اپنی نطشہ	ہو تا کیوں بقیوں بالکل ہی

حال سپر حضرت ابراہیمؑ کا کہ وقت ترک دنیا کی صدغیر السجدا اور بعد بلوغ بادشاہ بلخ کا ہوا  
چھتران پ کا شکی کہ شریف بین یار ت کو کیا باپ کا بیٹی سی ملکہ خوش ہونا  
تیم الفت کشت دل میں ہونا پھر بات کی آواز کہ دعوی عشق حسدا  
میں غیر سی محبت کرنا اور ابراہیمؑ کا منفعصل ہو کر دعا مانگنا بیٹی کا مرنا

گو شہر جان سے پہچانتے تھے	عشق کا معلوم ہوتا ہے	رکھتا ہی جو دعوی عشق خدا	امتحان کرتا ہی حق پر
اقتباس نور بین ہی لکھا	جبکہ ابراہیمؑ تاج او لیا	کر کی دنیا کو تہا پیش نطشہ	ہو گیا درویش شاہی پھر
ایک تہا اوسکا صغیر السن	مشتہی ماہ سے خوشندہ	بعد اذ کی جبکہ وہ بالغ ہوا	مسند شاہی پہ بیٹھا انکی جا
بلخ میں کی حکمرانی چند سال	نظم و نسق ملک بروجہاں	شکے خلق اللہ سے حال پیر	ذکر درویشی کا اذ کی سر جہ
چوڑ کر ظاہر کا غرور احترام	کرنا بیت ادر کے اندر مقام	اشتیاق اوسکو زیارت ہوا	تقدیر سینہ اللہ کا اوسنے کیا
سونپ کر دستور کو سبک دیا	راہی کعبہ ہوا وہ نام دا	کسیچ کر حکیمت درج کی جہ	پونچا کبے میں شہر عالیہ
دیکھا کہ اک دور ترستی سی جا	فوج کا اپنی دہان پیرا کیا	پا پیادہ پر ادب سی بائیاں	شہر کی اندر گیا وہ پاک باز
تاز یارت سی پر کی شاد ہو	خانہ دل چل سی آباد ہو	باکمال اشتیاق و آرزو	کر تا پرتا تھا پردہ کی جستجو
الفرق بعد از ہزاران لقاں	خانہ کعبہ میں پاکی ساس	اوس شہر شیکو سیر سی ملکیا	ویکے یہ اوسکے قدرون پر کر
اور تہا یا اپنا سبب نشان	اکھی ملنی کی یسی آتیاں	ویکے بیٹی کو بے شادان ہوا	خانہ دل و سکا آباوان ہوا
اپنی بیٹی سی لیا اوسکو گدا	اور تفقد حال کا اوسکے کیا	شفقت الفت ہی الہی	بند اسی اتہا تک پہنچ کر
طور و طرز و دین آئین سپر	شرع احمد کی مطابق کیکر	اپنی ل ہنر نہایت شوق	بیٹی پر لطف و کرم جو کیا
وصل سی بیٹی کی شادان کیکر	ہو گیا ناراض چرخ فتنہ	در پی حکیمت ایذا ہو گیا	بی تامل آ کیا دست جفا
ہی یہ سفاک ظالم سنگدل	رکھتا ہی ہر اہل دکان کیکر	خوشدلی اوسکو پند آتی نہیں	رحمت اوسکو طلاق ہوا کی

مثل گل اگر کوئی همنسا راست ن کی گدش چرخ برین رهتا چ پشیمانی گهات مین اس نفس مین قید هر جاندار تو جی نیا مین بهجا می سرور کیو که آخو کوکاو س شکار نیج و صفت کینج کرهفتاد سال طالب حق بودی ای نیکو سیر صحب حق بودی مین حبیب الفتین در جی ن کی لید کب عام کی حق مین سبشی مین سنگ ابراهیم ده غیبی ندا یون لگا کنی که ای به جهان کجوری کیو که نهوا انسان گرچه اس می هو خطا و گمراهی تو بی غفار الذنوب عاصیان همی طغیان و فتنه سهرشی مجهین جی چال می حجاب جو کرمی بند کواکب می جدا تو ز تاجی تو جو تجانی سدا چو کره تجا و طافوت دیر پهله انکو تو کره مبارک نفس تنگ گری تر است مین خیال آپو بهجا می تو سب است دیکه تا چ غیبی ن مین جو تو	سود بلا و خین دنیا می همنسا ای مریحان خیالی از کشت مین تا نهو فرحت می نراکت محبس اندر دهر باق و پارت مغزن غم می می ای شمع نی حال و سکا تر می چکا و با جکه ابراهیم فرخنده خصال کفر می پر غیر بر کفنی نظر جمع این نون کو تو کجا که کر نه عاشق بودی غیر و طلب خاص که نسبت کفر و نون اپنی اس قصیر می نام بود ره خای عاجزان و گمراهان هی کر که دی نسیان جرم فعل نامر او گمراهی تو بی تار الیوب عاصیان تجسس بنده پروری تو می شنا پر قصود پر مثل نقاب هی می بت بلکه به بنی سوا تیری اندر بت این می سوا اپنی کر باطن کی تو لید سیر پهر کشت دیر پر کجی نظر بت پستی مین می تشنه حال تو حقیقت مین می می بت هی می تیر احلس مین می	ایک م کی بود اگر خندیدگی چشم انجم می سدا به خیر نوشن می مین می مین جانی ندن می نه می راه گیر تو جی جانی هر شمی می غیر تو اوس می پهل می مین جاک ملک و پشی می نراشادان بود منه می کر ناه عوی صبح عشق صادق می می سوزی عاصیو کو جو که مین اچ می ابتلا مین مین اخاصان حق عزیز تقصیر می کی زبان بنده لاکون می تصور مین ماوه انسان کجانیان تجسس زیبا می خطا و در گذر تو بی غفار و کره و کار ساز عفو کر یارب به بندگی خطا در میان می و سکو جی عاصیان غیر می کی بو تیری جی نظر بت پستی می می غیر و کی نظر اپنی تجا نه کو پهل تو تو تو ز ناپاک است شکل مین مر کال آپ بو جی می تو خواب غفلت مین می می غیر وه تو می آینه صاف می می	عمر هر دیتا می به بنجیدگی هر بشد پراپی کشتا می نظر قند لذت مین می مین غم کهر نه عشرت کانه جانی غیر باک نیت می می می می تا بلای ناگهانی می می غیب می کی و مین و سکو ندا غیر کو پیر می می می و لکوا می کی صفر می تو لگا خاص که حق مین می مین سج مین سدا پافاصان حق بادل می پر در چشم خورجیان بند بند بنده می بند کمت سزا و سزا می مین عاصیان بخشش عاصیان می مین بنده پر در مالک جان و ناز اور می پرده جو حال می قلب مین تا دوسری کی می می می مین تیرا می می می مین غافل می می کی می مین دوسری کی می تو ز می خواطن می مین می می می کی کره نفس جو گر می می غیر می می مکسر تیرا مین می می
---	---	--	--

بیکمان باطن کی تیری تیرگی جیکہ ابراہیم نے با انتخاب زنگیے سیسی ہو ابیٹی کی فق اسطرح کا کچھ اوٹھا سینے میں بشکست سب ہو گئی سراب لاکھ جی ہوں یہ مرنے پند الغرض غرق بحر بخودی لاش اسکی چھوڑ کر با جد نیاز مر جا ای سب زنجیر عشق زندہ جاویدی مقتول عشق گر نہ تو عشق حق سیل فگار الغرض ہر اہیان بادشاہ حبیبی ارکان لشکر کو خبر نوحہ و شیون میں تھا ہر اک شہر کر کی بھی خزع و فرغ ہوی و حسن رت اور سرت و دیکر تھی لی مجبور سب تقدیر سے اسکی آگے عقل کو یار نہیں اسکی آگے اثر دہاوشیر نہ ز غرض دندان موت جان گزا ہی مرض کیا سب کچھ جی میں تو جی سہم کر تابی قیاس ہی ہر اک خبر پر جو تیری سچ و سچ کر رہی موت تجھ پر نہ تیر آخر میں حال میں ہر اک شہر	آئینہ میں غم کی ظاہر ہوئی کی جناب حق تعالیٰ میں عا دم کی دم میں ہو گیا وہ جان آہ بہر کہ ہو گیا وہ دم میں قلب طاری ہوئی لواریا جسکے جانب سے ملی وہ خدا ماہی یا ہی ستر سردی حاکمی سجد میں لگی پر پی نہا مر جا ای کشتہ شمشیر عشق ہی قبول و جہان مقتول عشق کب غم بستی کو کرنا سنگسار دیکر اس حال میں و سکوتا نظم شکر ہو گیا زیر و زبر خاک بر سر جاہ چاک چشم تر پادشہ کو دفن آخر کر دیا وہ جوانی اور وہ اوکا کرد عاجز و بیدست پائندہ کارگر تدبیر کچھ اصلا نہیں موری سود جی میں کنز و تر ہی مرض جسموں کی ای مر خدا مرگ کی دہشت میں نہ لڑا موت کی دہشت میں نہ لڑا اسکی دہشت میں نہ لڑا تو ابھی غفلت میں نہ تیر غم میں شکر کی رہا نہ تیر	اپنی باطن کو ڈرا تو خدا کر منہ ہی نکلا اسکے ہر تیر مرغ بھول کھیلے لوٹ کر اسی صحبت میں لیکن باک دم میں جسکی ہو گئی او سپر نو ایسی مرنی کا ہو سکے در و دم سوز و لسی شہ کی باور درو مر گیا بیٹی کی غم دل میں فکر عشق نی کی جسکی لگی لگی گر نہ دیر عشق طغیانی کرے گر نہ سیدہ عشق ہی ہو شہر پہر گئی باور و چشم خوشکان ناگمان اک حشر سا بر پا ہوا بادل پر درو آہ جان گزا اسطرح مر گیا اسکی باجوا تھا ہر اک کی دلچہ غم میں تھا موت شہ ہی نہیں کچھ عطا شاہ بہت اقلیم اور سکین تھی فریدون جم و فراسا جسکی ہمیت ہی ہر ہر فریاد غبار جو مرض سمجھا ہی تو سنتا ہی آواز پای موت کی جیہٹ ہی ہوئی حجاد و کو خبر ہو شانی نیکی نہیں تھکوا قبر پر اسکی ہزاروں دونا	تجھ کو سب سے چھٹا آئین نظر سکست تقدیر کی پرانی مر گیا فرزند و لہب بندہ دم کی دم میں ہو گیا وہ جان طاہر سب سالہ سی کب ہو شہر ہو ہم صبر ستی جیل غم آیت انا الیہ راجعون با فراغ دل ہوئی غول و کر وہ زن و فرزند ہی غافل باک کب بیٹی کی غم بانی کر کب شہر ہی ہو گئی نہ تیر جاکی لشکر میں کیا اسکو مینا خیمہ و خگاہ میں اک غل مچا پاس شہر او کی لاشلا رکھا دیکر ہر اک شہر حیران تھا سج و ایذا و الم سب بے انتہا یہ مرض ہی بی دوا و لاعلاج موت ہی دونوں برابر فنا سحر ملاح حوادث کی جناب چشم گریان سینہ بریاں ہی دم سوزان مرگ کی کھو تیرا ہر ہر جزو ای مردی تو بشہر ہو کر ہو غافل ہی ہووی تو کب نہ لکھ کو رکھا جامہ چاک خاک بر سر نہر
--	--	---	--

بعد از سکس انجی انجی گهر گهی گهر گهی حبیبی که مرگنی خبر سلطنت کی ترک می تپی سوا حال جو جو مای بی آب کا کثرت گریه بی خلقت کی دل غم لایع سکے تها جو هر اک سینه گر بی تھی غم سی هر فرخنده رنگ نارنجی و چرخ چرخ بی تها بی عیش دنیا بی بهت کیونکہ هر شی کی طاب معنوی هی کین گریه صیاد فلک ویکی چندی تها جو آرام قرار اسطر کا جب خوش گهات بین کیونکہ نامعلوم می وقت جیل خبر لاول می که در مبدع هی سبکبار و کی منزل سهل تر و ده منشاه سر ملک بهت نیزه اقران و حید روزگار اکمالی چرخ زاری و نسیان آپ کو چو اسطرح که دی نسا خون لای بی انجی گهر پهل خند جو عبادت نفس و دوتی بیاق تا که نه ایمان بالحبیب و بشر قلب من جکی در ابرو و چشم جو که سحر بین تها و دست تو که	بادل پر در و چشم تر گئی انجی حانسی کوچ کر نیکی خبر هو گیا اون بکسیو سپر حادثا تھا وہ اون کی آل اور جواب هو گیا اک چشمه آنسو کا اون ارغوانی تها سمن ایریدنا تنخه ای سنبستان پال ما تم غم سی ہوا نیلو غم اس می ل هر گز نہ اپنا تو لگا سند اس چرخ تھی ای گیا تھیں تها ہی تھی تنگ یہ کر گیا خوش تر اشکار حیف ہی غافل ہو تو دور هو مبادا زہن البین غفل اس سنگ پاک کی سر کو قلم ہی گران بار و کا شکل تر سفر محمم راز جناب کسب یا عمدہ دوران محب کو کا اکمالی وقت شوق جاگدا تو ہو وہ مقبول در گاہ خدا سر کی کف پر گنبد کی مانند تو وہ جواد اور جنگ ہی لاف جانکی دینی میں شوق شل چیکنی بی بی کتب تنگ نعمت و رحمت غنیمت تو کو	ساکنان کہ ماریاب بلخ انجو دویلا کا ایسا غل مچا تھا جو در ترک شاہی پدر دیکھیے جسکو سو تها اندوہ گوری چھی چاندھی غل جو نارقی تھی سر کو هر اک سنگ ورودہ سینہ ناسا دے کار دنیا ہی نقطہ خوار خیال گر دیکھ دن گردان کا اثر کھینچتی ہی جو کہ گردش طاب تو تو صید عاجز و دل خستہ کر کی تھجو خوب باور بین تو بھی کہ آما وہ اپنا زار و راہ ہی عید وین شیطاں رحیم کر یا شکتی بدن شل خار انفرن تار بیت پنجا سال مقتد ای نرا ہوان کا بین یعنی ابراہیم تاج اولیا یاد حق میں کر کے عمر انجی قطع راہ عشق اگر آسان ہو اقراد خویش کا کہ مریتم حق تعالیٰ سنے برای امتحان قلب میں شغف کا ایمان موت کو بھی اپنی دندہ شیر یہ عبادت و دینی موتی یاد	او کی ماہ عید کی آونجی سلخ هو گیا اک حشر کا ساز لزلہ فوق اوس ہی تھی ہوا کر کسیر صبح صادق کی طر حسی طاک غم کی سیلی سی وہ نیلی ہوئی اور طمانجی عارض گل رنگ پر بیوہ و ایتام کی فریاد سے تو غم و شادی پہ او کی فاکہ د مبدع هر چرخ بین ہی کارگر ہی وہی ہر ہر شکر کو بیچ و تاج بال پر شکستہ و پستہ کہاں کا تیری کر گیا کوشین پاس کہ انقاس کا با اقتباہ دشمن موروٹی و دیو لیتم رہرو دی میں تانا نو گز کا با خانہ کعبہ میں با جادہ جلال پیشوا ہی اولیائی و صلیب مرشد برحق امام صفیا هو گیا قربان او سکس نام بازید وقت ہر انسان ہو عشق کے میدان میں جنگ یہ عبادت خض کی ہی گیا جا کھا دینا او سی آسان کب جواد و جنگ میں نہ ہو جان صیال پناہ کہتی ہیں
---	--	---	--

ہوتا ہے جس طرح تیرا خیال اس عبارت میں بھی جو قیامت جنگ کفار و غزوات کشت و خون ہی مبارز جنگ کا ظاہر عیان یہ مخالف ہی ملی ہی کشین ہی جہاد ظاہر ہیں ایک موت گروہ چاہی آب شیرین لطیف بستر سنجاب چاہے اگر چاہی اسکو اگر جام شراب یہ تو مار خفته و مسرود ہے ہو اگر سامان اسکا درست مستعد ہو کر تو اس فرعون کو جس قدر کرتا ہی تو کارزبون تجسس میں کہتا ہوں ای فرخندہ طبع پر تیری نہ آوی کچھ لال جب ہوا نفس کشی خیال شیخ ابراہیم تاج اولیا جب چلے دریا میں بالائی جہاز حاکم دوران و مرداندار دست بستہ خادمان مامور ایک شب قتل محل میں ہاں تازہ تازہ نقل کر تھی تھی بیان عجب کہ اپنی سمجھتا ہی بشر ایں دایہ نظر بندی ہی کیا قلب ادنی ہوئی ہر خدا	اوس قدر ہوتا ہی نہ جلال وہ جہاد نفس ہی ای بی خبر ہی اگر چہ عینا ورت ہی دن ہی حریف اسکا ورت ہی نہان وہ مخالف ہی یہ کچھ تھین ہی جہاد نفس میں ہر خطہ تو دی بجای آتے تھے تلخ و شیف رکھ تو سنگ و خشت سکی زیر چاہی شربت ہی ہی ہر پہا بی مسر سامان پر شجر مردہ ایں سہ ہون شد او اور ورت بھر قلزم میں باغیت ڈبو موسیٰ عمران ہو جاتا سخن یہ علامت نفس کشی ہی اور برائی کا نہ ہر گز خیال کتنی ہی پر تیرا جہاد ہی خیال	جیسا جیسا کہ مری مری ہو ہی جہاد خور و غبات الفخام لیک جنگ نفس ہی ہی سہا یہ مخالف جانتا ہی کھر کال قتل جنسی نفس کا فر کو کیا کام جو کہ نفس کے برعکس ہو نفس کے خواہش کے تو کر خیال گر یہ چاہی حلہ ہی زرنگا مگر پر رکھ نفس کے ہر خطہ موسیٰ افلاس ہی ہی نامراد موسیٰ فرعون ہیں جن نغما ہم ہی کہ موسیٰ عمران کی تو گر کری تو نفس کے خواہش کا گر کری کوئی خلاف طبع کام جو زیادہ تر بھی تکلیف دہ اسیہ کہتا ہوں کہ ایک نقل	ہو وہی رہی دس قدر و فہم ہی جہاد نفس اکبر و اسلام کیونکہ ہی اسکا حریف اندر چہا دشمن واقع ہی ہر چہا مہل در جہاد اسکو سوشہ و نکاحا ہی وہی ہر خطہ مرگ اس تو ہی جہاد باطنی یہ اور مصداق کر پلاس کہ نہ ہی اسکو فکا رکھ قدم ہر گز نہ اسکی پور ور نہ یہ فرعون کا ہوا و ستاد دیکہ نفس روح کو انج جان پیر وہی کر جان ہی ان کی تو جان لی فرعون کا ہی تو غلام یا شہتہ تکلیف ہو اس شام تو نکوئی ساتھ اسکی بھی کر تا کہ وہی اس ہی شاید جھگڑا عابد و زاہد امام منصب صاحب شہادت میر ملک گیر اور مہیا پاس سب سامان شیش رہی تھی مصروف ہر گز گنگ مہنگا اور نہزل کہنی ہی فرو علم ہی اس میں بد کو فوق تو عذاب حق میں کب ہو نہ ہر قاتل کو سمجھتی ہیں گر یہ وزاری ہی اس کی دوا
---	--	---	---

جیسا جیسا کہ مری مری ہو  
ہی جہاد خور و غبات الفخام  
لیک جنگ نفس ہی ہی سہا  
یہ مخالف جانتا ہی کھر کال  
قتل جنسی نفس کا فر کو کیا  
کام جو کہ نفس کے برعکس ہو  
نفس کے خواہش کے تو کر خیال  
گر یہ چاہی حلہ ہی زرنگا  
مگر پر رکھ نفس کے ہر خطہ  
موسیٰ افلاس ہی ہی نامراد  
موسیٰ فرعون ہیں جن نغما  
ہم ہی کہ موسیٰ عمران کی تو  
گر کری تو نفس کے خواہش کا  
گر کری کوئی خلاف طبع کام  
جو زیادہ تر بھی تکلیف دہ  
اسیہ کہتا ہوں کہ ایک نقل



جان دل می که او می کشد	نور غیبی تا کرنی ل میں طلوع	مرض نقالون نی کی ایسا کوئی	ہوا اگر اس وقت مرد حبیبی
ہر ہمارے نقل تری جبکہ تم	اور سکو جو چاہی میں ہم و شتم	اپنی کہنی کاٹنا نہ وہ برا	تو محبت سو وقت میں ہو مضحکا
طاعت دین نفل کا اپنی خود	آپکو بھی رہبت دے پسند	سے سے میرے محفل کی کہا	ہو دی جو کشتی میں مرد بیوا
سنگست و بندل بدستہ جا	منفلس و شرمزدہ خاطر ایجا	اپنی آگے تو اوسے لاکر تھا	زرا وی بھی کچھ کرنیگی ہم عطا
بدلی اس کلیمت کی مینار و	دیگی خوش کردگار او کو غلط	الغرض کشتی میں براہیم تھا	منفلس و محتاج مسکین گدا
باتن عریان محتاج و تباہ	بارں بریان اشک آہ آہ	لائی محفل میں بصد جو پر عظیم	زور سی وس مردی کو وہ لیم
مرد حق میں بغلسی میں بادشاہ	حکمران ملک بی فوج و سپاہ	پا بر ہند اور فلک بر قدم	مشتی خلق بی دم و دم
سنگستی میں غنایاں بہت	منفلسی میں صاحب دودھ و سنا	بی زرو بی زور سلطان است	بی شراب جام کی منجور است
خالی ہاتھوں در جہان دین	البت دوران ہمیشہ زیرین	بی زرو بی سیم دارا جان	بی زرو بی اصل سلطان تان
بی زرو بی سیم صراف عظیم	مالک زار نہ دوسری تھیم	خلق ہی خفاش و شمس الفضا	ہو اسی معلوم او کا حال کیا
دراں کو رو بہ راندہ حیا	حال کیا جانے وہ کی نوکا	اہل دنیا کی ہی ظاہر سب	راز سی باطن کی وہ ہیں کوکر
مرد و منفس جانی ہی جگہ خلاق	شیر شرنہ ہی عباد در لایق	ہی نظر بندی نہ کی تو اگر	اور ہو خورشید تابانی ہی سپر
نور سی و سکی ہی شش و جان	نیم شب بیدار او کو کر تابی مان	کوری ظاہر سی ہی مرد خدا	سیکڑوں رچی ہی یہ کو بی جا
اپنی اس کو رکھا جلد کی علاج	خانہ دل میں روشن کر سراج	تا نظر آوین بھی مردان دنیا	اور کمانی دین تجھی اہل حقین
آخر شل وں متندانی عصر کو	پیشہ اور بنی غامی عصر کو	لاکے محفل میں یا باری تھا	اور کیا نقالون کا جاری سلسلہ
ہو ناخارین نقل سی لاسب	ماژنا اہل اند کو بی ادب	کوئی سر پر ہو کر کی گفتار	اپنی کج فہمی سے او کو مارتا
کیا نہ تھا و خلق احمدی	ماچی و دیامی شرمسردی	تہا زبیں بھی ظاہر سی فنا	محو مطلق ذات میں زید کی تھا
کچھ نہ تھا اسبات کی او کو خبر	اور نہ او کی فعل بد پر کچھ نظر	یہ تو اپنی شغل میں بھی مبتلا	اور وہ اپنی کام میں مصروف تھا
بیش زرات ہی شغل کار	نکست بد کو جاننا ہی کر دگا	شغل میں اپنی زبیں مصروف تھا	کچھ نہ سمجھا وہ کہہ کر کرنی ہیں کیا
دروغی چو کی کہ سمجھی ہیں جہ	کڑب حد تک چھا ہوئی ہیں	ہیں بھولے اہل اللہ	مدا کرتی ہیں سب سے جی وصول
جہنم یا دہ وندی نہ ہو کو	غیب سے آئی یہ بات کو نہ	امی سر شوریدہ سودا ہی	وہی ل مجروح خنجر باغی عشق
نہ نہ نصیب مینہ فرودہ	راحت لذت نہ بھارت بڑا	ذی ہر گاہ تفنگ بلا	دست و پاشکستہ سنگ جہا
محنت یہ ناکان میں بی آوا	لائی گردن نی ہیں کی سب	تیری مرضی تو ہوں مایوس	تو کہی تو خاک کردی سکوت
ہو چکا ہی ظلم و ستم ہوا	کردار تو بھی بعد کو اپنی دا	جو ستغراق سی سر کو کمال	تاکہ ہو معلوم او کو اپنا حال
کس سے کرتی ہیں گستاخی ذرا	تو بھی تھا او کو تماشا کچھ دیکھا	کینچ کر مینی ہی اپنی کیا	بولا ابراہیم ایم میری لہ



<p>دو ہواری فعل سے ہکا جان تن ہوئی کیا بھڑک ہم زہن تیرہ ہوئی آفتاب جان جانک جان بھڑک ہم کو مصروف سستی کی فرق معنی سے ہو کوئی ہی بسان جلقہ تو سرور تو رہی درنی من مانی رہی سیکڑوں پر وہ نہیں لہر با شمع پر ایسی شمع اوان جو کمری یوں نفس کش کو تباہ نفس کش جب اس طرح کشت کیا تھا وہ مہر مہر عرفان سیکڑوں ان قطرات جان لطف حق کی رہ گیا باہر او رد سو اور چہ شہدہ بھی جوری</p>	<p>جس سے ہم کون نہ کوں دی ہر چہ کہ تو چاہی ہم کتا کون کون سے ہا تو ہی اور ہم کون سے معنی کو معنی شہدہ جدا اور ہو کوئی ابو جہل شفی دلبر حجابہ نشین بھی تن ہی حیرانہ تنہا لی رہی جلوہ فرما ہو رہا ہے شک پر و انوکھا ہوئی ہو رہی تو جان میں شاہ وہی نہ فرما کہ بھٹا معدد انوار فیض جان اولیا و عابدان زادان سلسلہ انوکھا الی یوم القنا جب غروب میں ہو گا کھلون</p>	<p>ان خطاسی ہم میں شکیلی ہم سر اسرار تو باغ جان کیا جان کیا جان شہدہ ہم سمجھے تھے شہدہ صورت ظاہر میں ہر کجی ہو نہ جتنا کج معنی میں سر پہنچی ہی نہیں تو ہو نہ جتنا کج حیرت میں حبیبی پر دہو تو سر کھا صبح کو شیش ضو افتاب الغرض ہر نظر آیات حق جو ہو محبت میں ذکی آیت اونسے جو کچھ فیض باطن ہو سلسلہ میں شیش برائے ایک سو اکٹھہ فوج پھیلے اوپر صد سر بھی ہی ناخدا</p>	<p>قابل گردن فی و کشتنی ہم خضر و خاشاک تو گل سگان جھکو تیری سامنی ہو مگر ور نہ کیوں ہم سقد ہو مگر لذت معنی ہی سب میں تو نہیں باطن کا مطلق ال ہی یہ خود بینی تیری جھکاو کب کب وحدت کا بھگو ذوق شمس جب چمکا کھاتا رہی ہیں فنا و اللہ اعلم بالصواب لیکھا اس میں سب پر حق تھا اگر ذرہ ہو اوہ آفتاب ہی وہ لکھنے اور پڑھنے سے ہر زمانی میں غرض ہوتی رہی یکصد سال تک نہ با ذوق و شوق و زہد عرفان</p>
--	---	--	---

لب لباب اس داستان کا افسانہ ہے اور تعلق مغیور اپنی نفس پر منطبق کر لیں

<p>نظم میں کی ہی جو یہ داستان صورت عطا افسانہ تو ہے جان ہی غلط غیور کی صورت پہ پہنچ کر ہی میں لیں کر تامل سے نظر ہی نیک پہی وہ حق سبحانہ شاد لذت و نعمانی نہایت فی</p>	<p>ہی غرض کہ اور اس میں ہیں معانی اس کے اندر لذت معنی ہی جو ہیں در تو غرض سب سے بڑا تو ہی اور ہم تو ہی ہا اور ہم میں ہم وہا کو جان ہی غروب کو زہد معنی</p>	<p>یہ کچھ افسانہ نہیں ہی زہد نہ یہ تو کیا ہی ہی وہاں چشم بصیرت تو جیسے کرتا ہی افسانہ ہی تراشہ یہ شیکان طاہر دنیا ہی راہ حالت و معلول میں پوچھی</p>	<p>گوٹھ ل کی کھول نو اور غور کہ در اور یافت ہی کا دھوا اسکی طہ منی سے ادھی بہتر باتک ہی پھر اٹھال رک نہ ابرار ہم داہم ہو و غور دنیا پر شہدہ ہوئی ہی دھڑکتی ہوئی</p>
--	--	---	---

بی میان خیر کی معنی مجاز  
 زندگی و مرگ خیر ای ولی  
 نیک و بد صفت اگر سبک کنی  
 راه حق کو جان بجز بیکان  
 مرد تا بر می ده مرشدانی  
 هیچ شرعی بر تو چه حاصل هوا  
 نکشیدن تا که اسیر زین  
 چای لیکن نه بجهی بجای نیر  
 مرد عاقل کو تو اگر نکشیدی  
 جسطرح شمشیر ملاکی گدا  
 ایدمان ستاد عصه بین هوا  
 تو هر دو تا آج یکتایی زمان  
 ده معلم می ترانفس لیم  
 عقل کا کذا اگر تو مانست  
 عقل تیری می اگر مغلوب  
 کار دنیا دی بین بین بیل  
 عقل هوئی تحکو تو کیون قی  
 بعد شمس که یہ موبکار لگان  
 خیز کو لیکر ساتھ شکو و گلا  
 آدمی اسکو نبا کتا می نیت  
 طبع تیری مثل خیر کی ای  
 شها معل بسکه دانا و ظریف  
 بی لیکن سخت پیشت کا کاک  
 تیری خاطر مچی معنی کی دل  
 نفس و شیطان از راه و غا

یعنی مملوک حسد آبی نیا  
 بی مراد اوست غنا آوری  
 ابرار سبک جو کہ بند یکو ملا  
 خضری پیغمبر لایق  
 جس سے پینا ہوئی باغ و  
 مثل منکو حقی بھگو ریا  
 صورت فسانہ ہو باغ  
 کچھ سمجھنے کے لیے پیش  
 بین کردن کیا تو اگر تیری  
 حکایت معلیٰ طریقت و خرفروش ابله کی  
 لڑکی کو کتب بین کنی  
 عاقل و دانا و مر و نکند  
 جسکو تو سمجھا سکی تاکو حکیم  
 نفس کے کئے کو ہر زہ خا  
 تو مثال خرفروشی کو نفس  
 ہر بی یہ خرفروشن جیلا  
 نفس کے ملا سے تو کھاتا غا  
 دشمن جانی کر سکتا خوش  
 پاس دس مرد علم کی گیا  
 علم کی تعلیم کر بھر جند  
 حب دنیا کی بی لعل میں  
 کامل عیار و طرار و  
 دین س میں ہو کا سنگار  
 لازم ای جان پر کی می  
 میتی ہن اندر حقہ تیرا

عشق پرانی سکی ہی ہر گلا  
 مرگہ و خیر زکی ہی مقصود کی  
 وہ عمل تیری فرزند شیدا  
 ہر عقائد اور ایمان وہ گھر  
 عالم نائل ہر را اہلبیب  
 اسطرح اسکی معانی کو سمجھ  
 بی خرفروش بہت کا مطلب  
 تو ہی چو تیر شیدہ اگر  
 بین کس کو بھی بنا تا ہوں  
 کدہ خور اگر میں تیری جا  
 اتنی محنت پر میری می  
 اوسکے کئے کا تو کرتا ہی  
 عقل کو تو ہی کیا ہی خود زون  
 سنتا تھا اسکا کہ خرفروش  
 دین پر سمجھا ہی جو دنیا کو تو  
 ولین سمجھا وہ ندین میری  
 اس سے بہتری کہ کر کی خرچ  
 رکھے سودنیا اوسکے پاؤں پر  
 تا بھی حسد ہو مرا جی  
 نفس سے تو جانتا ہی رہتا  
 ہنس کے بولا اوس ای سر  
 چھوڑ دوئی نیکی حب کا باو  
 نقد تیرا اسی فدا طون من  
 اسطرح کرتی ہن تیری خط

مثل و ہم سینہ جان زار زار  
 زیست و سکی ہی تیری دگر  
 بی ابراہیم عفت و با نیرید  
 ماہ اور خورشید خشنود تر  
 جنسی نیا کو ہوئی نصیب  
 مغرور سدا زینالی کو مجھ  
 ظاہر ہی باطنی مصفون کا  
 تو یہ میری جا کئی ہی دور  
 تو اگر سمجھے کہ میں ہوں کیا  
 بن کی آدم غمہر کا قاضی ہوا  
 محنت تعلیم کرتا ہی نیت  
 تو رہا دیسای چو تیرا  
 جو کھی کرتا ہی تو ای نا زین  
 کر رہا ہی پیروی نفس میں  
 سادہ لوح و بیوقوف و ذوق  
 عقل اوسکی اوسکی گرد کا ہی  
 یہ خدا جو دیا ہی مال و زر  
 آدمی بوالی ملا ہی حسد  
 اور کو مانی ملک میں پیر خیر  
 بعد میر کا لک مال و زر  
 خرمین کو کئی ہی نساکی  
 گو کہ میں کھتا ہوں ہی  
 انصرام اوسکا ہوتا ہی  
 ہر تیری عمان افعال حسن  
 جس ہوں ہی تیری خط





زیر کون کے واسطے نام نہا	احق کو جو شیار انسان	انسان کو واسطے نام نہا	مالدار کو کیلئے سبکین خوار
آدمی کی واسطے ہی اصل زر	کھنڈ کے واسطے ہیں شیر	اوسکو اوسکے ساتھ ہی	اوسکے اوسکے ساتھ ہی
جسکو سب جانتا ہی بڑا	منفعت ہیں وہ چھوٹے	گر تو دیکھی غور سے	منفعت کوئی شے خالی نہیں
خالی حکمت ہی نہیں حکم	تیری کج فہمی ہی میری	اسکے کوتاہوں سے	تاکر آدمی اس سے شاید بھول

## حکایت کی کہ گرم سچاست کی پیشین گوئی فائدہ پہنچا اور اللہ تعالیٰ اوسکو مستجاب کیا

تو کبھی اس طبیب خبر نہ	حادث و دانا حکیم محمد	جاننا تھا خوش اہر طب	ماہر و دانا ہی وقت کار طب
اتفاقاً ایک دن مہرور	پانچالی میں گیا وہ بی شو	دیکھ کر گرم سچاست کو حکیم	دلیلیں نہ کہنے لگا رب کو
لغو کیوں تونی اسی پیدا کیا	کچھ نہیں خلقت ہی اسکی فائدہ	نی دوا اور ہی غلام کام	منفعت میں یہ بلا میں مبتلا
دلیں بھر رہی تھی مگر	منفعت اسکی نہ کچھ ظاہری	کی کتابوں میں کئی ان جو	فائدہ دیکھنا نہ اوسکا ایک مو
ہو جو نامعلوم شے کا فائدہ	نسبت اپنی جہل کرانی	نفع ہر موجود میں ہر شمار	جانتا ہی اوسکو علم کر دگا
جانی ہر شے کا وہی نفع و ضرر	تو ہی اسکی فائدہ سے خبر	جو کہ شے بہتر ہی ہو	ہیں ہزاروں کا کو اور میں
موت جو ہر چیز میں ہی تلخ تر	فائدی ہیں اسکی اندر بیشتر	بعد میں وہ ہوں شکا	جس طرح ہوتی ہے نصف النہار
حکمت الہی بون ہوئی	ہو گئی بیماری اوسکو آنکھ کی	اور تار و زون لکھو میں	ہو گیا اندام وہ مرد بول
فعلی حق کری جو کج نظر	ہی وہ اندام بلکہ اند ہی تر	کی بہت اوس شخص نے اپنی دوا	پر ہوا ہرگز نہ ظاہر شائد
فصد سہل اور تدبیر میں تمام	کر کی آخر تک وہ مرفاع	موجہ تاثیر و علت ہی خدا	جب غضب اسکا ہو کیوں کر شفا
سب تدبیر ظاہر ہی ہے	قدرت اللہ ہی ہیں کارگر	تو تو کل کی مرض کی کردوا	پر وہ ظاہر ہو کر ہی فتا
ہی دوا کا حکم بھی اسی واسطے	صنعت حق تاکہ ظاہر ہو	ورنہ کیا تدبیر کیسی ہے دوا	قبضہ قدرت میں اسکی ہی شفا
بنکی جانے تو وہ ہیں جا پڑ ہیں	جس طرح کہتا ہی رب الدالین	کر تو کل پر دوا ہر مرض	تاکہ ہو طبل نہ حکمت کی مرض
چاہیے بھگوانہ کچھ روید	مرضی مولای اہل اول	کی بہت ہی تھی طبیب فضا	قدرت حق ہی ہو اور در دما
مرد کمال غریب و مینوا	جاننا تھا خوب لکھو کی دوا	دیکھ کر اندھی کو وہ بولا اگر	مے مجھے تو پانسو دینار زر
تو کہ دن میں تیری کو کیا علاج	جس سے باکل جا بیدار	پانسو دینار لیکر ایک دوا	اوسنی دی خوکو آنکھوں میں لگا
رو گھڑی تو میری سی ہی	بعد اسکے جب کئی وہ بیکلی	انکھیں روشن ہو گئیں شمع	دل ہوا فرحت اوسکا باغ
حال اچھلی مٹی تھی اویں	ہو گئی دم میں زیادہ تیز تر	سب شکر خدا کے سبب	دل ہی وہ لایا بجا با صبر
بیکر دانا تھا نہایت	عاقبت فرزند و عورت	چاہا اوسنے اس سے	اسکے بیدار میں جو کچھ

<p>ہی یہ نسخہ بہتر از صد کہیں میں مجھے نسخہ یہ اسجن کہتا حبیب کمال نے نسخہ مبت تھا وہی کرم خواست و زور ایک سکا خاڑہ ظاہر کیا بندہ ہی ہر بات میں تقصیر و وہ چلنے چانی کے اسکو شکار تھا نہ بقیہ نہ ہی اسکا کھا اسلیے فراتے ہیں ہر شہر وہ کہ دربار اور وہ وہو و دست بستہ ایک سو عدد کھا بولنے کی اور کچھ کہنے کی جا بوجھتا ماضی نے کراہی مرگدا ورم دل سی سنی رورور کھا یہی کہہ کر اپنا سارا مال فرو حبیب نے تھکوا منسوب یا سب گئی برباد مہر جی جانگی یہ جو بکتا ہی سخننامی بول یہ سمجھکر ہورہا قاضی خوش جو جو یہ شفقت سی کرتا کھا چھوڑتے رفت سقد بک شہباز ہی سنی فت میں ہر اک مبتلا آدمی کو سنا ہی عادت قبیح اور کو سمجھا ہی کم فہمی خ یہم خر ہوتا تو ملاسی و غا</p>	<p>ہی مگر اعجاز عینے دوا چاہیے جو کچھ سولے لے فتا خبر و اعظم اسکا وہی کرم تھا خبر و عمدہ کھل کاسی نامدار اور خدا جانے کہ کیا لکھا عفو کر میری خطای کر گدا خانہ ویران کو تھکا کر سنبھل سیمان بھی کہ گنا کرتی ہی افسانہ شہر کو کور رگیا حیران شہر شہر خا اور کھڑی ایک نقیب دیا اک پھر تک یہ کٹر انگدا کیا عرض ہی تھکا کھا مرجا تھکوا ہزاروں مرجا آدمی ہوا تھکوا ہی سپر علم فضل و زہد اتقا بقراری گریہ سینہ زنی اسکو بالینو لیا ہی بیون دلین اپنی خوشی اور خوش وہم اسکا تھا ترقی پر ہم اسکی خر ہونی پہ درون کھا نفس کی شہادت ہی مریدا پر حماقت سی سمجھا ہی بیج ہی خری سی اپنی ہر اک بیج کہنا کیوں اسطرحی تھکوتا</p>	<p>آخرش کمال سے اسے کھا لیکھو آخر کو حبیب اسیم و زور جاننا تھا غویہ جس کرم کو حق تعالیٰ نے بتائی اسکو ہو کے دلین کھلے لگا مضطرب ہی خوف و ترشہ سینکے ملاسی سپر باجرا تھا اسے قاضی کا سیاہ شہا خانہ قاضی غرضہ پوچھ کر فرش تھا دیار طلس کا دیان ہو گئی کرم دیکھو سب عقل و ہو گیا ویران کا حبیب اختتام کر بیان تو اپنی دکان کھا وہاں دشا باش تو شہر و خا دس برس اسدی مانی دوا اب تو مجھے اجنبی مطلق ہوا سمجھا تھا قاضی کہ دیو اما جی باؤلی کو میں کروں تہیہ کیا رحم ہی ہر اسکو قاضی کھا خلق سنی دسکو یقین پا بھی جس قدر حینق سی تاتھا ہوتی ہی واقع حقیقت طو عینت اور فکی کھتا ہی نظر یہ نہ تو آخر تو ملاسی کھی نفس اور شیطان کی غیبت</p>	<p>دست بستہ ہو با صد کہیں فعل و با قوت و زور و زور وہ ہی تھا اس کھل کا غور کو تاکہ ہو موقوف و کھا شہا میری گستاخی کی دینی خا ایک نپو اسکو پوچھا ہی بس ہن رستا جو پوچھا لیا سپر گشتن تھا وہ سنی لایا رنتہ رفتہ پوچھا آخر کھا خلق حاضر سیکڑون پر و جان رگیا حیران و شہر خا کرم ہوتی فی اسکا ادھا و ہم مقصود ملی ہی تھی سنی کیا چاہیے تھے جو کہ سولا یا جا تو دیا حق نے تجھے یہ مرغا حق حدت سب یا سنی مبتلا تھکل سے یک نیت بیکانہ آپا کت سینی یہ مبتلا آدمی نزدیک میری شہید جا جو کھانا لانی شیک ہی دی اور سقد ہوتا تھا اسکا و ہم عرص سی وہ شہی نظراتی ہی حبیب سی اپنے سپر ہر اک بیج خو کو ہوتا تھا ہر گز آدمی کام جکنتی ہیں درہن خبر</p>
---	--	--	--

<p>ہیں وہی یہ خرفروشی باطنی عمل  شور و غل کرنے لگا وہ خرفروشی  خلق میں گر ہو گئی یہ بات فاسد  احتمالی سے ہوئے ہیں سب کا تحت  اس سب سے تانہ و افشای دراز  ہوں اگر احمق نہ دنیا میں سن  کام میں دنیا کی جو ہیں ہوشیار  عقل وہی جس سے ہو جی ہو جی  ہی یہ دنیا سخت جانی بکار</p>	<p>مر کب شیطان غور و غیب  شرم سے پہر ہو رہا قاضی  ہو گی مشکل پہر ہا کی ہو گی  سہل کو کر تابی تنگ سخت  قاضی کرتا او سکی قسط دراز  پھر نہون ممتاز ہوشیار کی  ابد و نادان ہیں پیش کردگار  کام ہو جس کے کر یا کیا کماست</p>	<p>ہو کی پہر ناچار قاضی کی کہا  تا کہ خلقت میں ہو خندیدگی  جب یہ کر تا غم تھا اخراج کا  عاید نامی سی قاضی ہوا  جب تک نہ رہا وہ خرفروشی  جھکو اہو جاتے ہیں سب ہا  عقل وہی جس سے ہو جی ہو جی  اس سخن کا کہ نہیں ہی پر</p>	<p>اوتھ کر آہو سب کے گھر کو جا  سنت کی باتوں میں ہو جی  پیش پا پو تا وہی پہر با جہا  خرفروشی آخر کو او سکا تھا  قاضی سی وہی رہا جو جی  ہوئے عند اللہ دنا کی زبان  طوق لہنتا وہ نہ وہ جانی  ای حسن اس کے شان کو ختم  ایک حالت پر نہیں ہو سکتا  شکے اندیشہ میں نہیں ہو سکتا</p>
<p>نئی تغیر اور تبدل و تبدل  شام کو کو کب لگتا بندہ  خلعت شاہانہ رکھتا ہی جو تن  ایک بھی خندان نہیں لہیا لہیا  زنگ بویر اسکی جو ہفتون  دیکھی جب انگوٹھی دنیا کی فنا  یعنی اس مرت میں تپوڑی  وسعت نیا تو ہی ہے اتہا  تھا وہ زندان جسم رہی کجا  تھا مشیمہ جانی پوشاک لطیف  یہ مکان اسع و بازیم و فر  یہ دور و لعل زمر و سیم و زر  ہو گا کیا او سوقت میرا حال  جب اس میں شو کیا اختتام  پانچویں چارچم تھی شو ال کی</p>	<p>اسکی بولکوشیاں ہیں لی  صبح کی ہوتی ہی شہر بندہ  چار دن کی بعد ہوتا ہی کفن  ہو نہ گریہ ساتھ جسکے توان  طفل نابالغ ہی یا مجنون  دیکھتی ہی خود خود گریان  قطع کی ہی میں مرم کی کہ  قطع کیو کر ہو گی اسی پھر  تیر کو تار کشت خاکستہ خیا  گندہ بودار و نا پاک کشت  یہ گل گلزار و بہستان  ماوراء ہیشیہ جد و پدر  جان کو ہو گا عجیب آہ  تھی سببیں جہر خیر الہام  ختم ہوسے کو ہوئی یہ فتوی  نام حرم پر ختم کر انی کتاب</p>	<p>صبح جو اندکل خندان  شہر کے سر پر اگر ہی تاج زر  برہن جسکے عروسانہ لباس  ایک گل ار سکا نہیں ہے بیخ فنا  ہی ہم کی جہنم تک جہنم  ہی یہ گریہ او سکو اپنی جان  نہیں کہتا ہی خون جگر  کھینچ ملے ہو گی یہ راہ دراز  خون جہنم گندہ ناپاک زن  چھوڑنا از گاہو خوب شفا  یار و فرزند و عزیز و اقربا  ہو گا جب ہیں چھوڑ کر اکوہا  طفل بہت جیت ہے حال  اسی برادر یا لعل و سیم و زر  حق تعالی اس سے فیض حاصل  ای حسین لعل و سیم و زر</p>	<p>با و صر صر ہی ہی تازان  ہی لاد کی درون پہاں  ایک گنج سکا نہیں ہے پیش پا  ہر دور رخ و فکر و غم او سکا  سب ہیں اس پروردگار  ملے کیا کہیں کس کس  مجھ بھی نہ خستہ نہ ہی گریہ نیا  تھی غذا میری بھر و بھر  قتل کر تابی مجھے او سکا  شیر و قند و عسل و نور و نوا  ای دنیا باری ہی ملک اہتا  چہرہ سکو تو ہو غافل کی  یکہ ارود و صند و نوا  میری مصطفی کا بھی انعام</p>

# شفا الطبع

نیز از هزار شکر خدا گاهی که کتاب مذمت طراز قصه عارف کامل

حضرت ابراهیم اوهم موسوم به گلزار ابراهیم

به مقام کهنه با گشته است ۶۹ مطابق ناه جامی الاول

۱۲۹۶ هجری مطبع مرجع آفاق

نشری نوگستر

بین چپ فقط

تحت





41495 19/5/41

This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.



114916

